ناولز کلب
Clubb of Quality Content!
آہتِ دل
کائنات پرویز
: novelsclubb
:read with laiba
03257121842

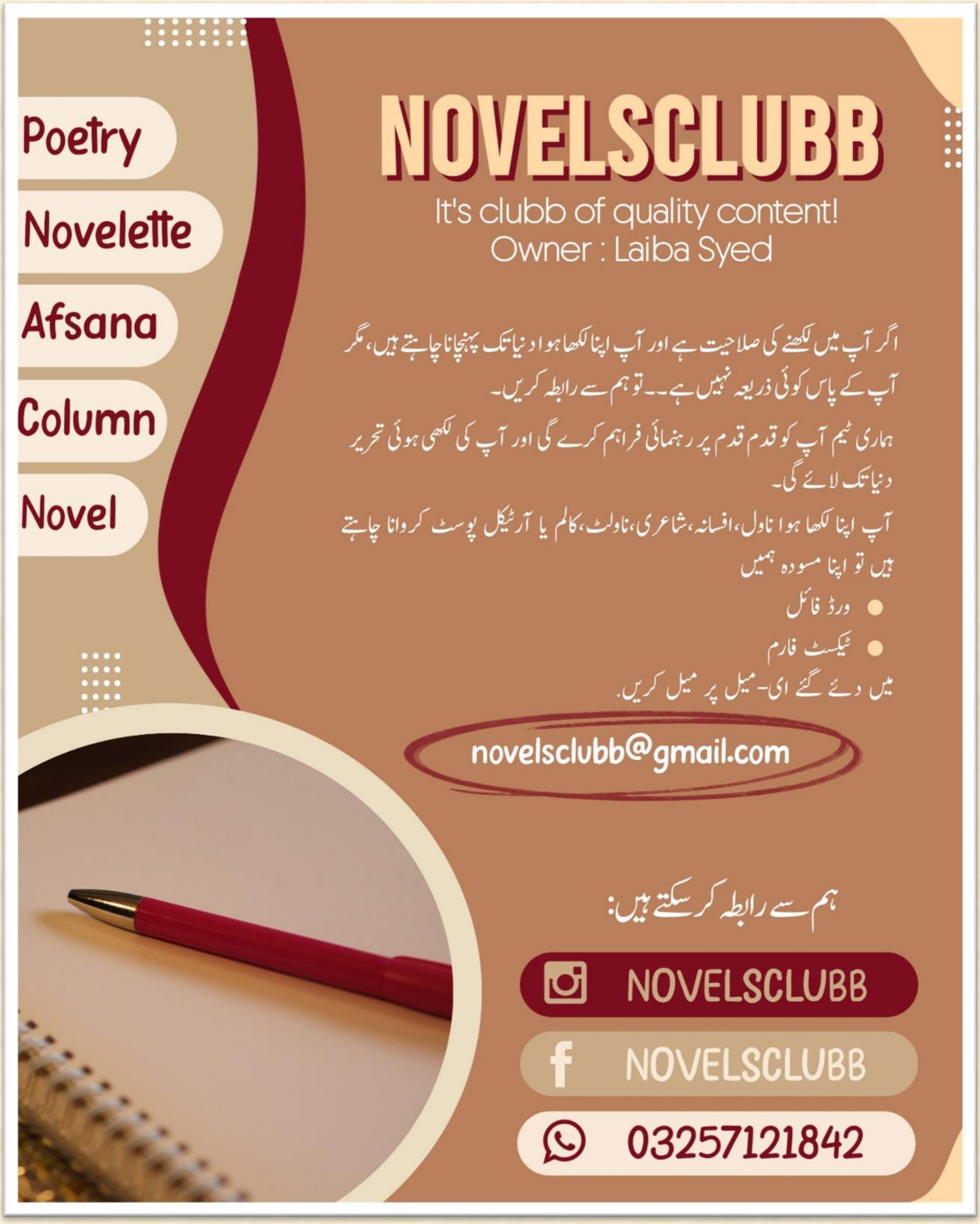
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

آھتِ دل

از قلم

کائنات پرویز

Clubb of Quality Content!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوٹ!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس ناول میں بیان کیے گے تمام کردار، واقعات اور مقامات فرضی ہیں

انتساب

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں جس نے مجھے لفظوں کی

صورت میں سوچنے اور لکھنے کی صلاحیت عطا

کی

پھر اپنے والدین اور اپنی بہن عمیرا کے نام جو میری زندگی کا سہارا اور میری

سب سے بڑی حوصلہ افزائی ہیں

اور اپنی عزیز دوست زنیرہ کے نام جو ہر لمحے میرا ساتھ دیتی رہی اور میرا اعتماد

بڑھاتی رہی

پیشِ لفظ

آہتِ دل میرے جذبات اور احساسات کا عکس ہے۔

اس ناول کو لکھتے ہوئے میں نے دل کی گہرائیوں میں چھپے پیچیدہ جذبات کو الفاظ میں سمیٹنے کی کوشش کی ہے۔

کبھی دل کی تلخیوں نے راستہ دکھایا، کبھی نرم لمحوں نے امید جگائی۔

اور آخر کار، سب کچھ اللہ کی رضا اور صبر کی روشنی میں ٹھیک ہو گیا۔

یہ کہانی ہر اُس دل کی ہے جو محبت اور نفرت کے درمیان جکڑا ہوا ہے، جو دکھ سہتا ہے، جذبات کے سمندر میں بہتا ہے، اور آخر کار روشنی کی طرف لوٹتا ہے۔

یہ ہے میری آہتِ دل کی کہانی۔

کائنات پرویز

ناول کلب
Clubb of Quality Content

وہ لیپ ٹاپ میں انگلیاں ادھر ادھر گوماتے ہوئے کچھ تجسس سے اسکرین کی طرف دیکھ رہا تھا۔ پھر وہ رکا اور اچانک سے اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی اور اس کی آنکھوں میں خوشی چمکنے لگی۔ اس نے جلدی سے فون اٹھایا اور کوئی نمبر ملانے لگا۔ تھوڑی دیر گھنٹی بجنے کے بعد، دوسری طرف سے فون اٹھا لیا گیا۔ "ہیللو..." کی آواز کے ساتھ اس نے کہا، "امی، میں پاس ہو گیا۔" دوسری طرف اس کی امی مسکرا رہی تھیں، "یہ بات تو مجھے پہلے سے معلوم تھی بیٹا۔ کیسے ہو، اتنے دنوں بعد فون کیا؟" "امی، ذرا مصروف تھا۔ امتحان کے بعد سے میں نے پہلے ہی جابز کے لیے اپلائی کیا ہوا تھا"۔

"اچھا اچھا"۔

" اچھا امی، ابھی میں مصروف ہوں، بعد میں فون کرتا ہوں، خدا حافظ۔" یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

وہ ایسا ہی تھا۔ زیادہ لمبی باتیں نہیں کرتا تھا یا شاید اسے زیادہ باتیں کرنا پسند نہیں تھا۔ وہ صرف کام کی بات کرتا، ورنہ خاموش رہتا۔ اپنے خاندان میں کسی سے میل نہیں کھاتا تھا، وہ سب سے الگ تھا۔ یہی بات ان کے گھر آنے جانے والا ہر شخص اس سے کہتا، اور وہ یہ جملہ اتنی بار سن چکا تھا کہ اب اُسے اس کی پرواہی نہیں رہی تھی۔ شاید اسی وجہ سے وہ ایسا بن گیا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

——خاموش، الگ، اور تھوڑا سا بے نیاز۔ اپنے خاندان میں سب سے ذہین وہ تھا، مگر یہ شہرت صرف اس کی ذہانت کی وجہ سے نہیں تھی، بلکہ اس کے پُرکشش ہونے کی وجہ سے بھی تھی۔ خاندان میں کوئی ایسی لڑکی نہیں تھی جو دل ہی دل میں اس سے شادی کی خواہش نہ رکھتی ہو۔

اس کی گہری آنکھیں شہد کے رنگ کی مانند بھوری تھیں، ماتھے پر گرتے ہوئے بال اور دراز قد اس کی شخصیت کو مزید پُراثر بناتے تھے۔ ہاں، **عالیان سکندر** **سکندر ارسلان** کا اکلوتا نہیں، مگر لاڈلا بیٹا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عروہ بیٹا اٹھو، کافی دیر سے سو رہی ہو، اب اٹھ جاؤ! "امی نے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

عروہ نے نیند سے ہلکی آنکھیں کھولیں اور بولی،

"امی، آج تو اتوار ہے، آج تو چھوڑ دیں"۔

"اٹھو بس کر دو، بہت ہو گیا ہے! تم نے کبھی عائشہ کو دیکھا ہے؟ اتنی دیر تک سوتے ہوئے! "امی نے ڈانٹنے کے انداز میں کہا۔

"اس سے کچھ سیکھو، کتنی دفعہ کہا ہے تمہیں، اس کے ساتھ بیٹھا کرو۔ لیکن نہیں، ایسی اولاد میرے حصّے میں ہی تھی"!

عروہ نے منہ بناتے ہوئے کہا،

آپ تکتی نہیں ہیں، مجھے اُس کے طعنے دے دے کر "امی بس کردیں

دیکھو توذرا، اس کی زبان کیسے قینچی کی طرح تیز چل رہی ہے!" امی نے غصّے سے کہا۔

"بات کرو تو محترمہ کو برا لگتا ہے

عروہ اچانک بولی، "امی بس کردیں، چپ ہو جائیں، اور میں مزید نہیں سننا چاہتی!"

وہ بیزاری سے بستر سے اٹھی اور ڈھیٹوں کی طرح دوسرے کمرے میں جا کر سو گئی۔

امی پیچھے پیچھے بولتی رہیں، مگر ان کی آوازوں کا عروہ پر کوئی اثر نہ ہوا

وہ انٹرویو روم میں بیٹھا آخری پوچھے گئے سوال پر خاموش تھا۔ اس سے پہلے جو سوال اس سے کیے گئے تھے، اس نے فوراً جواب دیا، بغیر کچھ سوچے۔ اس کا چہرہ پہلے کی طرح بالکل پُر سکون تھا۔

انٹرویو کرنے والے کی آواز آئی، "اگر کورٹ روم میں آپ کو پریشر کا سامنا کرنا پڑے تو آپ اپنے پریشر کو کیسے کنٹرول کرو گے"؟

وہ ایک دم بولا، "میں پریشر نہیں لیتا، کسی بھی بات کا پرابلم سولو

گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے، کسی لڑکی نے پیچھے سے آواز دی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آپ کو میں نے اندر دیکھا تھا، آپ میری تھوڑی سی مدد کریں گے ؟"

عالیان نے غصے سے اس کے منہ پر **نہیں** کہا اور گاڑی کا دروازہ بند کر دیا اور وہاں سے چلا گیا۔

اس کا پہلے سے خراب موڈ اب اور بھی خراب ہو گیا تھا۔

اسے اس طرح کی لڑکیاں بہت بری لگتی تھیں۔ یہ اس کے ساتھ پہلی بار نہیں تھا کہ کوئی لڑکی اس کے پاس آئی ہو۔ ایک بات تھی کہ اسے دنیا کی کوئی لڑکی اتنی بری نہیں لگی جتنی وہ لگتی ہے

وہ دونوں لڑکیاں یونیورسٹی کے کیفے میں اکیلے بیٹی تھیں

"عروہ، تم عائشہ کے بارے میں اتنا مت سوچو، وہ تم تک نہیں پہنچ سکتی —— تم کہاں اور وہ کہاں ؟ تم اس کی فکر کیوں کرتی ہو ؟" مریم نے بڑی تجسس بھری آواز میں کہا۔

ہاں نا، مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے، پتہ نہیں امی کو اس میں کیا نظر آتا ہے جو وہ ہر وقت عائشہ، عائشہ کرتی رہتی ہے

"اگر میرا کوئی بھائی ہوتا تو ضرور امی اسے میرے سر پر مسلط کر دیتیں —— یہ تو شکر ہے میں اکلوتی ہوں"۔

ہاں نا، ٹھیک کہہ رہی ہو" مریم نے محسوس انداز میں کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اچھا عروہ، وہ تمہارا کزن آیا گھر؟

نہیں، ابھی تک تو نہیں آیا۔

دروازہ کھلا اور اس کی امی اندر آئیں۔

"اُٹھو اور جلدی سے تیار ہو جاؤ، ہم تمہارے ماموں کے گھر جا رہے ہیں۔"۔

کون سے ماموں کے گھر۔

"تمہارے سکندر ماموں کے گھر," امی نے کہا۔

عروہ نے حیرت سے پوچھا۔"کیوں؟ کیا ہوا؟

"بس کرو، ایک تو تم بہت سوال کرتی ہو!" امی نے غصے سے کہا۔

"اور ہاں، مجھے تو لگتا ہے سکندر عالیان کے لیے عائشہ کا ہاتھ مانگے گا۔ عالیان بہت اچھا بچہ

ہے۔ ہر ماں کی خواہش ہو گی کہ اس کا بیٹا ایسا ہو۔

عروہ نے حیرت سے پوچھا، "امی، عالیان آ رہا ہے؟"

"آ نہیں رہا، وہ آ گیا ہے۔ اب جلدی سے تیار ہو جاؤ۔

Clubb of Quality Content

سکندر ارسلان کے گھر میں سارے مہمان اور کزن موجود تھے، لیکن اُن میں عالیان نہیں تھا۔ وہ زیادہ تر اپنے کزنز سے دُور رہتا تھا۔ ایک عائشہ سے اُس کی بہت اچھی دوستی تھی اور ابھی بھی وہ عائشہ کے ساتھ تھا، اور ساتھ ساتھ دُور کسی کونے میں بیٹھی عروہ کو دیکھ رہا تھا۔

"تمہیں بہت مزہ آرہا ہے نا، عالیان! میں تم سے بات کر رہی ہوں!"

"تم مجھ سے بات کر رہی ہو؟ اوہو!" وہ اُس کی طرف دیکھ کر بات نہیں کرتا تھا۔

"تمہیں پتہ ہے نا، میرے ابو کو اگر پتا چل گیا تو کیا ہوگا؟ وہ مجھے مار دیں گے!" عروہ لرزتی ہوئی آواز میں بولی۔

عالیان نے غصّے سے کہا، "اچھا؟ ایسا ہوگا تو ہو جائے، مجھے کچھ فرق نہیں پڑتا! تمہاری جیسی لڑکیاں مجھے بہت بُری لگتی ہیں، اور تم مجھے اُن سے بھی زیادہ بُری لگتی ہو۔ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تمہارے ابو تمہارے ساتھ کیا کریں گے۔ اور ہاں، ایک اور بات — میرے سامنے یہ بیچاری بننے کی کوشش مت کیا کرو

اُس نے کچھ بیزاری سے کہا تھا، شاید اُسے وہ بہت بُری لگتی تھی۔

تھوڑی دیر بعد سب کھانا کھانے لگے، مگر عالیان کی باتیں ابھی بھی عروہ کے ذہن میں ویسے ہی گھوم رہی تھیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیامیری جیسی لڑکیاں؟ کیسی ہوتی ہیں میری جیسی لڑکیاں؟ بد کردار؟ بے شرم؟ بے ادب؟"

اُس نے خود سے سوال کیا۔

"اُسے اور کون سی پسند ہے؟ عائشہ جیسی؟"

یہ سوچتے ہوئے اُس نے ایک بار عالیان اور پھر عائشہ کو دیکھا۔

اُس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اُس نے جلدی سے کسی کے دیکھے بغیر اپنے آنسو صاف کیے۔

ویسے بھی اُسے دیکھتا کون تھا؟ وہ تو اُن سب کے درمیان بس ایک سجایا ہوا شو پیس تھی۔

"السلام علیکم خالہ، کیسی ہیں آپ؟"

"میں ٹھیک ہوں عائشہ، تم کیسی ہو؟" خالہ نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔ عروہ گھر پر ہے کیا؟"

"گھر پر ہی ہے، کیوں؟ کچھ کام تھا تمہیں؟"

"جی، بس کچھ کام تھا۔"

"اچھا اچھا، جاؤ اوپر، اپنے کمرے میں ہے۔"

عائشہ سیڑھیاں چڑھ کر عروہ کے کمرے کی طرف گئی۔

"سلام عروہ! کیسی ہو؟" عائشہ نے زور سے کہا۔

اس کی آواز سنتے ہی عروہ نے منہ بنایا اور پھر مسکراتے ہوئے پیچھے مڑی،

"میں تو ٹھیک ہوں، تم کیسی ہو؟" عروہ نے پوچھا۔

"میں تو ٹھیک ہوں، جیسا کہ تم جانتی ہو گی۔" عائشہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

عروہ نے حیرت سے اسے دیکھا، "میں کیا جانتی ہوں"

عائشہ اُس کے پاس بیٹھ گئی اور بولی،

"یہی کہ سادیہ چچی میرا ہاتھ عالیان کے لیے مانگ لیں"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عروہ یہ بات جانتی تھی کہ یہ سب وہ اُسے جلانے کے لیے کہہ رہی ہے۔

"اچھا، مجھے تو نہیں پتا۔" عروہ نے بے پرواہی سے کہا۔

"ایسا تو مت بولو، سب سے پہلے خاندان کی ساری خبریں تمہاری امی کے پاس ہی آتی ہیں،

ٹھیک کہہ رہی ہوں نا؟" عائشہ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

عروہ غصّے سے بولی،

"تم اپنا منہ بند کرو، اور میری امی کے بارے میں تمیز سے بات کرو، تمہاری خالہ ہیں وہ"

عائشہ نے منہ بناتے ہوئے کہا،

"مجھ پر زیادہ زور مت جمایا کرو، چلتی ہوں، لگتا ہے میرا آنا تمہیں پسند نہیں آیا"۔

دروازہ بند ہونے کی آواز آئی، عروہ نے آنکھیں گھماتے ہوئے آہستہ سے کہا،

"ہاں، یہی ہے اس کی اصلیت... جو صرف اُس کے سامنے تھی"۔

عالیان، تمہارا فون بج رہا ہے، کسی احمد نام کے لڑکے کی کال آ رہی ہے!"

عالیان جلدی سے آیا اور فون اٹھایا۔

"ہیلو!"

"عالیان، تم نے چیک کیا رزلٹ میں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں نے چیک کیا ہے، میں سلیکٹ ہو گیا ہوں۔"

"تمہارا کیا بنا؟"

"ہاں، میں بھی ہو گیا۔" عالیان نے سکون بھرے انداز میں کہا۔

احمد مذاق کے انداز میں بولا،

"ویسے مجھے تیری نیوز سن کر خوشی نہیں ہوئی، جیسے مجھے پہلے سے ہی پتا تھا کہ تُو کر لے گا۔

چل پھر بھی مبارک ہو"!

"تمہیں بھی ہو۔" عالیان نے کہا،

"چل احمد، بعد میں بات کریں گے، خدا حافظ"۔

یہ کہہ کر اس نے فون رکھ دیا— اور اُسے کچھ اور بولنے کا موقع ہی نہیں دیا۔

عالیان نے امی کو آواز دی، "امی! میں پبلک پراسیکیوٹر بن گیا"!

"کیا؟ سچ میں؟ میرے بیٹے! میں بہت خوش ہوں!" امی کی آواز خوشی سے بھر گئی۔ "اے ہائے، سن رہے ہو؟ ہمارا بیٹا بڑا والا وکیل بن گیا ہے"!

عالیان نے کہا، "امی، پراسیکیوٹر

"اِدھر آؤ میرے بیٹے، مجھے پورا یقین تھا تم پر، آج تم نے خاندان میں میرا سر فخر سے بلند کر دیا— شاباش"!

ابو نے عالیان کو گلے سے لگا لیا اور اس کی شاباشی دی۔

امی نے کہا، "اِدھر دو فون، میں عیان کو فون کرتی ہوں

"سلام بیٹا، کیسے ہو"؟

دوسری طرف سے آواز آئی۔

"میں ٹھیک ہوں۔ آپ کیسی ہیں، امی"؟

"میں ٹھیک ہوں بیٹا۔ یہ لو بھائی سے بات کرو"۔

"اِدھر آؤ، عیان سے بات کرو۔" امی نے کہا،

دوسری طرف عیان بولا، "کیسے ہو، عالیان؟ تم تو بھول گئے ہو اپنے بھائی کو—— میں ملک سے باہر ہوں، اس دنیا سے نہیں"!

"نہیں بھائی، بس امتحان کے ساتھ مصروف تھا۔" عالیان نے فوراً جواب دیا۔

کچھ دیر بات چیت کے بعد عالیان نے امی کو فون لوٹا کر کمرے میں چلا گیا۔

عالیان کا ایک بھائی اور ایک بہن تھے وہ یہ سمجھ ہی نہیں پاتا تھا کہ لوگ کیوں کہتے ہیں کہ اُن کے گھر میں عزّت نہیں ہے۔ اگر واقعی عزّت نہ ہوتی تو پھر کوئی بھی تم سے پیار کرنے والا نہ ہوتا، کوئی خیال رکھنے والا نہ ہوتا، اور انتظار کرنے والا بھی کوئی نہ ہوتا۔

مریم، میں کیسی لڑکی ہوں؟" اچانک عروہ نے پوچھا۔

اس سوال پر مریم نے حیرت سے عروہ کو دیکھا، "کیا مطلب ہے تمہارا؟"

عروہ دوبارہ بولی، "میں پوچھ رہی ہوں، میں کیسی لڑکی ہوں؟"

مریم کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

"تم بہت اچھی لڑکی ہو"۔

نا ول کلب
Clubb of Quality Content

عروہ ہلکی سی مسکرا کر کھڑی ہو گئی، "چلو، چلتے ہیں کلاس میں"۔

"ارے عروہ، میں بتا رہی ہوں نا، تم بہت اچھی لڑکی ہو"۔

عروہ پیچھے مڑی، "مریم، کیا واقعی سچ بول رہے ہو تم"

اس کو پتا تھا کہ یہ سوال مریم کے لیے مشکل ہو گیا تھا اور اس سوال کا جواب شاید وہ خود بھی نہیں جانتی تھی، یا جانتے ہوئے انجان بن رہی تھی۔

وہ عالیان کی کوئی بات نہیں بھولی تھی، بس وہ باتیں اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھیں اور اسے یہ احساس دلا رہی تھیں کہ وہ واقعی ایک بُری لڑکی ہے۔

کلاس میں جانے کے بعد اُنہیں پتا لگا کہ کلاس کینسل ہو چکی ہے۔ وہ دونوں وہیں بیٹھ گئے۔

مریم بولی، "عروہ یار، تم ان باتوں کو چھوڑو، تم جب وہاں سے آ رہی تھی تو وہ تمہیں دیکھ رہا تھا۔ اب خوش ہو جاؤ۔

بلال اور حِرا کا بریک اپ ہو گیا ہے، تمہارے سامنے بڑی بڑی بنتی تھیں، نا؟ اب مزہ آئے گا،

مریم نے ایک ہی سانس میں سب بول دیا۔

مریم بولی، "عروہ، کیا ہوا ہے؟ تم میری بات سن رہی ہو نا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یار، آج میرا موڈ نہیں ہے اس کے بارے میں بات کرنے کا۔" عروہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

تم تو بلال کو پسند کرتی ہو!" اچانک عروہ کے منہ سے **نہیں** نکل گیا

مریم حیران ہوئی، "کیا بولا تم نے؟ تمہیں بلال نہیں پسند میں نے..."؟

عروہ نے مریم کی طرف دیکھ کر کہا، "تم نے کیا کیا؟

"میں نے تمہاری جگہ اُس کو لیٹر لکھ دیا، اسی وجہ سے اُس نے ہِرا سے بریک اپ کیا۔" عروہ اُس کو حقائق دکھا رہی تھی۔

عروہ غصّے سے بولی، "یہ تم نے کیا کیا؟ تم نے مجھ سے پوچھنا بھی گوارا نہیں کیا"

"مجھے کچھ نہیں پتا۔ تم ابھی جاؤ اور اُس کو اس لیٹر کے بارے میں بتاؤ کہ یہ لیٹر تم نے لکھا ہے

مریم بولی، "کیا ہوا، اتنا خفا کیوں ہو رہی ہو؟ تم تو خود اُس کو لیٹر لکھنا چاہتی تھی، اور اب تم مجھے منع کر رہی ہو

عروہ غصّے سے بولی، "میں لکھنا چاہتی تھی، مگر لکھا تو نہیں

"اچھا! تو کیوں نہیں لکھا پھر تم نے؟

عروہ کے ہونٹ کانپے، مگر الفاظ نہ نکل سکے۔ وہ خاموش ہو گئی — کیونکہ اب اُس کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔

شاید اب وہ خود نہیں جانتی تھی کہ وہ بلال کو کبھی پسند کرتی تھی یا نہیں۔

شاید جو کچھ بھی تھا... بس ایک وہم تھا، ایک دھوکا — اُس کے دل کا، اُس کے احساسات کا۔

عالیان بیٹا، میں نے تم سے ایک بات کرنی ہے۔"

"جی امی؟" عالیان نے لاپرواہی سے جواب دیا۔

"بیٹا، اب تمہاری شادی کی عمر ہو گئی ہے... تم میری بات سمجھ رہے ہو نا؟"

امی کی بات پر عالیان نے اُن کی طرف دیکھا اور فوراً ہی ناگواری سے منہ بنالیا۔

"امی، ابھی نہیں... ابھی میں اپنا کیریئر بنانا چاہتا ہوں"۔

امی نے فوراً جواب دیا،

تم نے تھوڑی لڑکی ڈھونڈنی ہے؟ وہ تو میں دیکھ لوں گی۔ تم آرام سے اپنا کام کرنا"۔

"امی، آپ پہلے آپی کی فکر کریں۔ میری فکر چھوڑیں"۔

امی پیچھے مڑتے ہوئے بولیں،

"تم اپنی آپی کی فکر چھوڑو۔ اُس کا ہو جائے گا۔

Clubb of Quality Content

عالیان نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا،

"اچھا امی... میں آپ کو سوچ کر بتاؤں گا"۔

یہ صرف ٹالنے کے لیے کہا تھا۔ اُس کا ارادہ تھا کہ "سوچنے" کا بول کر اگلے ہفتے اسلام آباد نکل جائے گا۔

مگر امی بھی اُس کی امی تھیں —— پورا اگلا ہفتہ اُس کے پیچھے لگی رہیں، چین سے بیٹھنے نہ دیا۔

آخر کار تنگ آکر عالیان کو کہنا پڑا،

"امی... ٹھیک ہے، آپ رشتہ ڈھونڈ لیں"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور حیرت کی بات یہ تھی کہ امی اگلے ہی دن رشتہ ڈھونڈنے لگیں۔ انہوں نے عالیان کو اگلے ہفتے اسلام آباد جانے بھی نہیں دیا۔

وہ کہہ رہی تھیں،

"ساری چھٹّیاں یہیں گزارو، اِس بار شادی کروا کے ہی جانے دیں گے"

اب عالیان اپنے ہاں، کرنے پر پچھتا رہا تھا۔

عروہ، تمہارا فون بج رہا ہے!" امی نے آواز دی۔

"اچھا امی، آئی..."

عروہ نے آکر فون اٹھایا، لیکن دوسری طرف سے آنے والی آواز سنتے ہی اس کا رنگ زرد پڑ چکا تھا۔

اُس نے فوراً فون بند کیا اور اسی وقت وہ نمبر بلاک کر دیا۔

پھر اُس نے جلدی سے اپنا دوپٹہ اٹھایا اور باہر نکل گئی۔

وہ باہر حجاب کر کے نہیں جاتی تھی

حجاب کیا، وہ تو سر پر دوپٹہ بھی نہیں لیتی تھی۔

مریم کا گھر اُس کے گھر کے پاس تھا۔اُس نے مریم کے گھر کا دروازہ بجایا۔

"السلام علیکم آنٹی۔"

"وعلیکم السلام بیٹا"۔

"آنٹی، مریم کہاں ہے؟"

"بیٹا، وہ اپنے کمرے میں ہے"۔

"ٹھیک ہے"۔

عروہ نے دروازہ کھٹکھٹایا اور مریم کے پاس آکر وہ بلاک نمبر اُس کے سامنے پھینک دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عروہ نے غصّے سے کہا،

"یہ کون ہے؟"

"مجھے کیا پتہ، کوئی ہو گا"

عروہ نے غصّے سے کہا

"یہ بلال کا نمبر ہے! اُس کمینے کے پاس میرا نمبر کیسے آیا

مریم نے پوچھا،

کیا اُس نے تمہیں فون کیا؟"

عروہ نے کہا،

"ہاں، اُس نے مجھے فون کیا، لیکن میں نے اسے بلاک کر دیا۔ اگر میرے گھر میں کسی کو پتہ چل گیا تو کیا ہو گا

"اُس سے پہلے جو کچھ ہوا تھا تم اچھے سے جانتی ہو۔ اگر اُس وقت عالیان نہ آتا تو ہمارے ساتھ کیا ہوتا، پتہ نہیں۔ اور اب تم پھر سے یہ کام کر رہی ہو

عروہ نے غصّے سے آواز دی

تم واقعی بھول گئی ہو کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا تھا؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں اُس دن کے بعد سے سب کچھ سیکھ چکی ہوں۔اور تم کہہ رہی تھیں ناکہ میں کیوں...

اب بدل گئی ہوں اُس رات جو کچھ ہمارے ساتھ ہوا،اُس سب میں یہ بھی شامل تھا۔اور میں

یہ جانتی ہوں، تمہیں وہ پسند ہے،اس لیے بھی تم مجھے فورس کر رہی ہوتا کہ تم اُس کے ساتھ

ریلیشن میں آسکو

میرے منع کرنے کے باوجود بھی تم خوش ہو؟"

مریم اُسے ہکابکا دیکھ رہی تھی۔اُسے لگا ہی نہیں تھا کہ عروہ کو اس بات کا پتا ہو گا۔

"تم بھی جانتی تھی اُس رات وہ کمینہ ہِرا کے گھر ضرور ہو گا... لیکن پھر بھی بلال کے کہنے پر تم

مجھے وہاں لے کر گئی۔ابھی بھی تم اُس کی بات مان رہی ہو!"

عروہ آگ بگولہ ہو کر وہ سب باتیں کہہ رہی تھی جو اس کے دل میں برسوں سے دبی تھیں۔

مریم چپ چاپ کھڑی اُسے دیکھتی رہی۔اس کے پاس کوئی وضاحت نہیں تھی۔

بلال کے کہنے پر اُس کا فون نمبر بھی اُسی نے اُسے دیا تھا...اور یہ بات بھی سچ تھی کہ اتنا سب

کچھ ہونے کے باوجود مریم اُسے پسند کرتی تھی،اور وہ اسے صرف استعمال کرتا تھا——یہ

حقیقت مریم خود بھی جانتی تھی۔

Clubb of Quality Content

مریم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

”عروہ... عروہ...مجھے معاف کردو۔میں آئندہ ایسا کچھ نہیں کروں گی...پلیز مجھ سے دوستی ختم مت کرنا...میں دوبارہ یہ غلطی نہیں دہراؤں گی،“

وہ روتے ہوئے بار بار ایک ہی بات دہرا رہی تھی—— مگر ہر بار وہی غلطی بھی کرتی تھی۔

عروہ نے گہری سانس لے کر کہا

”اچھا بس کرو رونا...میں نے کب کہا کہ دوستی ختم کررہی ہوں؟اتنی پرانی دوستی کوئی ایک گھنٹے کی تو نہیں کہ ختم کردوں۔بس وعدہ کرو دوبارہ ایسا کچھ نہیں کرو گی“۔

مریم نے آنسو صاف کرتے ہوئے فوراً کہا

”ہاں،ہاں...میں ایسا نہیں کروں گی“۔

اوہاں،ایک اور بات،

توں مخلص رہی ساڈے ناں

اسی تیرے تابعدار رہ ساں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مریم نے بغیر کچھ کہے، اسے گلے لگا لیا۔

"چلو ٹھیک ہے... میں پھر سے عالیان سے بات کر لوں گی۔ اگر اُس نے مدد کر دی تو ٹھیک... ورنہ امید تو کم ہی ہے کہ وہ مان جائے"۔

مریم کے گھر سے آنے کے بعد وہ بہت خاموش ہو گئی تھی۔ اُس کے دل میں عجیب سی گھبراہٹ بس گئی تھی۔

اُسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے، کس سے بات کرے۔ وہ یہ بات بھی عالیان کو بتانا نہیں چاہتی تھی، کیونکہ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ وہ کبھی اُس کی مدد نہیں کرے گا۔ آخر وہ اُس سے اتنی نفرت کیوں کرتا ہے؟ کیا اُس رات کے واقعے کے بعد سے واقعی وہ اُس سے بدگمان ہو گیا تھا؟ وہ رات... وہ رات تو قیامت سے کم نہیں تھی۔ اگر وہ وقت پر اُسے لینے نہ آتا تو نہ جانے کیا ہو جاتا۔ اُس کے ساتھ، کیا کچھ ہونے سے بچ گیا تھا۔ وہ اُس لمحے کیسی فرشتے کی طرح آیا تھا... شاید اللہ نے سچ میں اُس کے دل کی آواز سن لی تھی، اور اُسے محفوظ کر لیا تھا

کچھ دن پہلے

عروہ تم میرے ساتھ آمنہ کی برتھ ڈے پارٹی پر جاؤ گی؟

اس نے بہت پیار سے بلایا ہے، آ جاؤ نا۔ کچھ دیر کی بات ہے، پلیز"۔

"اچھا... ٹھیک ہے، بس تھوڑی دیر کے لیے، پھر جلدی واپس آئیں گے۔"

"ہاں، صحیح ہے۔ چلو، بعد میں بات کرتے ہیں۔ کل اچھے سے تیار ہو جانا، اوکے؟"

"اچھا، اچھا... ٹھیک ہے۔

عروہ نے مسکراتے ہوئے فون رکھ دیا

"یار عروہ، تم نے بہت دیر کر دی!"

"ہاں یار، بس... کوئی یہاں لے کر آنے والا نہیں تھا، پھر میرا کزن مجھے یہاں لے کر آیا ہے"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مریم تھوڑی گھبرا گئی۔

"اچھا... اچھا، وہ کہاں ہے؟"

"...وہ تو چلا گیا ہے۔ آؤ، چلیں۔ ویسے بھی کافی دیر ہو گئی ہے"۔

ان دونوں نے آمنہ کے گھر کا دروازہ بجایا، تو دیکھا دروازہ کھلا تھا۔ دونوں اندر گئی۔

اچانک سے کیسی نے عروہ کا ہاتھ کھینچا۔

عروہ نے چیخ ماری، مریم بہت ڈر گئی اور باہر کی طرف بھاگ گئی۔

عروہ نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی، تو اوپر دیکھا... وہاں اس کی یونیورسٹی کے دو تین لڑکے تھے، جن میں بلال اور اویس بھی تھا۔

اویس شروع سے ہی عروہ کے پیچھے پڑا تھا۔ یونیورسٹی میں بھی کئی دفعہ اس نے عروہ کو سب کے سامنے پرپوز کیا تھا، لیکن عروہ نے ہمیشہ انکار کیا۔ یہ لڑکا اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا تھا۔ اس کی وجہ سے عروہ کئی دن یونیورسٹی نہیں جاتی تھی۔ سب لڑکوں کے ساتھ مل کر وہ اس کا راستہ روکتا اور اسے تنگ کرتا۔

عروہ نے اپنا ہاتھ زور سے کھینچا اور باہر کی طرف بھاگی۔ وہ لڑکے اس کے پیچھے آرہے تھے۔ عروہ اتنی تیز دوڑی کہ اس نے صحیح سے نہیں دیکھا کہ وہاں اور کون کون تھا۔

عروہ کی سانس پھول رہی تھی۔ اس کے پاؤں جواب دے گئے تھے۔ اسے بہت ڈر لگ رہا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہوگا۔ مریم اس کے آگے بھاگ رہی تھی۔ اُس وقت ان دونوں کی مدد کے لیے کوئی نہیں تھا۔ وہ دل ہی دل میں اللہ کو پکار رہی تھی... اللہ سے مدد مانگ رہی تھی

عروہ کی نظر کے سامنے اندھیرا آنے لگا تھا۔ اب اس سے مزید بھاگا نہیں جا رہا تھا۔ مریم اچانک اس کی نظر سے غائب ہونے لگی اور عروہ اسے پکارتے ہوئے ڈگمگائی۔

اس کے سامنے کوئی آگیا تھا... شاید یونیورسٹی کے انہی لڑکوں میں سے کوئی تھا۔ یہ سوچتے ہی وہ اچانک گر پڑی۔ وہ ابھی بے ہوش نہیں ہوئی تھی کہ کسی نے اسے تھاما اور آواز دی،

"عروہ! عروہ! تم میری آواز سن رہی ہو؟ ہوش میں آو"

اُس شخص نے اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔

"عروہ! عروہ"

عروہ نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا... ایک طرف مریم کھڑی تھی اور دوسری طرف عالیان تھا، جو اسے مسلسل جگانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں عروہ کے لیے صاف پریشانی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"عروہ، اٹھو... تم ٹھیک ہو؟"

عروہ ہانپتی ہوئی بولی،

"عالیان... ت—تم یہاں کیسے؟"

عالیان کی آواز میں سختی اور فکر دونوں شامل تھیں،

"میں یہاں جیسے بھی آیا... لیکن تم لوگ یہاں اپنی دوست کی پارٹی میں نہیں آئے تھے؟"

اب اس کی پریشان آنکھوں میں غصہ اُبھر آیا تھا۔

"عالیان، مجھے نہیں پتہ تھا کہ ایسا ہو گا... ہم تو صرف پارٹی میں آئے تھے، میں سچ کہہ رہی ہوں"...

عالیان نے بھنویں اٹھا کر سخت لہجے میں پوچھا،

"تو یہ کون تھے؟

"میں تمہیں سب کچھ بتاؤں گی... پلیز، آج کے واقعے کے بارے میں تم کسی سے کچھ مت کہنا"۔

"تم لوگ ابھی چلو میرے ساتھ، باقی باتیں بعد میں کریں گے"۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔ عالیان بہت تیز گاڑی چلا رہا تھا۔ کچھ دیر بعد اس نے مریم کو اُس کے گھر اتارا اور پھر گاڑی اپنے گھر کی طرف موڑ لی۔ گھر کے پاس پہنچ کر اس نے گاڑی روکی۔

کچھ لمحے خاموشی رہی، پھر وہ خاموشی توڑتے ہوئے بولا،

"تم وہاں کس مقصد کے لیے گئی تھی؟ ایک سوال کا ایک جواب!" اس نے غصے سے کہا۔

"عالیان، میں تمہیں پہلے بھی بتا چکی ہوں... میں آمنہ کی برتھ ڈے پارٹی میں جا رہی تھی۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ لڑکے وہاں موجود ہوں گے۔ میں خود بہت ڈر گئی تھی۔ میں جیسے ہی

اندر گئی، اُس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ میں نے دیکھا بھی نہیں کہ وہاں کون کون تھا۔ میں نے ہاتھ چھڑوایا اور وہاں سے بھاگ گئی۔ وہ میرے پیچھے آ رہے تھے۔ اگر تم نہ آتے تو پتہ نہیں کیا ہو جاتا... شکریہ، عالیان"۔

"اچھا؟ تمہیں نہیں پتا تمہیں کس نے انوائٹ کیا؟ نمبر دو... کیا نام ہے اس کا؟ آمنہ؟ اسی نے بلایا ہوگا؟ چلو، نمبر دو"

اُس لمحے عروہ کو یاد آیا...

آمنہ نے نہیں بلکہ مریم نے کہا تھا جانے کے لیے۔

اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ مریم اس کے ساتھ ایسا کر سکتی ہے۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"عروہ! میں نے تم سے نمبر مانگا ہے!"

عالیان نے غصے سے کہا۔

"عالیان... وہ... میرے پاس اس کا نمبر نہیں ہے"۔

عالیان نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا۔ عروہ پچھلی سیٹ پر بیٹھی تھی۔

"نمبر نہیں ہے؟ تو پھر کس نے انوائٹ کیا؟ کس طرح بلایا؟

"وہ... یونیورسٹی میں"۔

"ٹھیک ہے!" عالیان نے تیزی سے کہا۔ "میں تمہاری یونیورسٹی آؤں گا"۔

"نہیں! نہیں، پلیز نہیں!" عروہ گھبرا گئی۔ "اس نے...اس نے مجھے انوائٹ نہیں کیا تھا"!

عالیان نے حیرت سے اسے دیکھا،

"ابھی تم کہہ رہی تھی اس نے بلایا...اور اب کہہ رہی ہو نہیں بلایا؟ میں تمہاری کس بات پر یقین کروں؟ مجھے سمجھ نہیں آرہی"

"عالیان... میں تمہیں یہ نہیں بتا سکتی... لیکن میں نے جو کچھ بھی تمہیں بتایا ہے—وہ سچ ہے"۔

"اچھا؟"

اس نے بھنویں اٹھاتے ہوئے سخت لہجے میں کہا،

"چلو مان لیا۔ لیکن تم یہ بتانے کے لیے تیار نہیں ہو کہ تمہیں کس نے بلایا؟ کیوں؟ آخر کس کو بچا رہی ہو تم؟ یا پھر میں یہ سمجھوں کہ اس میں کسی اور کا نہیں، **تمہارا اپنا ہاتھ ہے**

چلو، تمہارے ابا جان سے پوچھتے ہیں کہ تمہیں کس نے انوائٹ کیا"!

"عالیان! مت کرو! میں نہیں بتاؤں گی! تم مجھے بلیک میل کر رہے ہو"!

"عروہ، میں بلیک میل کر رہا ہوں؟

یا تم مجھے بتانا ہی نہیں چاہتی کہ حقیقت کیا ہے

"عالیان... میں تمہیں پھر کبھی بتاؤں گی... ابھی نہیں... میں بہت تھک چکی ہوں... میں جا رہی ہوں"۔

وہ گاڑی سے اتری، گھر کے اندر گئی اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔

وہ کبھی کسی کے سامنے نہیں روتی تھی... اسے کسی کے سامنے رونا پسند نہیں تھا۔

وہ کمرے کا دروازہ بند کر کے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اور اپنے رب کے سامنے سجدے میں گر کر شکر ادا کرنے لگی کہ اللہ نے آج اسے بچا لیا۔

وہ اپنے رب کے سامنے رو رہی تھی... کیونکہ وہاں رونے میں کوئی شرم نہیں۔

وہ معافی مانگ رہی تھی کہ آج تک اس نے جو کچھ بھی کیا... اللہ کو ناراض کرنے والے کام تھے۔

وہ رو رہی تھی... بہت رو رہی تھی... اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ہمیشہ سے بُری تھی...

وہ حسد کرتی تھی—ہاں، کرتی تھی—عائشہ سے، ہِرا سے۔

وہ سمجھتی تھی کہ جو چیز اسے پسند آجائے... وہ صرف اس کی ہونی چاہیے۔

ان لڑکوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ریلیشن میں آنا چاہتی تھی... وہ پاگل تھی، نا سمجھ تھی۔

مگر اب وہ اپنے رب سے معافی مانگ رہی تھی۔ اور اس کا رب کیوں نہ معاف کرتا؟ وہ تو بے حد رحیم، بے حد کریم ہے، ہر خطا کو معاف کرنے والا۔ لیکن اسے تب ان باتوں کی صحیح سمجھ نہیں تھی۔ وہ ہر روز اللہ سے معافی مانگتی، دعا کرتی، شکر ادا کرتی... وہ کچھ بھول رہی تھی، ہاں، وہ اپنے آپ کو بھول رہی تھی۔ اسے اس بات کی خبر ہی نہیں تھی

توبہ کے در پہ آیا تو رحمت نے گلے لگا لیا،

جو ٹوٹ کے لوٹ آئے، رب اُنہیں کبھی خالی نہیں لوٹاتا۔

۔اُس رات عالیان کافی غصّے میں تھا۔ اُس نے اس سے پہلے کبھی عالیان کو اتنے غصّے میں نہیں دیکھا تھا۔ اُس رات کے بعد جب بھی عروہ عالیان کا نام سنتی، اُسے ایک عجیب سا احساس ہوتا۔ اُسے لگتا تھا شاید وہ اُس رات والی عالیان کی سخت بات یاد دھمکی کی وجہ سے ایسا محسوس کر رہی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لیکن جب بھی وہ عالیان کو دیکھتی یا اُس سے بات کرتی، اُسے اچھا لگتا تھا۔ شاید اسے اس پر یقین ہونے لگا تھا کہ وہ اُس کی مدد کرے گا۔

عالیان کی امی نے اسے آواز دی،

"عالیان بیٹا، میں نے اور تمہارے ابو نے تم سے ایک بات کرنی ہے"۔

"جی امی، بتائیں... کیا بات ہے؟"

"بیٹا، میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا کہ میں گھر کی لڑکیاں دیکھوں گی۔"

یہ سنتے ہی اچانک عالیان کو یاد آیا کہ مصروفیت کے باعث اس نے امی کو بس ہاں کر دیا تھا۔

"جی امی، آپ نے کہا تھا"...

"بیٹا، میں نے اور تمہارے ابو نے تمہارے لیے عروہ کو پسند کیا ہے۔ تم کیا کہتے ہو"

عالیان جو پہلے بہت ہی بے دلی سے بات سن رہا تھا، اچانک چونکا،

"امی... کون؟

"بیٹا، عروہ۔ تمہاری پھپھو کی بیٹی"۔

"امی، آپ میرے ساتھ مذاق کر رہی ہیں؟ ابو، آپ بھی"

سکندر نے پریشان ہو کر پوچھا،

"کیا ہوا عالیان؟ کوئی مسئلہ ہے؟ کیا تمہیں وہ پسند نہیں؟

"پسند۔ میں دنیا میں کسی بھی لڑکی سے شادی کر لوں گا، لیکن اس سے نہیں" جی ابو مجھے نہیں

"کیا کہہ رہے ہو عالیان!" اس کی امی نے حیرت سے پوچھا۔

"آخر اس بیچاری نے کیا کیا ہے جو تم اس سے شادی کیا، اس کا نام تک سننا نہیں چاہ رہے

"امی... بس وہ مجھے اچھی نہیں لگتی"۔

"بیٹا، ایک بار سوچ تو لو۔ اس سے مل کر بات کر لینا"۔

"امی، بات کرنے کو کچھ ہے ہی نہیں۔ اور ویسے بھی میں چند دنوں میں جا رہا ہوں، مجھے شادی کرنی ہی نہیں ہے!"

یہ کہہ کر عالیان اٹھا اور کمرے سے نکلنے لگا۔

عالیان!" اس کے ابو نے بلند آواز میں کہا۔

گھر والوں نے کل ہی اسے بتایا تھا کہ عالیان اور عائشہ کا چکر چل رہا ہے اور یہ دونوں بھاگ کر شادی کرنے والے ہیں۔

اور یہ بات گھر تک پہنچانے والی کوئی اور نہیں، **بلکہ خود عائشہ** تھی اُس نے خود آ کر نہیں بتایا، بلکہ باہر کے لوگوں سے بات پھیلوا دی

عالیان جیسے ہی مڑا، اس نے دیکھا کہ اس کے ابو کا چہرہ غصے سے سرخ تھا۔

"تم عروہ سے شادی کیوں نہیں کرنا چاہتے؟ مجھے ابھی اور اسی وقت وجہ بتاؤ!" سکندر کی آواز سخت تھی۔

"ابو، کیا ہو گیا ہے! میری مرضی ہے میں جس سے بھی شادی کروں۔ آپ مجھ پر زبردستی نہیں کر سکتے! چاہے میں کسی لڑکی کو بھگا کر لے آؤں"

ایک زوردار آواز گونجی——

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سکندر نے علیان کے منہ پر زور سے تھپڑ مار دیا۔

"سکندر صاحب! آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟" اس کی بیوی چیخی۔

"بیگم، آپ چپ رہیے! آپ کے پیار نے ہی اسے بگاڑا ہے!"

عالیان بے یقینی سے اپنے باپ کو دیکھتا رہ گیا۔ یہ اس کی زندگی کا پہلا تھپڑ تھا جو اسے اپنے ہی باپ نے مارا تھا۔

"آج اس نے ہمارے سامنے کسی لڑکی کو بھگانے کی بات کی ہے! کل کو سچ میں ایسا کر آیا تو"

عالیان وہاں سے باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے کسی کو فون ملایا۔

"ہیلو...مجھے تم سے ایک کام ہے۔"

دوسری طرف سے آواز آئی،

"ہاں بولو، کیا کام ہے؟ تمہارے لیے تو جان بھی حاضر ہے"۔

عالیان نے اسے چند باتیں کہیں اور فون بند کر دیا۔

اس کے بعد وہ عروہ کے بارے میں سوچتا رہا۔

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس کے والدین کیوں عروہ سے اس کی شادی کرانا چاہتے ہیں

اسی لڑکی سے، جسے اس نے اُس رات لڑکوں کے درمیان سے بچایا تھا۔

اس بات پر وہ ناراض نہیں تھا

اصل تکلیف اسے اس وقت ہوئی تھی جب عروہ اسے سچ نہیں بتا رہی تھی۔

حالانکہ اسے یہ بات سمجھ آچکی تھی کہ وہ کسے بچانے کی کوشش کر رہی تھی

اور ابھی تک اس کے ساتھ دوستی بھی نبھا رہی تھی۔

عالیان کو ایسے لوگ بالکل پسند نہیں آتے تھے جو دوسروں کو بچانے کے لیے خود کو بدنام کر

دیتے ہیں

اور عروہ کا بھی یہی حال تھا۔

اسی سوچ میں وہ پوری رات گم رہا،

نینداس کی آنکھوں میں دور دور تک نہیں تھی

صبح وہ بڑی تیزی میں تیار ہو رہی تھی۔

"امی، میں یونیورسٹی کے لیے لیٹ ہو رہی ہوں، اللہ حافظ "

"عروہ، ناشتہ تو کر کے جاؤ! ویسے ہی تم بہت کمزور ہو گئی ہو"۔

"امی، میں یونیورسٹی سے کچھ کھالوں گی...اچھا، میں جا رہی ہوں"

وہ سفید رنگ کا سوٹ پہنے جلدی سے گھر سے نکل رہی تھی۔

اس کے ریشمی لمبے بال بھاگتے ہوئے ہل رہے تھے،

ہوا کے جھونکے انہیں بار بار اس کی آنکھوں پر لا رہے تھے،

اور وہ انہیں پیچھے کرنے کی کوشش کرتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی۔

دروازے سے نکلتے ہی وہ ایک جھٹکے سے رکی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بڑی جلدی میں ہو مس عروہ؟"

سامنے سے آواز آئی۔

عالیان۔

"ہاں... کیا ہوا؟ پہلی بار دیکھ رہی ہو"؟

لگتا ہے کسی بات کی وجہ سے پریشان ہو..."

وہ ابو کی باتوں کی طرف اشارہ کر رہا تھا

جس کا عروہ کو بالکل اندازہ نہیں تھا۔

"رات کو کوئی بات ہوئی تھی تمہاری میرے ابو سے؟ عروہ"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کون سی بات؟"

عروہ نے حیرت سے پوچھا۔

اتنی معصوم مت بنو۔

تم کیا بول رہے ہو؟ یقیناً کچھ ہوا ہو گا اور تم یہ الزام پہلے کی طرح دوبارہ مجھ پر لگانے آئے ہو گے"۔

تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ میں ہمیشہ تم پر الزام لگاتا آیا ہوں، اور یہ کہ تم سے زیادہ شریف اس دنیا میں کوئی نہیں ہے

ابھی میں تم سے بحث نہیں کرنا چاہتی، مجھے دیر ہو رہی ہے۔

عروہ آگے بڑھی تو عالیان نے اچانک اسے بازو سے پکڑ کر پیچھے کیا اور غصے سے اس کی آنکھوں میں دیکھا

عروہ حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ عالیان نے اس کو ہاتھ لگایا تھا۔

عالیان نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ عروہ کی آنکھیں واقعی بہت خوبصورت تھیں، اس لیے لوگ ان پر زیادہ غور کرتے ہیں۔

Clubb of Quality Content

تیری صورت سے ہے عالم میں بہاروں کو ثبات،

تیری آنکھوں کے سوا دنیا میں رکھا کیا ہے۔

عالیان کا اس کی آنکھوں میں دیکھنا عروہ کو عجیب سا محسوس کروا رہا تھا۔اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

عالیان نے تھوڑا پیچھے ہو کر اس کی طرف آخری نظر ڈالی،اور پھر جلدی سے وہاں سے چلا گیا۔

وہ عام طور پر نروس نہیں ہوتا، لیکن آج وہ واقعی نروس تھا کسی اور سے نہیں بلکہ اُس لڑکی سے...جو اُس کو ہمیشہ سے بہت بُری لگتی تھی

ارے عروہ !آج تم بہت لیٹ ہو گئی ہو، کہاں تھی؟ تمہاری پہلی کلاس بھی مِس ہو گئی

مریم نے ایک ہی سانس میں سب بول ڈالا۔

پھر اُس نے عروہ کے چہرے کو غور سے دیکھا۔

"یہ تمہارے گال اتنے لال کیوں ہیں؟ آج زیادہ بلَش لگ گیا تھا کیا؟

"عروہ عروہ

مریم نے پھر آواز دی۔

Clubb of Quality Content

عروہ چونک کر بولی،

"ہاں؟ کیا ہوا مریم

مریم نے حیرت سے پوچھا،

"کن خیالوں میں گُم ہو

عروہ نے نظریں نیچی کرتے ہوئے آہستہ سے کہا،

"مریم... آج میرا دل بہت زور سے دھڑک رہا ہے"۔

مریم نے آنکھیں سکیڑ کر کہا،

"کیوں؟ صبح کسی کا چہرہ دیکھ لیا تھا کیا؟

اچانک عروہ کے منہ سے بے اختیار نِکلا،

"عالیان"

مریم نے صدمے سے اُسے دیکھا،

"کیا بولی جا رہی ہو عروہ؟ تم...اور عالیان؟ دماغ ٹھیک ہے

عروہ نے بے چینی سے جواب دیا،

مریم! کیا مطلب ہے تمہارا؟ کیا ہم دونوں ایک دُوسرے کے لیے ٹھیک نہیں ہیں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چمکتا ہوا چہرہ اُس کا فوراً اُتر گیا۔

مریم بے چین سی ہو گئی،

"عروہ... تمہیں وہ بُرا نہیں لگتا تھا؟

عالیان کہاں گئے تھے صبح صبح

عالیان بے تاثیر چہرے کے ساتھ امی کی طرف دیکھنے لگا۔

"امی... عروہ سے ملنے گیا تھا"۔

امی حیران رہ گئیں۔

"تم اُس سے ملنے کیوں گئے تھے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عالیان نے گہری سانس لی۔

امی، آپ جانتی ہیں نا کہ کل ابو کیا کہہ رہے تھے... تو میں نے سوچا کہ خود جا کر اُس سے بات کر لوں۔ لیکن... بات ہو نہ سکی۔

وہ اچانک رُک گیا۔ خیالات میں کھو گیا۔

امی نے نرم لہجے میں پوچھا:

"تو پھر تم نے کیا سوچا

"امی...ابھی مجھ سے اس بارے میں بات نہ کریں۔"

عالیان نے بات ختم کرتے ہوئے اپنا فون اٹھایا۔وہ کافی دیر سے بج رہا تھا۔

"ہاں بولو...کیا بات ہے؟"

پھر رک کر بولا

"اچھا، میں بعد میں کال کرتا ہوں۔"

اس نے فون بند کیا اور امی سے چائے کا پوچھ کر کچن کی طرف چلا گیا۔

وہ ہر کام جانتا تھا۔

امی ہمیشہ کہتی تھیں،

"اس کی بیوی بہت خوش نصیب ہو گی"

اور اسے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

سلمہ! میں نے تم سے کچھ بات کرنی ہے"۔

"جی بھابی... کہیں، کیا بات ہے؟"

سلمہ فوراً سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

وہ...بات عروہ کے بارے میں ہے"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سلمہ پہلے تو بہت بے دلی سے سن رہی تھی لیکن عروہ کا نام سن کر فوراً متوجہ ہو گئی۔

دل ہی دل میں گھبرا کر سوچنے لگی:

"یا اللہ، اس لڑکی نے پھر کیا کر دیا

سلمہ... میں تمہاری بیٹی کا رشتہ مانگنا چاہتی ہوں۔ اپنے بیٹے عالیان کے لیے"۔

سلمہ کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔

"میری بیٹی... عالیان کے لیے؟

"ہاں، تمہاری بیٹی۔ کیا تمہیں کوئی اعتراض ہے

سلمہ گھبرا کر بولی:

"ن... نہیں بھابی! آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں، اعتراض کیوں ہو گا؟ عروہ آپ کی ہی بیٹی جیسی ہے۔ اگر بھائی جان نے اعتراض نہیں کیا تو میں کیسے کر سکتی ہوں۔

سلمہ... ایک بات ہے۔ سکندر تو مان گیا... لیکن

"لیکن کیا بھابی

ابھی عالیان نے ہاں نہیں کی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سلمہ کے چہرے کی ہلکی سی خوشی فوراً اُڑ گئی۔

"کیوں بھابی... کیا وہ کسی اور کو پسند کرتا ہے؟

"نہیں نہیں، ایسا کچھ نہیں۔ بس... وہ سوچ رہا ہے۔ ابھی اس نے کچھ کہا نہیں۔ تم بھی عروہ سے پوچھ لو۔ میں چاہتی ہوں کہ عالیان کے جانے سے پہلے رشتہ پکا ہو جائے۔ صرف میں نہیں، بلکہ سکندر بھی یہی چاہتا ہے"۔

سلمہ نے سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے بھابی... جیسا آپ چاہیں۔ میں عروہ سے پوچھ لوں گی"۔

انکل... کیا ابھی تک میری گاڑی نہیں آئی؟"

عروہ نے گیٹ پر کھڑے گارڈ سے پوچھا۔ سفید فراک جو پاؤں تک آ رہا تھا، بال کیچر سے پیچھے بندھے ہوئے، اور سامنے ڈھلتی ہوئی لٹیں اُس کے چہرے کو مزید نرم اور خوبصورت بنا رہی تھیں۔

وہ تیز قدموں سے گیٹ سے باہر نکلی اور رِکشہ روکا۔

"بھائی، مہریا کی طرف چلیں"۔

چند گلیاں آگے رِکشہ والے نے روک دیا۔

"بی بی، میں آگے نہیں جاسکتا، آپ یہیں اُتر جائیں"۔

عروہ نے بے چینی سے کرایہ دیا اور آگے بڑھنے ہی لگی تھی کہ اچانک ایک گاڑی اُس کے سامنے آکر زور سے رکی۔

اُسے کچھ سمجھے بغیر دو مضبوط ہاتھوں نے پکڑا اور گاڑی میں دھکیل دیا۔

اس کے ہاتھ سے بیگ نیچے گر گیا

عالیان اپنے کام میں گم تھا۔ایک کے بعد ایک کال آرہی تھی لیکن وہ اُٹھا نہیں رہا تھا۔

کام ختم کرنے کے بعد وہ کرسی سے ٹیک لگا کر گہری سوچ میں گم ہو گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر فون دوبارہ بجا

اُس نے جھنجھلا کر اُٹھایا۔

اگلے ہی لمحے...

اس کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا۔

چھوڑو مجھے! جانے دو! کیوں اغوا کیا ہے مجھے؟ میں نے تم لوگوں کا کیا بگاڑا ہے؟ چھوڑ دو مجھے!"...

وہ چیخ چیخ کر بول رہی تھی۔

اچانک اس کی نظر سامنے کھڑے شخص پر پڑی اور اُس کے پیروں تلے زمین نکل گئی۔

"اویس...ت-...تم"

اویس نے آگے بڑھ کر ایک سرد، خوفناک مسکراہٹ کے ساتھ کہا

کیسی ہو عروہ...؟دیکھونا،اب تم نے اپنا کیا حال بنالیاہے۔

اگر پہلے ہی میری بات مان لیتی...تو یہ سب کچھ نہ ہوتا"۔

" گھٹیاانسان !"

عروہ چیخی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اویس نے غصے میں میز اپر ہاتھ مارا۔

"مجھ پر چِلاؤمت !آواز نیچی رکھو...زبان نکال دوں گا تمہاری

"تم انتہائی پنچ قسم کے انسان ہو!انسان نہیں،جانور ہو

اویس کا زوردار قہقہہ پورے کمرے میں گونجا

تمہاری وجہ سے بلال مجھے چھوڑ کر چلا گیا!میرا سچا دوست تھا

عروہ سہم کر پیچھے ہٹ گئی۔

اویس کی آنکھیں لال ہو گئیں، مگر اگلے ہی لمحے اُس کا چہرہ بدلنے لگا

وہ نرم پڑا، عجیب سا پاگل پن جھلکنے لگا۔

وہ آہستہ آہستہ اُس کے قریب آیا۔

عروہ خوف سے کپکپا گئی۔

"پیچھے ہو! مجھ سے دور رہو! کیا بکواس کر رہے ہو

اویس نے آنکھیں تنگ کر کے گھورا

"اوہ... تو اب بھی وہی حوصلہ ہے

"مجھے جانے دو!! ابھی کے ابھی چھوڑو

اویس نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا

"چھوڑ دوں گا... لیکن پہلے تمہارے اُس کزن کو آنے تو دو۔

اُسے ہر کام میں ٹانگ اڑانے کا بہت شوق ہے نا؟

اس رات کے بعد سے بلال نے مجھ سے رابطہ نہیں کیا... تمہیں پتا ہے؟ وہ غائب ہے۔

کوئی سراغ نہیں"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عروہ کی چیخ رک گئی۔

"مجھے نہیں پتا بلال کہاں ہے...اور تم... تم عالیان کو کیسے جانتے ہو

اچھا... تو اُس کمینے کا نام 'عالیان' ہے

عروہ کے دل کی دھڑکنیں رکنے لگیں۔

"تم کرنا کیا چاہتے ہو...؟"

وہ کانپتے ہوئے بولی۔

تم کچھ بھی نہیں کر سکتے

اویس نے آنکھ ابرو اٹھا کر طنز کیا:

"واہ... تمہیں اس پر بڑا یقین ہے لگتا ہے"۔

عروہ نے بے دھڑک کہا

"ہاں! خود سے بھی زیادہ"

اویس کے اندر کا جنون اب حد سے باہر ہونے لگا۔

اُس نے غصہ دباتے ہوئے گارڈز کو اشارہ کیا

"اس کی سخت نگرانی کرو۔ کہیں نہ بھاگنے پائے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عالیان آج معمول سے کہیں زیادہ تیز گاڑی چلا رہا تھا۔اس کے ہاتھ اسٹیئرنگ پر مضبوطی سے جمے ہوئے تھے اور ماتھے پر واضح گھبراہٹ کی لکیر ابھر آئی تھی۔وہ ڈرا ہوا تھا...ہاں، وہ کسی اور کے لیے نہیں بلکہ صرف عروہ کے لیے پریشان تھا۔

وہ کال...وہ تصاویر...وہ دھمکی...

کوئی بھی اُس کی چیز کو ہاتھ لگائے، عالیان کو یہ کبھی منظور نہیں تھا۔

وہ چاہے خود یہ شادی نہ چاہتا ہو، مگر امی نے جب بتا دیا تھا کہ بات طے ہو چکی ہے، تو اب پیچھے ہٹنا ممکن ہی نہیں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

چاہے وہ مانے یا نہ مانے...

چاہے وہ تسلیم کرے یا نہیں...

عروہ اُس کی تھی—اور یہ بات اس کے دل نے آج پہلی بار ماننے میں دیر نہیں لگائی۔

عروہ کافی دیر سے اپنے پیچھے بندھے ہاتھوں کی رسی کو کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔

رسی اب کچھ حد تک ڈھیلی ہو چکی تھی۔

اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے...آنسو مسلسل اس کے گالوں پر بہہ کر فرش پر گر رہے تھے۔

وہ تیزی سے سانس لے رہی تھی...ہچکیاں لے کر بار بار اپنے رب کو پکار رہی تھی۔

"یااللہ... یااللہ میری مدد کر... میرے علاوہ یہاں کوئی نہیں...

ایک توبہ

وہ لڑکی جس نے حال ہی میں سچی توبہ کی تھی،

جس نے دوبارہ قرآن کی آیتیں یاد کرنی شروع کی تھیں...

آج وہ سب آیات اسے ایک ایک کر کے یاد آرہی تھیں۔

7. سورۃ طٰہٰ—آیت

"وَإِن تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى"

"اور اگر تم بات اونچی آواز سے کہو (تو بھی کوئی بات نہیں)، وہ تو چھپی ہوئی بلکہ اس سے بھی زیادہ پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے"

آیت پڑھتے ہوئے عروہ کا دل ٹوٹا نہیں،

بلکہ مضبوط ہو گیا

وہ ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی، بے بس ہو کر اپنے رب سے مدد مانگ رہی تھی۔

دل میں بار بار وہی آیت دہرا رہی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

46. سورۃ طٰہٰ، آیت

"لَا تَخَافَا اِنَّنِیْ مَعَكُمَاۤ اَسْمَعُ وَ اَرٰی"

(ڈرو نہ، بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں، سنتا بھی ہوں اور دیکھتا بھی ہوں)

اسی آیت نے اس کے دل کو تھوڑی سی تسلی دی ہوئی تھی۔

آدھی رات تھی۔

اُس کی آنکھ ابھی تھوڑی دیر ہی لگی تھی کہ اچانک سے وہ چونک کر اٹھ بیٹھی۔

اس نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ کی رسی پوری طرح سے ڈھیلی ہو چکی تھی۔

سامنے بیٹھا ہوا آدمی گہری نیند میں ڈوبا ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عروہ نے موقع کا فائدہ اٹھایا۔

ہلکے قدموں سے وہ باہر نکلنے کا راستہ تلاش کرنے لگی۔

کیونکہ جب اسے لایا جا رہا تھا وہ بے ہوش تھی، اسے پتا ہی نہیں تھا کہ وہ کس جگہ ہے۔

جیسے ہی وہ کمرے سے باہر نکلی، اسے دور کہیں روشنی سی دکھائی دی اور وہ اسی طرف بھاگ پڑی۔

اُس کی بھاگنے کی آواز سن کر وہ آدمی بھی جاگ گیا اور اس کے پیچھے بھاگا۔

عروہ پوری قوت سے بھاگ رہی تھی۔

"یااللہ... یااللہ... میری مدد فرما... تو ہر جگہ موجود ہے... بس یہاں بھی میری مدد فرما"...

وہ اس عمارت سے نکل کر باہر آئی تو سامنے دو راستے تھے۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کس طرف جائے۔

اس نے ایک لمحہ کے لیے آنکھیں بند کیں اور فیصلہ اللہ پر چھوڑ دیا، پھر سیدھا آگے کی طرف بھاگ گئی۔

اچانک اسے گاڑی کے رکنے کی آواز آئی۔

شدید روشنی اس کی آنکھوں پر پڑی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ آنکھوں کو ڈھانپ کر رک گئی

اسے نہیں پتا تھا کہ آگے کون ہے۔

اسلم صاحب، ہماری بیٹی ابھی تک نہیں آئی... وہ کبھی اتنی دیر نہیں کرتی... خدا کے لیے کچھ کریں... میری بچی کہاں ہے..."

اس کی ماں کی آواز تھر تھر کانپ رہی تھی۔

تبھی دروازہ کھلا اور سکندر صاحب اندر آئے۔

ان کے چہرے پر پریشانی صاف نظر آ رہی تھی

گاڑی رکی۔

عالیان نے سامنے دیکھا

اور اس کے قدم جیسے زمین میں دھنس گئے۔

عروہ...

اس حالت میں...

بے جان سی...

اس کی گاڑی کے سامنے کھڑی۔

وہ ایک لمحہ ضائع کیے بغیر گاڑی سے اترا۔

"عروہ — عروہ تم ٹھیک ہو؟ دیکھو میری طرف... کیا ہوا تمہیں

عروہ نے کانپتے ہوئے اس کی طرف دیکھا...

جیسے اس نے کسی امید کو دیکھا ہو۔

اور پھر اچانک وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

عروہ کا رونا عالیان کے دل کو کاٹ رہا تھا

پیچھے سے وہ آدمی بھاگتا ہوا آیا

مگر عالیان نے گاڑی ریورس کی اور پوری رفتار سے وہاں سے نکل گیا۔

پورا راستہ دونوں خاموش رہے۔

نہ عالیان نے کچھ پوچھا، نہ عروہ نے کچھ بتایا۔

صرف ایک خاموشی تھی...

اور اس خاموشی میں عروہ مسلسل آنسو بہا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کافی دیر بعد عروہ نے خاموشی توڑی۔

"عالیان..."

اس کی آواز ٹوٹی ہوئی تھی۔

عالیان نے سڑک سے نظریں ہٹائے بغیر ہلکے سے کہا

"ہمم

"عالیان...

I love you."

عالیان کو لگا جیسے اس نے غلط سنا ہو۔

اس نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

وہ باہر دیکھ رہی تھی اور ایک عجیب سی سکون بھری خاموشی اس کے چہرے پر تھی۔

عالیان کچھ کہنے لگا تھا کہ عروہ نے فوراً بات کاٹ دی۔

"عالیان، میں تم پر کوئی پریشر نہیں ڈالوں گی۔

یہ صرف میری فیلنگز ہیں۔

تمہیں اس کے بارے میں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مجھے پتا ہے تم مجھے پسند نہیں کرتے

اور شاید... تمہاری امی نے عائشہ کا رشتہ تمہارے لیے سوچا ہوا ہے

اسے حیرت تھی کہ عروہ کو علم ہی نہیں تھا کہ اس کی امی نے اُسی کا ہاتھ مانگا ہے۔

عروہ نے تھوڑا سا دھیمی آواز میں پھر کہا

"عائشہ مجھے بالکل پسند نہیں...

لیکن پھر بھی...

میں کبھی تمہیں ان کمفرٹیبل نہیں کروں گی۔

تمہاری شادی ہو گی تو میں وہاں آؤں گی۔

یہ... صرف ایک طرفہ ہے"۔

عالیان اُس کی باتوں پر ہنس پڑا۔ وہ زور سے نہیں ہنسا تھا، لیکن دل ہی دل میں بہت ہنس رہا تھا۔ وہ اُس کی باتوں پر حیران بھی تھا کہ یہ کیا بول رہی ہے۔ شاید عالیان کو اب یہ سب بُرا نہیں لگ رہا تھا، کیونکہ وہ اُسے کبھی بُری نہیں لگتی تھی۔ شاید اپنی فیلنگز چھپانا اُس کی عادت تھی، وہ سب کچھ ماننا نہیں چاہتا تھا... لیکن شاید اب ماننے لگا تھا۔

گھر پہنچنے کے بعد جب وہ گاڑی سے اُتر رہے تھے تو عالیان نے اُسے آواز دی،

"میری شادی عائشہ سے نہیں ہو رہی... اور نہ ہی اب کبھی ہو سکتی ہے"۔

عروہ نے اُسے حیرانی سے دیکھا ہی تھا کہ اتنے میں گھر کا دروازہ کھلا اور عروہ کی امی روتے ہوئے باہر آئیں۔

"میری بیٹی! تم ٹھیک ہو؟ تمہیں کچھ ہوا تو نہیں؟"

"امی میں ٹھیک ہوں، آپ پریشان نہ ہوں۔ چلیے اندر"۔

وہ اندر جاتے ہوئے بھی عالیان کی باتوں کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عالیان بیڈ پر لیٹا ہوا تھا اور آج عروہ کی ساری باتیں یاد کر کے مسکرا رہا تھا۔

دروازے پر دستک ہوئی۔

"عالیان بیٹا؟"

"جی امی، آجائیں... آپ سے کیا پردہ"۔

"بیٹا، عروہ کیسی ہے؟"

"جی ٹھیک ہے امی"۔

"اچھا تو بیٹا، پھر تم نے کیا سوچا"؟

کمرے میں چند لمحے خاموشی چھا گئی۔ باہر موسم بدل رہا تھا، ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔

کچھ دیر بعد عالیان بولا

"امی... میں شادی کروں گا عروہ سے۔ قبول ہے مجھے"۔

امی کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ وہ اٹھیں اور پیار سے اپنے بیٹے کا ماتھا چوم لیا۔

"امی... کیا آپ نے عروہ سے پوچھا؟" عالیان نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"بیٹا، سلمہ نے بتایا ہو گا۔"

عالیان نے آہستہ سے سر ہلا دیا۔

۔

☆☆☆

عائشہ !اِدھر آؤ

"کیا ہوا امی؟"

"مجھے سلمہ نے بتایا ہے کہ عالیان کی امی نے عروہ کا ہاتھ عالیان کے لیے مانگا ہے"۔

"یہ...یہ کیا کہہ رہی ہیں امی؟آپ نے تو کہا تھا وہ میرا رشتہ مانگیں گے !پھر یہ سب کیا ہے؟"

"مجھے کیا پتہ ؟مجھے تو آج پتا چلا ہے"۔

"امی!ایسا نہیں ہو سکتا !عالیان کو وہ لڑکی بُری لگتی ہے

"سلمہ نے بتایا ہے کہ عالیان نے ہاں کردی ہے"۔

عائشہ ہکا بکا اپنی امی کو دیکھتی رہ گئی۔

"عروہ، مجھے تم سے بات کرنی ہے۔"

"جی امی؟"

"تمہاری مامی نے تمہارا رشتہ مانگا ہے عالیان کے لیے"۔

نولز کلب
Clubb of Quality Content

عروہ نے حیرت سے امی کو دیکھا۔

"یہ کب ہوا امی؟"

"یہ تمہارے اغوا ہونے سے پہلے۔"

"اور...عالیان نے کیا کہا؟"

"وہ مان گیا ہے، بیٹا"۔

یہ سنتے ہی عروہ حیرت میں ڈوب گئی۔اُسے یقین نہیں آرہا تھا۔اُس نے سمجھ لیا کہ اس رات عالیان وہ بات کیوں کر رہا تھا۔

"امی...کیا آپ سچ کہہ رہی ہیں؟"

"ہاں بیٹا، میں سچ کہہ رہی ہوں۔تم بتاؤ تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں؟"

"نہیں امی...مجھے کوئی اعتراض نہیں"۔

عروہ دل ہی دل میں بہت خوش تھی۔

"سلمہ! میں چاہتی ہوں عالیان کے جانے سے پہلے ان دونوں کا نکاح ہو جائے۔تم کیا کہتی ہو؟"

ٹھیک رہے گا۔رخصتی بعد میں کر لیں گے، عروہ کی پڑھائی بھی باقی ہے۔ہاں"

"ٹھیک ہے، پھر تم بھی بات کر لینا۔میں سکندر سے بات کر لیتی ہوں"۔

"سکندر صاحب، میں نے سلمہ سے بات کر لی ہے۔عالیان اور عروہ دونوں راضی ہیں۔ہم نے سوچا ہے کہ ابھی نکاح کر دیتے ہیں، ویسے بھی عالیان جانے کے بعد بہت مصروف ہو جائے گا"۔

"ٹھیک ہے۔پھر اس جمعہ کی تاریخ رکھ دیتے ہیں۔عالیان سے پوچھ لو، اور وہاں بھی بتا دو کہ انہیں کوئی اعتراض نہ ہو۔میں بھی اسلم سے بات کر لیتا ہوں"۔

"جی ٹھیک ہے"۔

عروہ، تمہارا نکاح اس جمعہ کو ہے۔

"امی! اتنی جلدی؟"

"ہاں، تمہارے ماموں نے کہا ہے کہ عالیان ابھی واپس جائے گا تو دوبارہ آنا مشکل ہو گا، اسی لیے جلدی کر رہے ہیں"۔

امی... لیکن تھوڑا سوچنے کا وقت تو دیتیں!"

"بیٹا، کیا سوچنا ہے؟ تمہیں رشتہ قبول نہیں؟"

"نہیں امی، ایسی بات نہیں... بس ایسے ہی کہہ رہی تھی"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

امی کے جانے کے بعد عروہ نے فوراً فون اٹھایا اور مریم کو کال ملائی۔

"مریم! تمہیں پتہ ہے کیا ہوا ہے

چونکہ مریم سے کل سے بات نہیں ہوئی تھی اور عُروہ یونیورسٹی بھی نہیں گئی تھی، اس لیے

مریم کو کچھ معلوم نہیں تھا۔

"کیا ہوا ہے؟" مریم نے بے دلی سے پوچھا۔

"یار اگر تم ایسے پوچھو گی تو مجھے بتانے میں مزہ نہیں آئے گا!"

مریم نے اونچی آواز میں کہا، "عروہ! کیا ہوا ہے؟"۔

"اچھا اچھا...اب بس بھی کرو، اتنا بھی نہیں کہا تھا! سنو میرا نکاح ہے اس جمعہ کو...

دوسری طرف سے چیخ جیسی آواز آئی:

یہ کیا بول رہی ہو تم

اب عروہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ چیخ خوشی کی تھی یا حیرت کی۔

"عروہ، تم بھاگ رہی ہو؟" مریم نے غصے سے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو؟ میرے ماں باپ نے رشتہ پکا کیا ہے

"اچھا اچھا... مجھے لگا شاید... چھوڑو، بتاؤ تو سہی کس کے ساتھ؟"

"مممم... عالیان سکندر کے ساتھ"۔

"ک... کیاااا؟ تم کیا کہہ رہی ہو! پاگل ہو گئی ہو"

"کیوں؟ میں کیوں پاگل ہو گئی؟ میری امی نے بتایا کہ ماموں نے رشتہ مانگا تھا اور عالیان نے

ہاں کر دی ہے۔ میں بہت خوش ہوں

اور ہاں، ایک اور بات بھی ہے"...

کیا؟

"یہی کہ میں، عروہ اسلم... عالیان سکندر کو پسند کرتی ہوں"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیا؟" مریم حیران رہ گئی۔

"ہاں، یہ سچ ہے مریم۔ مجھے اُس رات سمجھ آ گیا تھا،

عروہ! تم نے قسم کھائی ہے مجھے ہارٹ اٹیک دینے کی؟ یہ سب تم مجھے اب بتا رہی ہو

"ہاں یار... بس میں تھوڑی مصروف تھی۔ اچھا چلو، بعد میں بات کرتی ہوں"۔

"احمد، میں جب آؤں گا تو اس بارے میں تفصیل سے بات کریں گے۔"

"یار عالیان، تیرا نکاح ہو رہا ہے؟ مبارک ہو!"

"ہاں، ہو رہا ہے... لیکن اس بارے میں تمہارے علاوہ کسی کو پتا نہیں چلنا چاہیے۔"

"ہاں ٹھیک ہے، فکر نہ کر۔ ہماری بھابی کا کسی کو پتہ نہیں چلے گا۔ اچھا ویسے نکاح کب ہے؟"

"تمہیں اس سے کیا؟"

"یار کبھی تو بتا دیا کر، ہر بات ہمیشہ چھپاتا رہتا ہے!"

"اچھا چل، میں فون بند کر رہا ہوں——"

"نہیں، سن تو——"

لیکن عالیان نے فوراً فون بند کر دیا،

اور ہمیشہ کی طرح احمد وہیں کا وہیں رہ گیا... حیران اور ادھورا سا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"صاحب... آپ سے ملنے آیا ہے کوئی۔"

"اس وقت کون آیا ہے؟" اس نے رعب دار آواز میں پوچھا۔

"وہ... وہ ہمارا پرانا باورچی آیا ہے۔"

"وہ یہاں کیا کر رہا ہے؟

کچھ لمحوں کے لیے کمرے میں گہری خاموشی چھا گئی۔

اچانک ایک زوردار قہقہہ پورے کمرے میں گونج۔

"اچھا...تو وہ کس لیے آیا ہے؟ میں جان گیا ہوں۔

بلاؤ اسے اندر"۔

دروازہ کھلا،اور پھر آہستہ سے بند ہوا۔

ایک بڑا سا حجرہ تھا——بیچ میں چارپائی،ایک طرف چھوٹی میز،اور دوسری طرف پرانی مگر چمکائی ہوئی بندوقیں رکھی تھیں۔

چارپائی پر **چودھری اعظم خان** بیٹھا تھا۔چہرے پر سختی،آنکھوں میں غرور،اور ہاتھ میں سلگتی ہوئی سگریٹ۔

وہ سامنے آئے شخص کو اوپر سے نیچے تک تکتے ہوئے طنزیہ بولا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہاں،بتاؤ...کیا ہوا

بوڑھا باورچی ہچکچایا،لڑکھڑایا۔

"س...صاحب...میں...میری بیٹی...وہ کہیں گم ہو گئی ہے۔بہت ڈھونڈا...ہر جگہ...پھر یہاں آیا ہوں"۔

چودھری نے سگریٹ کی راکھ جھاڑی۔

"تو کیا مطلب ہے؟ میں نے اغوا کیا ہے اسے

"نہ... نہیں صاحب! میں تو بس... پوچھ رہا تھا..."

"چپ! فضول بات بند کر— نکل جا یہاں سے، ورنہ مارا جائے گا"!

بوڑھا فوراً گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔

"صاحب خدا کے لیے! میری بیٹی کو... چھوڑ دیں"!

چودھری نے سختی سے پاؤں جھٹکے، اسے پیچھے گرا دیا۔

یہ میرا علاقہ ہے۔ یہاں حکم بھی میرا چلتا ہے اور فیصلہ بھی میرا ہوتا ہے۔

چودھری کے اشارہ کرنے پر چند آدمی باہر گئے

اور کچھ لمحوں بعد باورچی کی بیٹی کو اندر لائے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ خوف کے مارے کپکپا رہی تھی، چیخ رہی تھی

"بابا! مجھے بچائیں

بوڑھا باپ بے بسی میں زمین پر گر گیا۔

اس کے رونے میں ایک باپ کا سارا درد چھلک رہا تھا۔

چودھری نے سفاکی سے کہا

"تو وفادار رہا ہے... آج بدلے میں تُجھے کچھ دکھا بھی دیتا ہوں"

وہ اس کی طرف بڑھا کچھ دیر بعد چیخوں کی گونج پورے حجرے میں بھر گئی۔

سارہ پر وہ ظلم ڈھایا گیا جس نے اس کی روح کو چیر کر رکھ دیا تھا——ایسا ظلم جسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔اس کی چیخیں دیواروں سے ٹکراتی رہیں، مگر کوئی اس کی مدد کو نہ آیا

بوڑھا باپ یہ سب برداشت نہ کر سکا

اور وہیں دم توڑ گیا۔

جب——سارہ——کو ہوش آیا تو سب سے پہلے اس نے اپنے باپ کو دیکھا۔

سارہ زارو قطار رونے لگی۔

"بابا...اٹھیں نا...بابا...میں اکیلی کیسے رہوں گی"؟

وہ سسکتی رہی،اللہ سے فریاد کرتی رہی

دل میں صرف ایک ہی آگ جل رہی تھی

بدلے کی آگ۔

دروازہ کھلا۔چودھری اندر آیا،طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ:

"ہائے ہائے...بیچاری باپ کا سوگ منا رہی ہے؟

اب کیا ہوا؟صبح تو بڑی تیز زبان چل رہی تھی"!

ناول کلب
Clubb of Quality Content

اچانک——

کمرے میں شیشے ٹوٹنے کی آواز گونجی۔

سارہ نے ایک بوتل اس کے سر پر دے ماری، اور موقع پاتے ہی بھاگ نکلی۔

چودھری کے آدمیوں نے پیچھا کیا——

اور ایک تیز گولی کی آواز آئی۔

سارہ وہیں گر گئی...

اس کی کہانی، اس کی سانس، اس کی زندگی——

ایک لمحے میں ختم ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اس کا بھائی دُور کونے میں چھپا بیٹھا یہ سارا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا، مگر بے بسی کے مارے کچھ بھی نہ کر سکا۔"

اس کی آنکھوں سے آنسو بہتے رہے،

اور دل میں انتقام کی آگ سلگتی رہی۔

ظلم اگر طاقت بن کر اُبھرے

تو دعا مظلوم کی تلوار بن جاتی ہے۔

دنیا کے فرعون جتنے بھی بڑے ہوں

انجام ہمیشہ موسیٰ کے حصے میں آتا ہے

-

☆☆☆

وہ سفید رنگ کا جوڑا، جس کے اوپر گولڈن نگوں کا کام ہوا تھا... سفید جوڑے پر لال دوپٹہ اسٹائل سے سیٹ کر کے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ وہ بلا کی حسین لگ رہی تھی۔ وہ بہت خوش تھی۔ آخر وہ دن آ ہی گیا تھا جب وہ اپنا نام عالیان کے ساتھ لیتے ہوئے سنے گی۔ وہ خوشی سے پوری رات نہیں سوئی تھی۔

"یار مریم، ایک کافی منگوا دو میرے لیے، نیند آ رہی ہے۔ خوشی کے مارے پوری رات نہیں سوئی۔"

مریم اُس کے ساتھ پارلر گئی تھی۔

"ہاں، منگوادیتی ہوں۔ لیکن عروہ ایک بات تو ہے..."

"کیا؟" عروہ نے پوچھا۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو، بالکل شہزادی جیسی۔ بہت روپ آیا ہے، ماشاءاللہ

عروہ شرمانے لگی، اُس کے سرخ گال اور بھی لال ہو گئے۔

"اچھا اچھا بس کرو، پتا ہے مجھے۔ اچھا لگ رہی ہوں۔ اب نظر نہ لگا دینا

" نظر لگے تمہارے دشمن کو

دونوں کی آنکھیں ملیں اور وہ دونوں ہنسنے لگیں۔

"اچھا، گاڑی کب آئے گی؟ کہاں لے کر گیا ہے وہ گاڑی؟ میرا ویٹ نہیں کیا ڈرائیور نے؟"

"وہ کچھ چیزیں لینے گیا ہے"۔

"عالیان بیٹا جلدی کرو

"امی، ایسا نہیں ہو سکتا۔ اتنی ارینجمنٹ کی کیا ضرورت تھی؟"

"چپ کرو اور جلدی تیار ہو جاؤ۔ سیدھے طریقے سے! دلہن اب تک تیار بھی ہو گئی ہو گی اور

یہاں دلہا ویسے ہی بیٹھا ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عالیان براسامنہ بنا رہا تھا۔

"امی یہ کیا سوٹ ہے؟ مجھے نہیں پسند۔

"عالیان، اگر تم ابھی تیار نہیں ہوئے نا تو مجھے امی مت کہنا

بس یہ سننا تھا کہ عالیان فوراً تیار ہونے چلا گیا۔ وہ پوری دنیا کو چھوڑ سکتا تھا لیکن اپنی ماں کو نہیں۔

سفید رنگ کا کرتا پہن کر باہر نکلا۔ بال اسٹائل سے پیچھے کیے ہوئے تھے۔ وہ بہت پیارا الگ رہا تھا۔ اُس کی بھوری آنکھیں دھوپ میں چمک رہی تھیں۔

"واہ عالیان، کیا لگ رہے ہو!"

وہ پیار سے بولی۔

"بس آپی ایسا مت بولیں، میں شرمانے لگ جاؤں گا۔

اسلم کے گھر سب لوگ جمع تھے۔ اتنے میں گاڑی آئی اور گیٹ کے سامنے رکی۔

عروہ گاڑی سے اتری۔ مریم اس کے ساتھ تھی۔ وہ اسے آہستہ سے سہارا دے کر صوفوں کی طرف لے جا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دو صوفے آمنے سامنے تھے۔درمیان میں پھول لگے تھے جن کی وجہ سے دوسرا صوفہ صحیح نظر نہیں آرہا تھا۔

عروہ ایک صوفے پر بیٹھ گئی۔

"مریم..."

"ہاں بولو؟"

"دولہا کہاں ہے؟"

"آتا ہوگا، بڑی جلدی ہے تمہیں"

"اچھا؟ دولہا پہلے آتا ہے؟"

"خیر،اب تم آگئی ہو نہ"

وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

اتنے میں آواز آئی

" دولہا آگیا،دولہا آگیا

عروہ نے اپنا دوپٹہ ٹھیک کیا جس پر لکھا تھا

" عالیان کی دلہن"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عالیان آیا اور دوسرے صوفے پر بیٹھ گیا—— بالکل سامنے۔

عروہ کی سانسیں اوپر نیچے ہو رہی تھیں، اسے لگ رہا تھا اس کا دل باہر نکل آئے گا۔

وہ بار بار ہاتھوں سے پسینہ صاف کر رہی تھی۔

مولوی صاحب کچھ پڑھ رہے تھے مگر عروہ کچھ نہیں سن پا رہی تھی۔

عالیان سکندر ولد ارسلان سکندر، کیا آپ کو اُروی اسلم بنت اسلم شاہ کے ساتھ نکاح قبول ہے"۔

عالیان خاموش رہا۔

عروہ نے پہلی بار اوپر دیکھ کر اسے دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ صرف اُسے دیکھ رہا تھا—— بول کیوں نہیں رہا تھا

مولوی صاحب نے دوبارہ پوچھا۔

"عالیان سکندر، کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے"

عالیان نے عروہ کو دیکھا، پھر سر نیچے کرتے ہوئے پوچھا

"اگر میں بولوں... نہیں... تو پھر کیا ہو گا

عروہ کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔

وہ کانپنے لگی۔

یااللہ... یہ کیا بول رہا ہے

سکندر صاحب پاس آئے اور بولے

"بیٹا... ہاں کہو"۔

"قبول ہے

اب سوال عروہ سے ہو رہا تھا۔

اُس کا دل چاہا کہ وہ بھی کچھ ایسا ہی بولے... لیکن وہ نہیں کر سکی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا آپ کو نکاح قبول ہے؟"

"ج... جی... قبول ہے"۔

دستخط کرنے کے بعد عالیان اٹھا، سب سے ملا، اور بھاگنے لگا۔

"کہاں جا رہے ہو؟" سکندر صاحب نے پکڑا۔

"بابا کام ختم... اب کیوں رکوں؟"

"چپ چاپ یہیں کھڑے رہو"

"عالیان، جا کر اس کا گھونگٹ اٹھاؤ"

"کیا؟ نہیں! کبھی نہیں"

"عالیان!" اس کی بہن نے گھور کر کہا۔

وہ مجبور آگیا۔

وہ تو پہلے ہی اس کے لال دوپٹے پر اپنا نام دیکھ چکا تھا۔

اب آہستہ سے گھونگٹ اٹھانے لگا۔

"ماشاءاللہ"

لفظ اُس کے منہ سے خود نکل گیا۔

عروہ نے سر اٹھایا، دونوں کی نظریں ملیں۔

ایک لمحے کے لیے وقت رک گیا۔

پھر عروہ نے حیا سے نظریں جھکا لیں۔

"مبارک ہو..." عالیان نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

عروہ نے جاتے ہوئے اسے دیکھا——وہ واقعی بہت اچھا لگ رہا تھا۔

وہ دونوں لانچ میں بیٹھے ہلکی پھلکی باتیں کر رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"عالیان..." عروہ نے آواز دی۔

"ہمم، بولو۔"

"وہ جو تم نے مجھے دیکھ کر ماشاءاللہ کہا تھا... کیا سچ میں میں بہت اچھی لگ رہی تھی"؟

"اچھا وہ... وہ تمہیں لگا تمہاری خوبصورتی دیکھ کر بولا ہے؟" وہ ہنستے ہوئے بولا۔

"میں تو تمہیں دیکھ کر ڈر گیا تھا"۔

عروہ کا موڈ فوراً خراب ہو گیا۔

"بہت بُرے ہو تم، عالیان۔ ابھی تو مذاق نہ اڑاؤ، بیوی ہوں تمہاری—— کوئی ایسے بات کرتا ہے؟ بہت بُرے ہو"!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عروہ نے دوسری طرف منہ موڑ لیا۔

عالیان ویسے ہی بیٹھا رہا، چہرے پر بغیر کسی تاثر کے۔ اُس کا چہرہ صاف بتا رہا تھا کہ اُسے کوئی فرق نہیں پڑا۔

کچھ دیر جواب نہ ملنے پر عروہ واپس سیدھی ہوئی۔

"عالیان، تم سچ میں بہت بُرے ہو۔ تم ہمیشہ سے ایسے تھے؟ کبھی تو سیدھے منہ بات کر لیا

کرو۔اگرمیں پسند نہیں تھی توشادی کیوں کی؟تمہیں تو میں بہت بُری لگتی ہوں نا؟اور نکاح کے وقت تم کیا کرنا چاہ رہے تھے،ہاں؟مزے لے رہے تھے"؟

"عروہ،بس کردو۔کتنا بولتی ہو!مجھ سے اب ایک بات اور نہ کرنا،ورنہ میں شرافت سے جو یہاں بیٹھا ہوں،اٹھ کر چلا جاؤں گا

U KNOW WHAT!

تمہارا مسئلہ یہ ہے کہ تم ہر بات کو بہت کھینچتی ہو"۔

"مجھے میرے سوال کا جواب نہیں ملا،عالیان سکندر!"عروہ نے غصے سے کہا۔

عالیان نے اُس کی طرف دیکھا۔

"کیا پوچھنا چاہتی ہو

اب وہ پوری طرح اُس کی طرف متوجہ ہو کر بولی

نکاح کیوں کیا اگر میں پسند نہیں تھی"

عالیان سنجیدہ ہو گیا۔

"الزام سے بچنے کے لیے... مجھ پر یہ الزام لگایا جارہا تھا کہ میں عائشہ کے ساتھ بھاگ کر شادی کرنے والا ہوں،اور یہ سب عائشہ ہی کا کیا دھرا تھا۔میں نے شادی سے بچنے کی کوشش کی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مگر تم آخری آپشن تھیں۔

اور میری زندگی میں تم ہمیشہ آخری آپشن کی حیثیت رکھتی ہو۔

اس لیے اپنی اس فیری ٹیل سے باہر آجاؤ—میں کوئی آئیڈیل ہسبنڈ نہیں بننے والا۔

تم خود راضی ہوئی تھی مجھ سے شادی کرنے کے لیے، تو اب اس میں میری کوئی غلطی نہیں"۔

وہ انتہائی سنجیدگی سے بول رہا تھا۔

اُس کی بھوری آنکھیں بے تاثر اور بالکل خالی تھیں۔

ہاں...وہ نکاح کے بعد ہوا میں اُڑ رہی تھی، ایک فیری ٹیل میں جی رہی تھی—یہ سمجھے بغیر کہ وہ اس کہانی کا ہیرو نہیں ہے۔

اس کہانی میں وہ اکیلی تھی۔

وہ سمجھ چکی تھی کہ یہ سب یک طرفہ ہے—صرف اُس کی طرف سے۔

"اب تمہاری مرضی...ان سب باتوں کے باوجود بھی تم میرے ساتھ زندگی گزارنا چاہتی ہو یا نہیں؟ جلدی فیصلہ کرنا، کچھ دنوں میں مجھے جانا ہے، پھر میں بہت مصروف ہو جاؤں گا"۔

عروہ اٹھی اور اپنا فراک پاؤں سے اوپر سنبھال کر جانے لگی۔

"بہت بے رحم ہو تم"۔

۔

☆☆☆

امی، مجھے کڑاہی بنانا سکھائیں پلیز

آج کیسے خیال آگیا کچن میں آنے کا، میڈم؟ آپ کی ماں ہے نا، نوکرانی نہیں —آپ جائیں

امی پلیز، میں اب آئی ہوں تو آپ کیوں چاہتی ہیں میں پھر سے واپس چلی جاؤں؟

امی... وہ... آپ کو تو پتا — نہیں، آپ کو کیسے پتا ہو گا — وہ عالیان کو کڑاہی پسند ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ بہت ہی شرمانے والے انداز میں بولی۔

"واہ واہ شوہر کے لیے سیکھنا ہے اس لیے... چلو، میرا نہیں، شوہر کا خیال تو آیا"

اچھا چلو، سب سے پہلا کام جو کڑاہی بنانے کے لیے ضروری ہے، وہ ہے اس چکن کو صاف کرنا۔"

وہ چکن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولیں۔

"ایو امی! میں یہ صاف نہیں کروں گی۔ کوئی صاف چکن نہیں ہے"؟

''بری بات ہے، ایسا نہیں بولتے ـــــ رزق ہے''!

''امی، آپ کام والی آنٹی سے صاف کروالیں نا''۔

''تم سیکھو گی نہیں''؟

''امی، آپ بنانا سکھائیں ـــــ دلواتو میں عالیان سے بھی لوں گی!''

وہ ہنستے ہوئے بولی۔

اسی لمحے فون بجنے کی آواز آئی۔

''ایک منٹ امی... عالیان کا فون ہے''۔

عروہ نے فون اٹھایا۔

دوسری طرف سے سلام کی آواز آئی۔

''وعلیکم سلام۔''

''کیسی ہو؟''

''ٹھیک ہوں۔''

''سب کیسے ہیں؟''

''وہ بھی ٹھیک ہیں۔''

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یونیورسٹی کیسی جا رہی ہے؟"

"بس ٹھیک"۔

وہ بس ایک سوال کرتا، اور وہ اُس ایک سوال کا ایک ہی جواب دیتی۔

"کوئی پریشانی تو نہیں؟"

"نہیں۔"

"کیا نہیں؟"

"یہی کہ سب کچھ ٹھیک ہے، کچھ نہیں ہوا۔"

"اچھا...کوئی بات کرنی ہے؟"

"نہیں"...

وہ کیا بولتی؟

کہ وہ اسے یاد کرتی ہے؟

یا یہ کہ وہ کب آئے گا

شاید ابھی وہ یہ باتیں کہنے کا حق نہیں رکھتی تھی۔

اتنی بے تکلفی نہیں تھی ان کے درمیان۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چلو ٹھیک ہے، پھر بعد میں فون کروں گا۔ خدا حافظ"۔

وہ ہمیشہ کہتا تھا بعد میں فون کروں گا

لیکن ہفتے میں ایک بار ہی فون کرتا تھا۔

آج بھی اس نے کافی دن بعد فون کیا تھا۔

سب کچھ اُس کے لیے ایک ڈیوٹی تھی، جو اسے نبھانی تھی۔

لیکن عروہ کے لیے سب کچھ الگ تھا۔

پھر بات وہی فیری ٹیل پر آجاتی تھی

اپنی کہانی میں وہ اور اُس کا ہیرو۔

لیکن اُس کا ہیرو اس کہانی میں آنا ہی نہیں چاہتا تھا۔

اب اس نے اس کہانی میں ہیرو بھی خود کو بنا لیا تھا۔

شاید وہ خود مختار ہو رہی تھی

آہستہ آہستہ اپنے فیصلے خود لینے لگی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ جب بھی فون کرتا، اسی طرح کے سوال پوچھتا——

روز ایک جیسے سوال۔

شاید اُس کے پاس بھی کہنے کو کچھ نہیں تھا۔

وہ واقعی بہت بور ہونے لگی تھی،

حالانکہ اس نے عالیان کے ساتھ وقت گزارا ہی نہیں تھا۔

پھر بھی اب اس کی محبت نے شدت پکڑ لی تھی۔

وہ اس سے دُور تھا، فون بھی کم کرتا تھا

یہ بات عروہ کو بہت دُکھ پہنچاتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

اس نے بہت سے آنسو اپنے دل میں اتار لیے۔

عروہ نے فون واپس میز پر رکھا

اور کچن میں چلی گئی۔

"عروہ، آج کل تم بہت خفا خفا لگ رہی ہو، کیا ہوا ہے

"کیا ہونا ہے مجھے؟"

وہ بہت بُری طرح بگڑی تھی۔

"یار، کیا ہو گیا ہے تمہیں؟ تم ایسی تو نہیں تھی"

بس یہی اُس کا کہنا تھا۔

اور عروہ کا غصے سے منہ لال ہو گیا۔

"کیوں مریم؟ کیا ہوا ہے مجھے؟ میں ایسی ہی ہوں۔ اگر تمہیں میرے ساتھ چلنا پسند نہیں آ رہا تو جا سکتی ہو۔ میں نے کوئی زبردستی نہیں کی کہ تم میرے ساتھ رہو

مریم کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ آخر اُس نے کون سی ایسی بات کہہ دی تھی جو عروہ کو بُری لگ گئی۔

وہ یہی سوچتی رہی، اور عروہ لائبریری کی طرف چلی گئی۔

وہ بہت دن بعد یونیورسٹی آئی تھی۔

عالیان کے جانے کے بعد وہ بہت اُداس ہو گئی تھی

لیکن وہ یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

مریم عروہ کے پاس آئی۔

''وہ دیکھو عروہ، ہِرا اور اُس کی دوستیں ادھر ہی آرہی ہیں''۔

''آنے دو...''

وہ بے پرواانداز میں بولی۔

''عروہ اسلم''

عروہ نے نظریں اوپر کر کے اُسے دیکھا۔

''کریکشن پلیز... عروہ عالیان سکندر''۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

''Ohhh...

مسز عالیان''

''ہاں، اب صحیح ہے۔ کیا کام ہے

''میں مبارک باد دینے آئی تھی۔ نکاح کی مبارک ہو''

''ہمم... شکریہ۔ مگر آپ کی مبارک میں نے قبول نہیں کی''۔

عروہ عالیان سکندر بہت ہی بدزبان ہو تم

صحیح بول رہی ہو۔میں نوبل ہو گئی ہوں جب سے میرے شوہر کا نام میرے نام کے ساتھ جُڑا

ہے

بس کبھی غرور نہیں کیا''۔

''تمہاری وجہ سے میرا بریک اپ ہوا تھا''

''اچھا؟تو یہ نیک کام میں نے انجام دیا تھا''

ہِرا کو شدید غصہ آگیا۔

''تم جیسی چیپ لڑکی میں نے آج تک نہیں دیکھی''

''اچھا؟تو اپنے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں چیپ ہوں،تو تم تھرڈ کلاس ہو

اور اس سے بُرا لفظ بھی تمہارے لیے کم ہے

وہ آنکھیں گھما کر اُس کے پاس سے گزرتی ہوئی چلی گئی۔

مریم حیران تھی۔

اُسے لگا کہ واقعی عروہ کو کچھ ہو گیا ہے۔

اسی وقت مریم کا فون بجا۔

نمبر دیکھ کر وہ تھوڑی گھبرا گئی، پھر آہستہ سے ایک طرف چلی گئی۔

وہ کچھ دیر وہیں کھڑی رہی،

ادھر اُدھر دیکھ کر فون پر کچھ باتیں کرتی رہی۔

دو تین بار اُس نے پیچھے مڑ کر عروہ کو بھی دیکھا تھا۔

''چلو، چلیں...'' مریم نے کہا۔

''ہاں مریم، ہم آڈیٹوریم چلتے ہیں۔ مجھے تھوڑا ریلیکس کرنا ہے۔ آج ویسے بھی کوئی کام نہیں ہے''۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

''نہیں یار، بہت لوگ ہوں گے وہاں''...

''کیوں؟ آج کیا ہے

''نہیں، آج کچھ خاص نہیں ہے۔ بس فاطمہ بی بی آئی ہیں، آج اُن کا لیکچر ہے۔ اسی لیے وہاں بہت رش ہو گا، کافی لوگ اُنہیں سننے آتے ہیں''۔

''چلو، گھر چلتے ہیں پھر...''

وہ کچھ سست لہجے میں بولی۔

''میرا موڈ ویسے ہی خراب ہے''۔

عروہ باہر نکلی تو سامنے اویس کو آتے دیکھا۔

وہ کہتی تو ہے کہ وہ ڈرتی نہیں،

لیکن دل میں کہیں نہ کہیں ڈر رہ ہی جاتا ہے۔

اُس دن کے بعد اویس نے اُسے تنگ نہیں کیا تھا،

لیکن پھر بھی اُس کے دل میں خوف تھا۔

وہ رُکی، پھر واپس مڑ گئی۔

''اوہ...ایک کام کرتے ہیں مریم، چلتے ہیں آڈیٹوریم''۔

''ہاں؟''

''کیا عروہ——''

وہ اُس کے پیچھے بھاگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ دونوں وہاں پہنچیں تو پہلے سے بہت سی لڑکیاں موجود تھیں۔

فاطمہ بی بی ابھی تک نہیں آئی تھیں۔

وہ آرام سے سب سے پیچھے جا کر بیٹھ گئیں۔

"لگتا ہے فاطمہ بی بی ابھی تک نہیں آئی ہیں؟"

مریم نے کہا۔

"ہاں..." عروہ نے جواب دیا۔

کچھ دیر بعد فاطمہ بی بی آچکی تھیں۔

وہ اسٹیج پر کھڑی ہو کر سب سے سلام دعا کر رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ بہت اچھی ہیں..."

"وہ ہماری عمر کی ہیں، لیکن ہم یہاں ہیں اور وہ وہاں ـــــ اسٹیج پر۔"

"وہ ایک اچھی لڑکی ہیں۔"

"وہ ہم سے زیادہ ـــــ نہیں ـــــ بہت زیادہ دین کو جانتی ہیں۔"

"کبھی کبھی میرا بھی دل کرتا ہے کہ میں بھی بیان دوں"...

اب وہ کسی اور ہی خیالوں میں تھیں،

کہیں دور چلی گئی تھیں

آسمانوں میں یا زمین کی گہرائیوں میں، کہاں تھیں وہ؟

مریم نے عروہ کو ہلایا۔

"عروہ... عروہ! کن خیالوں میں ہو تم

بیان شروع ہو چکا تھا۔

فاطمہ بی بی بول رہی تھیں

"میری پیاری بہنو،

آج میں کچھ زیادہ نہیں، بس پہلے کی طرح اس موضوع کو پھر سے چھیڑنا چاہتی ہوں

جس کا تعلق سیدھا روح سے ہے، ہمارے ایمان سے ہے،

ہماری توبہ کی شدت سے ہے۔

کہ ہم کتنے پُرعزم ہیں،

کتنی گہری ہے ہماری توبہ،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہمارا پچھتاوا کتنا مضبوط ہے

کیا وہ اُس عرشِ عظیم کو چھو سکتا ہے؟

کیا اس میں اتنی طاقت ہے کہ وہ اُس عرش تک پرواز کر سکے؟

آج ہم سب ایک سے ایک گناہ کرتے ہیں

اور بات یہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ

'ہم توبہ کر لیں گے، ہم معافی مانگ لیں گے'

لیکن کیا ہمیں اپنے اگلے لمحے کا پتہ ہے؟

کیا ہم جانتے ہیں کہ اُس لمحے کے بعد ہم زندہ بھی ہوں گے یا نہیں؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہم بس یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم توبہ کر لیں گے۔

آپ میں سے کون ہے جو توبہ کا اصل مطلب جانتا ہے؟

اُس کی گہرائی، اُس کا خوف؟

اب آپ سب کے ذہن میں یہ بات آ رہی ہو گی

خوف؟

توبہ کا کیسا خوف؟

یہاں خوف توبہ کے قبول ہونے کا ہے،

یہاں خوف خدا کا ہے،

یہاں خوف قبر کا ہے،

قیامت کے عذاب کا ہے،

اور ہر اُس چیز کا ہے جو ہمیں اپنے گناہوں کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے۔

لیکن یہ خوف صرف مومن کو ہوتا ہے

ایک سچا مومن،

جو خوفِ خدا رکھتا ہو۔

وہ شخص جو بچپن سے عقیدۂ آخرت پڑھتا آیا ہے،

جو اپنے آپ کو اس درندگی سے بچاتا ہے

وہی در حقیقت مومن ہے۔

وہ مومن جو تنہائی میں بھی

خدا کا، قبر کا، قیامت کا خوف رکھتا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

قرآن میں بار بار آتا ہے

'اپنے رب سے ڈرو'

اور پھر ایک جگہ یہ بھی آتا ہے

کہ تمہارا رب بڑا رحیم ہے، بڑا کریم ہے

لیکن ساتھ ہی اُس رحیم اور کریم رب کا خوف بھی رکھو۔

بے شک وہ رحم کرنے والا ہے،

معاف کرنے والا ہے...

وہ رب کہتا ہے"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

فاطمہ بی بی کی آواز بھرا گئی۔

انہوں نے خود پر قابو پایا اور پھر بولیں

"وہ کہتا ہے کہ

اگر تم زمین سے لے کر آسمان تک گناہوں سے بھرے ہوئے ہو

اور بس ایک بار دل سے توبہ کر لو

تو وہ رحیم رب معاف کر دیتا ہے۔

وہ رب،

جس کے بندے سارا دن گناہ کرتے ہیں

اور جب صبح اٹھتے ہیں

تو وہی رب اپنے فرشتوں کے ہاتھ اُن کے لیے رزق بھیجتا ہے۔

اللہ انتظار میں ہوتا ہے

کہ میرا بندہ کب مجھ سے مانگے گا،

کب میں اُس کی جھولی بھر دوں گا،

کب وہ لوٹ کر میرے پاس آئے گا۔

لیکن ہم...

ہم کب جاتے ہیں اُس کے پاس؟

وہ پانچ وقت ہمارا انتظار کرتا ہے

کہ میرا بندہ آئے گا،

مجھ سے کلام کرے گا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میرے آگے سجدہ کرے گا،

اور وہ مانگے گا جو اُس کی خواہش ہو

لیکن کون آتا ہے؟

کوئی نہیں۔

اس دنیا میں

گانے، فلمیں، ڈرامے، کلب، ریلیشن شپ،

زنا، ریپ، حرام کام

یہ سب کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

یہ نہ بھارت میں ہے،

نہ امریکہ میں،

نہ مغربی ممالک میں —

یہ ہمارے پاکستان میں ہیں،

وہ ملک

جس کی بنیاد ایک اسلامی ریاست پر رکھی گئی تھی...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں اس موضوع پر زیادہ بات نہیں کرنا چاہتی،

جیسا کہ آپ جانتی ہیں

یہ ایک حساس موضوع ہے"...

"اچھا، تو میں کہاں تھی؟

توبہ پر...

اب آپ کو سمجھ آ ہی گئی ہو گی کہ توبہ کا کیا مطلب ہے۔

دراصل توبہ اللہ اور انسان کے درمیان تعلق کو بہتر بناتی ہے

اور ان کے درمیان رشتے کو مضبوط کر دیتی ہے۔

Clubb of Quality Content

جیسا کہ میں پہلے کہہ رہی تھی کہ قرآن میں اللہ سے ڈرنے کا بھی حکم ہے۔

اسے ہم اس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ

اگر دل سے ڈر ختم ہو جائے

تو احترام بھی ختم ہو جاتا ہے۔

پھر بندہ بے باک ہو جاتا ہے،

اور اس کے بعد باغی بن جاتا ہے۔

پھر اسے دین میں نقص نظر آنا شروع ہو جاتے ہیں،

وہ ہر چیز کو بُرا سمجھنے لگتا ہے،

اس کا ذہن بند ہو جاتا ہے۔

پھر اسے صحیح بات بھی غلط لگتی ہے

اور آخر کار وہ سرکشی پھیلانے لگتا ہے۔

وہ ڈر بھول جاتا ہے

قبر کا خوف، جہنم کا خوف

سب کچھ بھول جاتا ہے۔

پھر وہ ہر گناہ بے باکی سے کرنے لگتا ہے۔

جیسے آج کل سوشل میڈیا پر لوگ

حرام تعلقات میں آکر

ایک دوسرے کے ساتھ تصویریں بنا کر

سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کرتے ہیں

وہ گناہ کر کے فخر محسوس کرتے ہیں...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بس، میں نے آپ لوگوں کا کافی وقت لے لیا ہے۔

اب میں صرف یہی کہنا چاہتی ہوں

"Repent before it's too late."

آڈیٹوریم اب خالی ہو چکا تھا اور عروہ کے ذہن میں ابھی بھی باتیں چل رہی تھیں۔ اسے احساس ہی نہیں ہوا کہ اس نے مریم کو کب جانے کا کہا اور فاطمہ بی بی کب چلی گئیں۔ وہ وہیں بے جان سی بیٹھی رہی۔ فاطمہ بی بی صحیح کہتی ہیں، ہم گناہ کرتے ہیں اور پھر فخر محسوس کرتے ہیں، ہم گناہ کر کے معافی کو بعد پر چھوڑ دیتے ہیں، لیکن ہمیں اس بات کا اندازہ نہیں ہوتا کہ ہم بعد میں ہوں گے بھی یا نہیں۔

وہ سب کچھ ٹھیک سمجھ رہی تھی اور دل ہی دل میں اللہ سے معافی مانگ رہی تھی۔ اسے یہ ساری باتیں بالکل درست لگ رہی تھیں۔ وہ ابھی تک اپنے گناہوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھی، وہ معافی کی طلبگار تھی، معافی چاہتی تھی۔ وہ یہ بات جانتی تھی، مگر اب اسے سمجھ آگیا تھا کہ اللہ معاف کر دیتا ہے اگر توبہ سچی ہو۔

وہ اب آڈیٹوریم سے باہر گیٹ کی طرف جا رہی تھی۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے، وہ کہاں جا رہی ہے۔

☆☆☆

عروہ صبح سے عالیان کو کال کرنے کی کوشش کر رہی تھی، لیکن کال نہیں لگ رہی تھی۔اُس دن کے بعد وہ تھوڑا بہتر محسوس کر رہی تھی۔اچانک اُس کی اسکرین چمکی اور اُس پر عالیان کی کال آ رہی تھی۔اُس نے جلدی سے فون اٹھایا۔

السلام علیکم عالیان۔

وعلیکم السلام۔

کیسے ہو عالیان؟

میں ٹھیک ہوں، بس اِن کچھ دنوں میں بہت مصروف تھا اس لیے فون نہیں کر سکا۔سب کیسے ہیں؟ ٹھیک ہیں؟

ہاں، سب ٹھیک ہیں۔

پھر خاموشی پھیل گئی۔کچھ دیر بعد دوسری طرف سے اُس کی میٹھی آواز آئی۔

تم کیسی ہو

عروہ کو اس بات پر رونا آ گیا، جو اُس نے بہت مشکل سے روک لیا۔ اپنی آواز صاف کرتے ہوئے بولی،

میں ٹھیک ہوں۔

ہمم......چلو اچھا ہے......کوئی——

عروہ نے اُس کی بات کاٹ دی۔

نہیں، کوئی بھی پریشانی نہیں ہے۔ تم بے فکر ہو جاؤ۔ جب بھی فون کرتے ہو یہی سوال ضرور پوچھتے ہو، آخر تمہیں کیوں لگتا ہے کہ میں پریشان ہوں

دوسری طرف خاموشی تھی، پھر آواز آئی۔

ہمم...تم ٹھیک لگ رہی ہو، چلو ٹھیک ہے۔

عروہ نے پھر اُس کی بات کاٹ دی۔

تم بس یہی پوچھنے کے لیے فون کرتے ہو

میں...میں بہت مصروف ہوں، بعد میں فون کروں گا۔

نہیں عالیان، تمہارے پاس دس منٹ بھی میرے لیے نہیں ہیں۔ تم جواب دے کر پھر چپ ہو رہے ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عروہ، تم کیا پوچھنا چاہتی ہو یہ میں جانتا ہوں۔ تم یہ پوچھنا چاہتی ہو کہ میں کب آؤں گا۔ میں جلد آؤں گا، اب بس دو ہفتے اور، پھر واپس آؤں گا۔ اور میں تمہاری خیریت کے لیے فون کرتا ہوں۔ یا یوں سمجھ لو، صرف تمہاری خیریت کے لیے۔ اپنی حفاظت کرنا اور خیال رکھنا۔ میں تمہارے خیالوں میں رہوں گا، باتوں میں بھی... اور تم... تم بھی میرے ذہن سے نہیں نکلو گی۔

خدا حافظ۔

وہ بدل گیا تھا۔ اُس کے الفاظ میں ٹھہراؤ، نرمی اور اپنا پن آگیا تھا۔ وہ ایسا نہیں تھا۔ عروہ حیران تھی کہ اُس نے اتنی آسانی سے کہہ دیا کہ وہ صرف اس کی خیریت کے لیے فون کرتا ہے۔ یہ ایک عام سی بات تھی، لیکن عروہ کے لیے نہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

عروہ... عروہ، میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔

میں تمہاری کہانی کا ہیرو ہوں، اور تم میری ہیروئن۔ میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔

اچانک سارا منظر بدل گیا۔

عروہ! جاؤ، اپنی جان بچاؤ... بھاگو یہاں سے، جاؤ

عالیان، میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتی

میں کیا کہہ رہا ہوں عروہ، چلی جاؤ!

منظر پھر بدل گیا۔

عروہ... عروہ...

بے حیائی... بے حیائی...

گناہ کر کے فخر محسوس کرنا...

اب میں صرف یہی کہنا چاہتی ہوں

repent before it's too late."

دروازے پر دستک ہوئی۔

عروہ ڈر کے مارے نیند سے اٹھ گئی۔ اُس کی سانسیں بے حال ہو رہی تھیں، پیشانی پسینے سے تر تھی۔

وہ... وہ ایک خواب تھا، شکر ہے۔

لیکن کمرے کا دروازہ اب بھی بج رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اٹھی اور دروازے کی طرف گئی۔اُسے یاد نہیں تھا کہ رات کو دروازہ کب لاک کیا تھا۔

دروازہ کھولا——

عروہ چونک گئی۔

عالیان...

وہ مسکراتا ہوا اُس کے کمرے کے باہر کھڑا تھا۔

کل ہی تو بات ہوئی تھی،رات کو...اور اب یہ یہاں کیسے؟

وہ اب تک حیران تھی۔

کیا ہوا عروہ؟مجھے دیکھ کر خوشی نہیں ہوئی

نہیں...نہیں...

اُس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔

وہ سامنے کھڑا تھا۔دل چاہا کہ وہ اُس کے گلے لگ جائے۔

تم...تم کیسے آئے

وہ اُس کی بات پر ہنس پڑا۔

پیدل۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس بار عروہ بھی مسکرا دی۔

یہ پہلی بار تھا جب عالیان اُس کے سامنے اتنا کھل کر ہنسا تھا۔

تمہیں پسینہ کیوں آرہا ہے؟ خیریت ہے؟ گرمی بھی نہیں ہے۔

وہ بس ایسے ہی...

کوئی بُرا خواب دیکھا تھا کیا؟

تمہیں کیسے پتا؟

بس...اُس نے شانے اچکائے۔

وہ پورے وقت اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر رہا تھا،اور عروہ کبھی باہر دیکھتی، کبھی نظریں جھکا لیتی۔

اندر آنے کا نہیں کہو گی؟ ساری باتیں ادھر ہی کرنی ہیں؟

ہاں...اندر آجاؤ۔

وہ ذرا شرمندہ ہو گئی۔

ابھی تک سو رہی تھی؟

ہاں...رات کو تھوڑا لیٹ سوئی تھی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

وہ کیا بتاتی کہ وہ رات بھر اُس کے آنے کی سوچ میں رو رہی تھی۔

عالیان نے سر ہلایا۔

کتنے ہفتے رہو گے ؟

وہ اُسی کو دیکھ رہا تھا۔

تم بہت کمزور ہو گئی ہو، کچھ کھاتی نہیں ہو

اُس نے عروہ کا بازو اوپر اٹھا کر کہا،

دیکھو، ہڈیاں نظر آ رہی ہیں۔ صاف صاف بتاؤ، امی نے کھانا بند کر دیا ہے؟ پہلے تو بہت موٹی ہوتی تھی۔

تم—

عروہ کو غصہ آگیا۔

کیا کہا تم نے؟ میں موٹی تھی؟ توبہ توبہ

اور ذرا خود کو دیکھو، یہ بازو... کتنے موٹے ہیں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

muscles ہیں یہ

وہ مسکرا کر بولا۔

body ہے میری یہ موٹے نہیں ہیں ،

پتا ہے مجھے۔

اُس نے آنکھیں گھمائیں۔

کچھ دیر خاموشی کے بعد عروہ کو یاد آیا،

ہاں، میں پوچھ رہی تھی... کب تک ہو یہاں؟

عالیان نے نظریں جھکا کر کہا،

تین دن۔

عروہ کی آنکھیں بھر آئیں۔

دو ماہ بعد آیا تھا، اور وہ بھی صرف تین دن کے لیے۔

اچھا، بہت مصروف ہو گے۔

وہ بہت آہستہ سے بولی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہاں...

اُس کی آواز بھی آہستہ تھی۔

اتنے مصروف کہ مجھے فون کرنے کا وقت بھی نہیں تھا۔

سوری میں واقعی مصروف تھا۔

کیا تم مجھ سے خفا ہو؟

اُس نے عروہ کا ہاتھ تھام کر نرمی سے سہلایا۔

عروہ کے وجود میں ایک لہر سی دوڑ گئی۔

نہیں... میں کیوں خفا ہوں گی؟ میں تو بس ایسے ہی کہہ رہی تھی۔

عالیان سمجھ گیا تھا۔

اُس کی نظر عروہ پر ٹھہر گئی۔

عروہ کو اُس کی نظریں اپنے اوپر محسوس ہو رہی تھیں، مگر وہ نظریں نہیں ملا رہی تھی۔

بے اختیار اُس نے دیکھا

عالیان مسکرا رہا تھا۔

عروہ نے شرم کے مارے آنکھیں جھکا لیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیوں شرما رہی ہو؟

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

تم اس طرح دیکھتے ہو نا... دیکھا نہیں جاتا تمہاری بھوری آنکھوں میں۔

وہ خود بھی نظریں جھکا گیا۔

اور تم جانتی ہو؟

وہ قریب ہو کر بولا۔

تم مسکراتی ہو تو لگتا ہے ساری تھکن ختم ہو گئی۔

عروہ نے شرماتے ہوئے اپنا منہ دوپٹے میں چھپالیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُس کا یوں شرمانا عالیان کو بے بس کر گیا۔ وقت تھم گیا، فضا بدل گئی،

اور دل بے اختیار اُسی کے نام ہو گیا۔

عالیان کا فون بجنے لگا۔

اس بار اُس کا خوشگوار موڈ بدل گیا۔

Hello...

اُس نے عروہ کی طرف دیکھا، ہاتھ اٹھا کر "خدا حافظ" کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا

عروہ وہیں کھڑی رہ گئی

"مریم! جلدی کرو، اگر فاطمہ بی بی کا بیان رہ گیا نا تو میں تمہیں بہت ماروں گی"

"اچھا ذرا صبر کرو، میں یہ پورا تو کھالوں،"

مریم بے فکری سے بولی۔

"بعد میں کھالینا"

عروہ نے اس کا ہاتھ کھینچتے ہوئے کہا،

"چلو، جلدی کرو"

"ہائے! بڑی چڑیل ہو، کھانا بھی نہیں کھانے دیا،"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مریم نے منہ بنایا۔

"ویسے تم بہت کھاتی ہو، تھوڑا اپنا وزن کم کرو"۔

"کیا؟"

مریم چونک گئی،

"سچ میں؟ کیا میں واقعی موٹی ہوں

"ہاں"۔

"سچ بتاؤ عروہ، کیا واقعی میں موٹی ہو گئی ہوں

مریم نے عروہ کا بازو پکڑ کر اسے زور سے جھنجھوڑ دیا۔

"یہ کیا کر رہی ہو؟"

اسے لگا شاید اس نے یہ کہہ کر غلطی کر دی ہے۔

"نہیں، نہیں، موٹی نہیں ہو، بس ایسے ہی کہہ رہی تھی"

مریم نے اپنی لٹیں پیچھے کرتے ہوئے عروہ کو غور سے دیکھا۔

"چلو مریم، وہ دیکھو، وہ جا رہی ہیں۔

اگر میں نہ پہنچی نا، تو میں تمہیں پکڑ کر بہت ماروں گی"

"ایک منٹ! کیا کہا تم نے؟ 'جا رہی ہیں'؟"

مریم کو یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

"او ہو! کتنی عزت دے رہی ہو،"

مریم نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا۔

عروہ نے اس کی بات نظر انداز کی

اور لمبے لمبے قدم اٹھاتے ہوئے تیزی سے چلنے لگی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"عروہ، ذرا آہستہ چلو، وہ دوبارہ بھی آسکتی ہیں"

"چپ کرو"

"فاطمہ بی بی!"

عروہ نے آواز دی۔

مریم نے بھی دیکھ کر آواز لگائی،

"فاطمہ بی بی

آواز سن کر فاطمہ بی بی رک گئیں

اور پیچھے مڑ کر دیکھنے لگیں کہ کون بلا رہا ہے۔

ادھر اُدھر دیکھا، پھر آگے بڑھنے لگیں۔

"فاطمہ بی بی!"

اس بار دونوں نے ایک ساتھ آواز دی۔

اب کی بار وہ وہیں رک گئیں۔

عروہ تیزی سے ان کے پاس پہنچی

اور پھولی ہوئی سانس کے ساتھ مسکرا کر سلام کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فاطمہ بی بی کے چہرے پر نرمی بھری مسکراہٹ آگئی۔

"وعلیکم السلام،

پہلے ذرا سانس لے لو"۔

تھوڑی دیر بعد عروہ سنبھلی۔

"ہاں، تمہارا نام کیا ہے؟"

فاطمہ بی بی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"عروہ... عروہ عالیان سکندر"۔

"بہت پیارا نام ہے،

میں فاطمہ ہوں، بس فاطمہ"۔

"اوہ، اچھا..."

عروہ نے جھجکتے ہوئے کہا،

"آپ اُس دن بیان دے رہی تھیں، میں بھی وہاں موجود تھی۔

آپ بہت اچھی باتیں کرتی ہیں"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جزاک اللہ۔"

انہوں نے گہری مسکراہٹ دی،

"اور تم بھی بہت اچھی باتیں کرتی ہو"۔

"کیسے؟"

عروہ حیران ہو گئی۔

"ابھی جو تم نے میری تعریف کی،

تم نے ایسے الفاظ استعمال کیے

جن سے کسی کا دل نہیں دکھا بلکہ خوش ہو گیا۔

یہ بھی اچھی باتیں ہی ہیں۔

کسی کا دل دکھانا اللہ کو پسند نہیں،

لیکن کسی کا دل رکھنا،

کسی کو خوش کرنا اللہ کو بہت پسند ہے"۔

"آپ واقعی بہت اچھی ہیں،"

عروہ نے دل سے کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

''میں بھی آپ کی طرح بننا چاہتی ہوں،

آپ کی طرح بیان دینا چاہتی ہوں۔

لیکن مجھے لگتا ہے جب میں بولنے لگوں گی

تو میرے الفاظ ختم ہو جائیں گے،

یا شاید لفظ میرا ساتھ ہی چھوڑ دیں۔

آپ تو بول لیتی ہیں،

میں شاید کبھی نہ بول سکوں''...

فاطمہ بی بی نے عروہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور نرمی سے بولیں

''اگر تم اللہ کا کلام دوسروں تک پہنچا رہی ہو،

اور اللہ کے راستے کے بارے میں دل کی گہرائیوں سے آگاہ کر رہی ہو

تو الفاظ ساتھ نہیں چھوڑتے۔

وہ خود جملوں کی صورت میں زبان پر آ جاتے ہیں۔

پھر نہ زیادہ سوچنا پڑتا ہے

اور نہ کسی مضمون کی تیاری کی ضرورت رہتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اگر تمہارا یقین پختہ ہو

اور تم سچے دل سے اللہ کا پیغام دینا چاہو

تو ایک دن تم میری جگہ،

یا کہیں اور،

لوگوں کے لیے مثال بن کر کھڑی ہو گی"۔

پھر مسکرا کر بولیں

"اب میں چلتی ہوں۔

ان شاءاللہ جمعہ کو آؤں گی،

پھر ملاقات ہو گی۔

اللہ حافظ"۔

یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گئیں

اور عروہ انہیں یوں جاتا دیکھتی رہ گئی۔

"عروہ! عروہ!"

اس بار مریم نے اسے آواز دی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

''ہاں، ہاں، کیا ہے

''تم واقعی بیان دینا چاہتی ہو''؟

''ہاں''۔

''اچھا، یہ تو بہت اچھی بات ہے۔

ویسے عالیان آگیا ہے۔''

''ہاں...آگیا ہے''۔

''اچھا، تم نے پوچھا کہ وہ کہاں مصروف تھا

''ہاں، پوچھا تھا''۔

''تو کیا کہا اس نے

...''ہاں، ہاں''

عروہ کسی کھوئے ہوئے انداز میں بولی۔

''عروہ! کہاں گم ہو

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

''کہیں نہیں۔''

اس نے ایک لمبی سانس لی اور بولی،

''میں سوچ رہی تھی... عبایا شروع کر دوں''۔

''کیا؟''

مریم حیران ہو گئی۔

''کیوں؟''

عروہ نے پوچھا۔

''عالیان کو پردہ کرنے والی لڑکیاں پسند ہیں نا

''اس نے خود تم سے کہا ہے

''نہیں، عائشہ کہتی تھی کہ عالیان کو وہ لڑکی اسی لیے پسند تھی کیونکہ وہ پردہ کرتی تھی''۔

اس کی بہن بھی عبایا کرتی ہے

تو میں بھی کروں گی''۔

مریم نے شانے اچکا دیے۔

''جیسی تمہاری مرضی''۔

عروہ نے اپنے بال پیچھے کیے

اور سر پر دوپٹہ اوڑھ لیا۔

"تم نے تو ابھی سے شروع کر دیا"۔

"ہاں، بالکل"۔

وہ دونوں یونیورسٹی سے باہر نکلیں

تو سامنے عالیان کھڑا تھا۔

عروہ چونک گئی۔

"عالیان! تم یہاں؟"

"ہاں، تمہیں لینے آیا ہوں"۔

"السلام علیکم"

مریم نے پیچھے سے کہا۔

عالیان نے بس ہلکا سا سر موڑا،

نظر ڈالی،

لیکن جواب دیے بغیر دوبارہ عروہ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مریم نے عروہ کو اللہ حافظ کہا

اور وہاں سے چلی گئی۔

"چلو، چلیں"۔

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گئے۔

"عالیان، کل تم پریشان لگ رہے تھے،

کس کی کال تھی؟

"کچھ نہیں، بس کیس کی وجہ سے تھا۔

تم ان باتوں کو چھوڑو۔

آج میں تمہارے گھر آؤں گا،

پھوپھو نے دعوت دی ہے"۔

"اچھا؟

امی نے تو مجھے نہیں بتایا۔

اور ویسے بھی تمہیں وہاں آنے کے لیے دعوت کی ضرورت نہیں،

وہ تو تمہارا سسرال ہے"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

''ہاں، ہاں، بالکل۔''

وہ مسکرا دیا۔

''عروہ، تم اب اتنا بولتی نہیں ہو۔''

اس نے گاڑی چلاتے ہوئے کہا۔

''نہیں، ایسی بات نہیں،

میں باتیں کرتی ہوں''۔

''اچھا، تو مجھ سے کیوں نہیں کر رہیں؟

کچھ پوچھو گی تو بولوں گا نا

''کیا بات کرنے کے لیے سوال ضروری ہوتا ہے

''نہیں... میرا مطلب...

کوئی موضوع۔''

عروہ نے صفائی دی۔

عالیان نے اس کی طرف دیکھا،

پھر بولا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

''اچھا، یہ بتاؤ،

آج یونیورسٹی میں کیا کیا؟

''میں...''

عروہ نے جلدی سے بات شروع کر دی

اور پورے راستے اسے یونیورسٹی کے قصے سناتی رہی۔

شام کے وقت سکندر کی پوری فیملی اسلم کے گھر جمع تھی۔

سب آ چکے تھے،

لیکن عالیان ابھی نہیں آیا تھا۔

عروہ کو گھر چھوڑنے کے بعد

وہ کہیں اور چلا گیا تھا۔

عروہ نے پیلے رنگ کا فراک پہنا ہوا تھا،

اسی رنگ کا جالی دار دوپٹہ،

جس پر نگ لگے ہوئے تھے،

اس نے دوپٹہ بڑے سلیقے سے گلے میں لیا ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بال کھلے ہوئے تھے،

آدھے آگے،

آدھے پیچھے۔

"عروہ،ادھر آؤ،ذرا میری مدد کرو"۔

"جی امی،آئی"!

عروہ نے وقت دیکھا

اور پھر آگے بڑھ گئی۔

"عروہ،ان پلیٹوں میں سلاد ڈال کر میز پر رکھ دو"۔

"اچھا امی"۔

وہ سلاد ڈال کر کچن سے باہر آرہی تھی

تو دیکھا عالیان سامنے تھا۔

اس نے سیاہ رنگ کی شلوار قمیص پہنی ہوئی تھی

قمیص کے بازو موڑے ہوئے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہاتھ میں گھڑی،

بال پیچھے کیے ہوئے۔

وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

جہاں وہ بیٹھا تھا،

وہاں روشنی سیدھی اس کی آنکھوں پر پڑ رہی تھی،

جس سے اس کی بھوری آنکھیں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

کبھی وہ اپنے بال درست کرتا،

کبھی ہلکا سا مسکرا دیتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پیچھے سے ایک بھاری آواز آئی۔

عروہ نے مڑ کر دیکھا،

عالیان کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔

وہ آگے بڑھا

اور عروہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

عروہ کے لال ہوتے گال

اور بھی سرخ ہو گئے۔

عالیان نے اس کے گال دیکھے

اور ہلکا سا مسکرا دیا۔

"عروہ، تم ناراض ہو

"نہیں... نہیں۔"

اس نے فوراً جواب دیا۔

"مجھے تو ایسا لگا"۔

"نہیں، میں ناراض نہیں ہوں"۔

"پھر یہ گال اتنے سرخ کیوں ہو رہے ہیں؟

بلش لگایا ہے؟

"ہاں... نہیں... ہاں لگایا ہے۔"

عروہ نے گھبرا کر کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بہت اچھی لگ رہی ہو،

بالکل میری ننھی سی گڑیا جیسی"۔

عروہ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"یہی والا بلش لگاتی ہو نا؟"

عالیان نے پوچھا۔

"ہاں،

لیکن یہ تو میرے پاس ہے،

تمہارے پاس کیسے ؟

عروہ نے حیرت سے عالیان کو دیکھا۔

عالیان مسکرایا

اور وہاں سے چلا گیا۔

عروہ اسے جاتا دیکھتی رہ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا

کہ اس کا بلش عالیان کے پاس کیسے ہے

یہ کیسی بات تھی؟

عالیان اسلم کے ساتھ کھڑا تھا،

اور عروہ کھانے کی میز پر بیٹھی انہیں دیکھ رہی تھی۔

عالیان کی پیٹھ عروہ کی طرف تھی۔

وہ کب خیالوں میں کھو گئی،

اسے خود بھی معلوم نہ ہوا۔

جب خوابوں کی دنیا سے واپس آئی

تو دیکھا کہ عالیان وہاں موجود نہیں تھا۔

اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی

تو دیکھا عالیان کچن کی طرف جا رہا تھا۔

اسی لمحے عائشہ نے عالیان کو آواز دی

اور اس کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عروہ کو یکدم غصہ آیا۔

وہ تیزی سے اٹھی

اوران دونوں کی طرف بڑھنے لگی۔

"عائشہ"

عروہ نے آواز دی۔

وہ دونوں اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"عائشہ، ادھر آؤ۔"

عروہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"امی تمہیں ڈھونڈ رہی ہیں،

اور تم یہاں کھڑی ہو۔

چلو، چلتے ہیں۔

مجھے بھی بلایا ہے،

پتہ نہیں کیوں"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ کہتے ہوئے

عروہ نے عائشہ کا ہاتھ پکڑا

اور اسے اپنے ساتھ کھینچ کر لے گئی۔

تھوڑا آگے جا کر

عروہ نے سخت لہجے میں کہا

"میرے شوہر سے دور رہو

یہ تمہارے لیے بہتر ہو گا۔

پہلے بھی سمجھایا تھا،

اب دوبارہ نہیں سمجھاؤں گی"۔

"عروہ، تمہیں معلوم ہے

میں عالیان کے پاس کیوں گئی تھی"——

"مجھے جاننے کا شوق نہیں ہے"۔

اسی لمحے عروہ کی امی نے آواز دی۔

"عروہ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جی امی

"بیٹا، ذرا یہ برتن دھو دو"۔

"اچھا امی، آتی ہوں"۔

عروہ نے غصے بھری نظر سے عائشہ کو دیکھا

اور وہاں سے چلی گئی۔

کچن میں داخل ہوئی

تو سنک برتنوں سے بھرا ہوا تھا۔

برتنوں کا ڈھیر دیکھ کر

عروہ نے منہ بنالیا۔

"امی، یہ تو بہت زیادہ ہیں۔

ڈرامے مت کرو۔

کوئی کام نہیں کرتیں"۔

"اچھا امی، دھو دیتی ہوں"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کے بال بار بار آگے آرہے تھے

جنہیں وہ بازو سے پیچھے کرتی جارہی تھی۔

"میں مدد کردوں

عروہ نے چونک کر پیچھے دیکھا۔

"عالیان

تم یہاں کیا کررہے ہو؟

"ارے، جب تک میری بیوی یہاں ہے

میرے چکر تو لگتے ہی رہیں گے۔"

عالیان نے بڑے سکون سے کہا۔

عروہ شرم سے چہرہ دوسری طرف موڑ گئی۔

عالیان اس کے قریب آیا

اور اس کے بال نرمی سے پیچھے کرکے

اپنے ہاتھ میں تھام لیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

’’بال ایسے بکھرے ہوں

تو دل ٹھہرنے کا نام نہیں لیتا‘‘۔

عروہ کی سانس ذرا سی اٹک گئی۔

’’تم ایک کام کرو،

اپنے بال سنبھالو۔

برتن میں دھو دیتا ہوں‘‘۔

یہ کہتے ہوئے

عالیان نے عروہ کو نرمی سے پیچھے کیا

اور خود برتن دھونے لگا۔

عروہ اسے برتن دھوتا دیکھتی رہی

پھر مسکرا کر بولی

’’لڑکے برتن دھوتے ہوئے بھی اچھے لگتے ہیں‘‘۔

یہ کہہ کر

وہ پیچھے رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عالیان نے مڑ کر دیکھا،

منہ بنایا

اور دوبارہ برتن دھونے لگا۔

"اچھا، مذاق کر رہی تھی،

اب کچھ نہیں کہوں گی۔"

عروہ ہنس کر بولی۔

"ہاں، مجھے معلوم ہے۔

آخر میں تم نے مجھ سے ہی دلوانے ہیں۔

"تو ٹھیک ہے نا،

ہم دونوں آدھا آدھا کام کریں گے"۔

برتن تو کیا" چلو، تمہارے لیے

پورا گھر بھی دھو دوں گا"۔

عروہ مسکرائی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

''اوہ ہاں!

مجھے یاد آیا،

تم نے جو بلش والی بات کی تھی۔

''اب سمجھ آگئی

''ہاں، سمجھ آگئی''۔

چلو شکر ہے تمہیں سمجھ آگئی۔

''کیا مطلب ہے تمہارا؟''

عروہ نے اسے گھورا۔

''یہی کہ

تمہارا دماغ تھوڑا آہستہ چلتا ہے''۔

''اچھا؟

تو تم کہنا چاہتے ہو

کہ میں بے وقوف ہوں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"نہیں،

میں تو یہ کہہ رہا ہوں

کہ تم ہر کام

سوچ سمجھ کر کرتی ہو"۔

"مجھے معلوم ہے

تمہارا مطلب کیا تھا۔"

عروہ ناراضگی سے بولی۔

عالیان نے ہاتھ صاف کیے

اور عروہ کے قریب آکر

اس کی کرسی اپنی طرف کھینچی۔

"اوہ،

میری ننھی سی گڑیا

ناراض ہو گئی؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عروہ کا دل تیز تیز دھڑکنے لگا۔

عالیان بہت قریب تھا۔

"وہ...

امی مجھے بلا رہی ہیں۔

میں چلتی ہوں"۔

عروہ تیزی سے اٹھی

اور کچن سے باہر چلی گئی۔

عالیان اسے جاتا دیکھ کر

مسکراتا رہا۔

"ننھی گڑیا"...

باہر آ کر

عروہ نے گہری سانس لی۔

تب جا کر اس کی سانس بحال ہوئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ جانتی تھی،

ان دو مہینوں میں

عالیان واقعی بدل گیا تھا۔

☆☆☆

اگلے دن

عالیان تیاری کر رہا تھا

کہ اس کا فون بجنے لگا۔

''السلام علیکم۔

ہاں، کیا بنا؟

اچھا، اسی طرح لگے رہو۔

ایک دن سب سامنے آجائے گا۔

میں نکل رہا ہوں،

پھر ملاقات ہو گی''۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ کمرے سے باہر آیا

تو سامنے اس کی امی کے ساتھ

عروہ بھی کھڑی تھی۔

"جا رہے ہو بیٹا؟

اتنے تھوڑے وقت کے لیے آئے تھے"۔

"امی، وہاں کچھ مصروفیات ہیں۔

یہ تین دن بھی

بڑی مشکل سے نکالے ہیں"۔

"اچھا،

اللہ تمہارا حافظ ہو"۔

امی نے عالیان کو گلے لگالیا۔

"ابو کہاں ہیں

"کچھ کام سے گئے ہیں"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

''اچھا،

میں چلتا ہوں''۔

''خیریت سے جانا،

اللہ سفر آسان کرے''۔

عالیان نے عروہ کی طرف دیکھا

اور مسکراتے ہوئے کہا:

''تم بھی اپنا خیال رکھنا''۔

''تم بھی...''

عروہ بس یہی کہہ سکی۔

اس کا دل بہت اداس تھا۔

اگلے دن

وہ یونیورسٹی میں بھی

گم سم رہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مریم سے بھی

ڈھنگ سے بات نہ کر سکی۔

شاید

وہ پھر سے

اپنے پرانے دور میں لوٹ آئی تھی۔

آج وہ پھر سے فاطمہ بی بی سے ملی تھی۔

"فاطمہ بی بی،

میں پردہ کرنا چاہتی ہوں

لیکن پتہ نہیں کیوں

مجھ سے ہو نہیں پا رہا"...

فاطمہ بی بی مسکرائیں

اور نرمی سے بولیں

"جب کوئی کام

انسان پکے دل سے کرنے کا فیصلہ کر لے نا

Clubb of Quality Content!

تو دنیا کی کوئی طاقت

اسے وہ کام کرنے سے نہیں روک سکتی۔

اللہ نے ہم میں

اتنی طاقت رکھی ہے

کہ ہم اپنے نفس کو قابو میں رکھ سکیں۔

اگر ہم یہ نہ کر سکتے

تو آج دنیا میں

کوئی بھی اچھا انسان موجود نہ ہوتا۔

جتنی طاقت

اللہ نے برائی کو دی ہے

اتنی ہی طاقت

اچھائی کو بھی دی ہے۔

اب یہ ہمارے ہاتھ میں ہے

کہ ہم کس کو زیادہ زور دیتے ہیں

اچھائی کو

یا برائی کو۔

تم ایک دفعہ کرو گی نا

تو تمہیں عجیب لگے گا،

پھر آہستہ آہستہ

یہ تمہاری عادت بن جائے گا۔

پھر عجیب نہیں لگے گا،

پھر تم آزاد محسوس کرو گی۔

ایک ایسا احساس ہو گا

جسے تم دوبارہ چھوڑنا نہیں چاہو گی۔

ایک حجاب،

ایک پردہ

ہم لڑکیوں کی زندگی

یکسر بدل دیتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

شروع سے ہمارے دماغ میں

یہ بات بٹھادی جاتی ہے

کہ اگر کوئی لڑکی

پینٹ شرٹ پہنتی ہے

تو وہ کھلے دماغ کی ہے۔

اور اگر کوئی لڑکی

حجاب کرتی ہے

تو یا تو اسے

کم اعتماد سمجھا جاتا ہے

یا پھر اسے

پسماندہ کہہ دیا جاتا ہے۔

یہ بات

آج کی نوجوان لڑکیوں کو

سمجھانا بہت ضروری ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کہ حجاب

آپ کو زنجیروں میں نہیں باندھتا

بلکہ

آپ کی حفاظت کرتے ہوئے

آپ کو آگے بڑھنے میں مدد دیتا ہے۔

سب سے بڑی بات یہ ہے

کہ اللہ خوش ہوتا ہے۔

لیکن کچھ لڑکیاں

برقعہ پہن کر

یا حجاب کر کے کہتی ہیں

کہ ہم نے پردہ کر لیا،

ہم اچھے بن گئے،

اللہ ہم سے خوش ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حالانکہ

اگر پردے کے باوجود

غلط کام کیے جائیں

یا نظریں

دوسروں پر اٹھتی رہیں

تو اس پردے کا

کوئی فائدہ نہیں۔

پردہ صرف

لباس کا نام نہیں ہوتا۔

اگر آنکھوں میں حیا نہ ہو

تو رنگ برنگے حجاب بھی

بے فائدہ ہوتے ہیں"۔

عروہ کے ذہن میں

جو بھی سوال تھے

آج ان سب کے جواب

اسے مل چکے تھے۔

اور اب نہ جانے کیوں

وہ خود کو

بے پردہ محسوس کر رہی تھی۔

اس کے اندر

ایک آواز تھی

جو اسے مسلسل بتا رہی تھی

کہ وہ بے پردہ ہے۔

اس کی نظر

ایک ایسی لڑکی پر پڑی

جس نے پردہ کیا ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

عروہ نے اسے

اوپر سے نیچے تک

غور سے دیکھا۔

پھر اس نے

خود پر نظر ڈالی۔

ہاں...

وہ واقعی

بے پردہ تھی۔

)وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ

مِنْهَا(

)سورۃ النور(31 :

ترجمہ

اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اپنی عصمت کی حفاظت کریں،

اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو خود ظاہر ہو جائے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

۔

☆☆☆

عروہ کو حجاب کی عادت ڈالتے ڈالتے ایک مہینہ ہو گیا تھا۔ کبھی وہ چادر لیتی، کبھی اسکارف۔
پھر آہستہ آہستہ اس نے اسکارف اور چادر دونوں لینا شروع کر دیے۔ چہرے پر ماسک ہوتا تھا
جس سے وہ اپنا چہرہ ڈھانپ لیتی تھی۔اب وہ خود کو بہت خوبصورت محسوس کرنے لگی تھی۔
کچھ عرصے بعد اُس کا رجحان عبایا کی طرف ہو گیا۔ آہستہ آہستہ وہ اس کی عادی ہوتی جا رہی
تھی۔اب وہ عبایا میں یونیورسٹی جانے لگی تھی۔

عالیان سے اُس کی ایک دو بار بات ہوئی تھی،اس کے بعد دوبارہ بات نہ ہو سکی۔

عروہ جب بھی گھر آتی، سب سے پہلے اپنی امی کے پاس جاتی۔

آج بھی وہ خوشی خوشی اپنی امی کے پاس جا رہی تھی۔امی کسی سے فون پر بات کر رہی تھیں۔

پیچھے سے عروہ نے آکر امی کو گلے لگا لیا اور خوشی سے سلام کیا۔

"امی! آج میں بہت خوش ہوں"۔

لیکن امی نے کوئی جواب نہ دیا۔

"امی...امی، میں آپ سے بات کر رہی ہوں"۔

عروہ نے امی کا چہرہ اپنی طرف موڑا تو اُس کے قدموں تلے زمین نکل گئی۔

امی رو رہی تھیں۔

"امی! کیا ہوا ہے؟ آپ کیوں رو رہی ہیں؟ مجھے بتائیں نا، مجھے بہت فکر ہو رہی ہے"!

عروہ کی آواز کانپنے لگی۔

"اُروہ میری بچی"...

امی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔

"امی، پلیز بتائیں کیا ہوا ہے"؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد امی نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا

"وہ...وہ عالیان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ وہ ہمیں... ہمیں چھوڑ کر چلا گیا ہے"۔

عروہ سانس لینا بھول گئی۔

وہ سناٹے میں چلی گئی۔

اُس کے سامنے ایک کالا اندھیرا اپھیل گیا، ایسا اندھیرا جہاں کوئی نہیں تھا۔

صرف عالیان تھا... مگر وہ بھی جا رہا تھا، اُس اندھیرے میں عروہ کو اکیلا چھوڑ کر۔

عروہ چیختی رہی، اُسے آوازیں دیتی رہی۔

"عالیان! مت جاؤ...عالیان

وہ اُس کے پیچھے بھاگتی رہی، مگر وہ دور ہوتا چلا گیا۔

پھر اچانک وہ گرنے لگی، لڑکھڑا گئی۔

وہ روتے روتے اللہ کو پکارنے لگی

"یااللہ! میری مدد فرما، مجھے بچالے، مجھے صبر دے"۔

وہ رو رو کر التجائیں کر رہی تھی کہ اچانک...

اُس کی آنکھ کھل گئی۔

عروہ کی نظر سامنے صوفے پر بیٹھے اپنے والد پر پڑی، اور اُن کے ساتھ اُس کی ماں...جو ویسے ہی رو رہی تھیں۔

"امی...امی

عروہ کی آواز کانپی۔

"کیا واقعی...عالیان؟ عالیان مجھے چھوڑ کر چلا گیا

"ہاں عروہ"...

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

والد نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"وہ چلا گیا میری بچی، صبر کرو"۔

مگر عروہ کی آنکھ سے ایک آنسو بھی نہ گرا۔

وہ دور کھڑی عالیان کو دیکھ رہی تھی... سفید کپڑوں میں لپٹا ہوا، بے حرکت، بے جان۔

وہ عالیان جو کبھی باتیں کرتا تھا... آج خاموش تھا۔

عالیان کی بہن اور اُس کی ماں زور زور سے رو رہی تھیں۔

کچھ لوگ آئے، میت کو اٹھایا اور لے گئے۔

عالیان کی ماں وہیں بے ہوش ہو گئیں۔

عروہ سب کچھ دیکھ رہی تھی، مگر اُس کے چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا۔

کیا اللہ نے اُسے صبر دے دیا تھا

یا اُس کے آنسو سوکھ چکے تھے

جنازے کے بعد سب سکندر کے گھر تھے۔

عروہ ویسے ہی بے جان سی زمین پر بیٹھی تھی۔

اتنے میں ایان آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اپنی ماں کے گلے لگ کر رونے لگا۔

"امی! ابو! یہ سب کیسے ہو گیا

کار ایکسیڈنٹ ہوا تھا... ایکسیڈنٹ کے بعد گاڑی کو آگ لگ گئی۔

گاڑی میں دو لوگ تھے، ایک عالیان اور دوسرا اُس کا دوست احمد۔

باڈیز جل گئی تھیں"...

وہ سسکنے لگا۔

"میرا بیٹا کیسے مر سکتا ہے؟ ابو آپ کیسی بات کر رہے ہیں

یہ اللہ کی چیز تھی، اللہ نے لے لی...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں تو اپنے بھائی کو آخری بار دیکھ بھی نہ سکا"۔

دور بیٹھی عروہ یہ سب سن رہی تھی۔

اچانک وہ اٹھی اور اوپر عالیان کے کمرے کی طرف چل دی۔

دروازہ کھلا تھا۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی عالیان کی خوشبو اُسے گھیرنے لگی۔

ہر طرف عالیان ہی نظر آنے لگا۔

وہ دروازے کے پاس ہی نیچے بیٹھ گئی اور رونے لگی۔

"یا اللہ... تُو نے عالیان کو اپنے پاس کیوں بلا لیا

کیوں یا اللہ... کیوں

وہ بولتے بولتے رک گئی، پھر فوراً معافی مانگنے لگی۔

"یا اللہ مجھے معاف کر دے، میں پھر ایسا نہیں کہوں گی"۔

وہ رو رہی تھی کہ اچانک ایک آواز آئی۔

"عروہ... تم میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو

عروہ چونک کر کھڑی ہوئی اور پیچھے دیکھا۔

"عالیان...؟ تم؟ عالیان، تم یہاں ہو

"عروہ، تم دروازے کی طرف کیوں دیکھ رہی ہو

میں یہاں ہوں"۔

عروہ پلٹی تو وہاں کوئی نہ تھا۔

وہاں سے بھی وہ غائب ہو چکا تھا۔

اب اُسے ہر طرف وہی نظر آ رہا تھا...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُس کا عالیان۔

اُسے لگا وہ پاگل ہو جائے گی۔

وہ تیز قدموں سے اُس کمرے سے باہر نکل گئی

کچھ جدائیاں آنکھوں کو نہیں، روح کو رُلا دیتی ہیں۔

جب آنسو بھی ساتھ چھوڑ دیں، تو درد خاموشی میں بولنے لگتا ہے۔

اور بعض لوگ مر کر بھی نہیں جاتے، وہ یادوں میں زندہ رہتے ہیں۔

Clubb of Quality Content!

عروہ کی عدّت کے چار ماہ قیامت سے کم نہ تھے۔

اِن چار مہینوں میں وہ بہت بدل چکی تھی۔ جو چیزیں اُسے سب سے زیادہ پسند تھیں، اب اُن سے نفرت ہونے لگی تھی۔ اب کوئی بھی چیز اُسے اچھی نہیں لگتی تھی۔

وہ سب کو یہی کہتی تھی کہ وہ ٹھیک ہے، مگر حقیقت میں وہ ٹھیک نہیں تھی۔

وہ ٹوٹ چکی تھی...

علیان کی جدائی میں مکمل طور پر بکھر چکی تھی۔

کبھی وہ کمرہ بند کر کے روتی،

کبھی آدھی رات کو سجدے میں گر کر روتی رہتی اور صبر مانگتی۔

روز علیان کے لیے دعا کرتی۔

عروہ خاموش ہو چکی تھی۔

اُس کی مسکراہٹ جیسے علیان اپنے ساتھ لے گیا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُس نے ہنسنا چھوڑ دیا تھا۔

وہ ہر روز عالیان کے ساتھ گزارے ہوئے لمحے یاد کرتی،

خاص طور پر وہ تین دن...

وہ تین دن اُس کے لیے تین سالوں کی طرح تھے۔

وہ حسین لمحے تھے جو اُس نے عالیان کے ساتھ گزارے تھے۔

"عروہ، کچھ تو کھالو۔"

امی نے نرمی سے کہا۔

"نہیں امی، بھوک نہیں ہے۔ میرا پیٹ بھر گیا ہے"۔

"عروہ، آج تمہاری ممانی آ رہی ہیں"۔

"اچھا امی"۔

یہ کہہ کر عروہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اُس کا فون بجنے لگا۔

اسکرین پر unknown number لکھا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ فون اٹھانے ہی والی تھی کہ کال کٹ گئی۔

عروہ آکر بستر پر بیٹھ گئی۔

اچانک پیچھے سے ٹھنڈی ہوا کا ایک جھونکا آیا۔

اُس نے لاشعوری طور پر اپنے گرد بازو لپیٹ لیے اور پیچھے دیکھا۔

کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔

اُسے اچھی طرح یاد تھا کہ نیچے جاتے وقت اُس نے کھڑکی بند کی تھی۔

پھر یہ کس نے کھولی

اور اُس کے کمرے میں کوئی آیا بھی نہیں تھا۔

اُس نے کھڑکی بند کی اور واپس آ کر بستر پر بیٹھ گئی۔

خیال کو جھٹک کر اُس نے فون استعمال کرنا شروع کر دیا۔

اچانک دروازہ کھلا۔

مریم اندر آئی اور اُس کے پاس بیٹھ گئی۔

"عروہ، میں شاپنگ کرنے جا رہی ہوں، تم بھی چلو۔

کتنا وقت ہو گیا ہے، تم باہر کہیں بھی نہیں گئی ہو"۔

"نہیں، چھوڑو۔ میرا موڈ نہیں ہے"۔

"عروہ، میں تمہاری کوئی بات نہیں سنوں گی۔

چلو شاباش، اُٹھو... چلو"!

مریم نے اُسے زبردستی اُٹھایا۔

کچھ ہی دیر میں عروہ عبایا میں ملبوس تھی۔

بازار میں وہ مریم کے پیچھے پیچھے خاموشی سے چل رہی تھی۔

"عروہ، چلو پارک چلتے ہیں، ذرا موڈ فریش ہو جائے گا۔ سامنے ہی ہے، آؤ چلیں۔"

مریم نے کہا۔

عروہ نے ہاں میں سر ہلایا۔

اُس کا موڈ واقعی کچھ بہتر ہو گیا تھا۔

وہ دونوں پارک کی طرف بڑھنے لگیں۔

اچانک عروہ رک گئی اور پیچھے مڑ کر دیکھا۔

وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔

وہ دوبارہ آگے دیکھنے لگی۔

"کیا ہوا عروہ؟"

مریم نے پوچھا۔

"کچھ نہیں"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ دونوں پھر سے چلنے لگیں۔

چند قدم بعد عروہ ایک بار پھر رک گئی اور پیچھے دیکھا۔

"عروہ، کیا بات ہے؟ بار بار پیچھے کیوں دیکھ رہی ہو؟"

مریم نے حیرت سے پوچھا۔

"نہیں... بس مجھے ایسا لگا جیسے کوئی ہمارا پیچھا کر رہا ہے"۔

"کون ہمارا پیچھا کرے گا؟"

مریم نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں، شاید میرا وہم ہو"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عروہ پھر بھی بار بار پیچھے دیکھتی رہی، مگر ہر بار وہاں کوئی نہیں ہوتا تھا۔

وہ دونوں پارک پہنچیں، کچھ دیر بیٹھی رہیں، پھر گھر واپس آ گئیں۔

عروہ اپنے خیالوں میں گم بیٹھی تھی کہ اچانک عائشہ آ گئی۔

"عروہ، کیسی ہو؟"

پھر طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولی،

"ویسے جیسی بھی ہو گی... جو دوسروں کے حق پر ڈاکا ڈالے، اُس کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے"۔

یہ سن کر عروہ غصے میں کھڑی ہو گئی۔

"کیا مطلب ہے دوسروں کے حق پر ڈاکا؟

اپنی زبان سنبھالو، میرے شوہر کے بارے میں"——

عائشہ نے بات کاٹ دی۔

"مرحوم شوہر"

اور ہنس پڑی۔

اگلے ہی لمحے عروہ نے عائشہ کے منہ پر زوردار تھپڑ مارا۔

"بکواس بند کرو

تم جیسی شیطان صفت عورت میں نے کہیں نہیں دیکھی۔

تم تو شیطان سے بھی دو قدم آگے ہو،

اپنی سازشیں بناتے وقت شاید شیطان بھی تم سے مشورہ لیتا ہو"

یہ کہہ کر عروہ وہاں سے چلی گئی۔

جب وہ اپنے کمرے میں آئی تو اُس کی نظر کھڑکی پر پڑی۔

وہ پھر سے کھلی ہوئی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ دوسری بار تھا کہ اُس کے کمرے کی کھڑکی خود بخود کھلی ہوئی تھی۔

اُس نے کھڑکی سے باہر جھانک کر دیکھا۔

ادھر اُدھر کوئی نہیں تھا۔

عروہ نے کھڑکی بند کی اور بستر پر آکر بیٹھ گئی۔

دل بے چین تھا۔

"بل کتنے کا بنا؟"

"جی، پانچ ہزار"۔

"یہ لیجیے۔"

عروہ نے پیسے دیے اور مال سے باہر آگئی۔

گھر کی طرف جاتے ہوئے اُسے پھر وہی احساس ہوا

جیسے کوئی اُس کا پیچھا کر رہا ہو۔

اُس نے فوراً پیچھے دیکھا۔

کوئی نہیں تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ آگے بڑھی، مگر احساس اور گہرا ہو گیا۔

اس بار اُس نے دوبارہ پیچھے مڑ کر دیکھا تو

ایک شخص اُسے دیکھتے ہی تیزی سے دوسری گلی میں مڑ گیا۔

اُس نے کالی پینٹ، ہوڈی اور ماسک پہن رکھا تھا۔

چہرہ مکمل طور پر چھپا ہوا تھا۔

وہ بہت تیزی سے چل رہا تھا۔

عروہ کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا،

مگر اُس نے خود کو مضبوط کیا اور اُس کا پیچھا کیا۔

پیچھا کرتے کرتے وہ اپنے گھر کے گیٹ تک آ پہنچی۔

وہ شخص اچانک کہیں غائب ہو گیا۔

عروہ کو سمجھ ہی نہ آئی کہ وہ کب گھر کے دروازے تک پہنچ گئی۔

وہ تو اُس کے پیچھے آ رہی تھی...

اور وہ اچانک غائب ہو گیا تھا۔

تھکی ہوئی اور پریشان، وہ گھر آ گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پوری رات وہ یہی سوچتی رہی کہ آخر وہ شخص کون تھا

اور اُس کا پیچھا کیوں کر رہا تھا۔

صبح ہوئی تو وہ شام ہونے کا انتظار کرنے لگی۔

اُس کے دل میں عجیب سی ضد پیدا ہو چکی تھی۔

وہ چاہتی تھی کہ وہ شخص دوبارہ آئے،

تاکہ وہ اُسے پکڑ سکے۔

شام کو وہ پھر باہر گئی،

گھر کے سامنے والے پارک میں بیٹھی رہی،

مگر کوئی نہیں آیا۔

ناکام ہو کر وہ واپس گھر آ گئی۔

اگلے دن پھر گئی...

پھر بھی کوئی نہیں تھا۔

یوں لگا جیسے وہ شخص کہیں غائب ہو گیا ہو۔

اب اُس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اُسے ڈھونڈ کر رہے گی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اگلی صبح وہ گھر سے نکلی،

مریم کو فون کر کے کہا کہ شہر سے دور کسی ریسٹورنٹ میں کھانا کھاتے ہیں

اور اُسے اکیلے آنے کو کہا۔

وہ ریسٹورنٹ پہنچیں،

کھانا کھایا،

اور واپس لوٹ آئیں۔

لیکن...

وہاں بھی کوئی نہیں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اب عروہ نے اُسے ڈھونڈنے کا خیال دل سے نکال دیا تھا۔

تب اچانک

..."آپ مجھے ڈھونڈ رہی تھیں، مس عروہ"؟

عروہ ایک دم رُک گئی۔ اُسے محسوس ہوا جیسے اُس کا جسم بوجھل ہو رہا ہو، یا شاید ہلکا... وہ خود نہیں سمجھ پا رہی تھی۔ پہلے خوف آیا، پھر ڈر، اور پھر ایک ایسی کیفیت جسے وہ لفظوں میں بیان

نہ کر سکی۔ اُس کے پاؤں جیسے زمین میں گڑ گئے ہوں۔ وہ پیچھے مڑ کر دیکھنا چاہتی تھی، مگر چاہ کر بھی نہیں دیکھ پا رہی تھی۔

پھر وہ آواز آئی...

وہ آواز جسے وہ بہت اچھی طرح جانتی تھی۔

"لگتا ہے مجھے ہی ڈھونڈ رہی ہو"...

اِس بار اُس آواز میں نرمی تھی، بے حد نرمی... جیسے کسی کی محبت بھری پکار ہو۔

عروہ نے کانپتے ہوئے پیچھے دیکھا۔ وہ بالکل اُسی طرح کھڑا تھا جیسے اُس دن تھا، ہوڈی میں ملبوس۔ عروہ نے بے اختیار اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ اُس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں، جیسے آنکھوں میں سیلاب آگیا ہو۔ وہ گھٹنوں کے بل نیچے زمین پر بیٹھ گئی۔

"یہ... یہ کیسے ہو سکتا ہے؟"

وہ روتے ہوئے بولی۔

وہ اُس سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔

اچانک عروہ اُٹھی، دوڑتی ہوئی اُس کی طرف آئی اور عالیان کو زور سے گلے لگا لیا۔ وہ اُس کے سینے سے لگی رو رہی تھی، بچوں کی طرح۔ عالیان نے بھی اپنے بازو عروہ کے گرد لپیٹ لیے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور اُسے نرمی سے تھام لیا۔اُس کی آنکھوں سے بھی آنسو نکل آئے تھے، مگر اُس نے خود کو مزید رونے سے روک لیا۔

عروہ روتے روتے تھوڑا پیچھے ہوئی۔

''عالیان... تم واقعی آ گئے ہو نا؟ یہ... یہ خواب تو نہیں ہے

عالیان نے نرمی سے عروہ کے گال کو چھوا اور اُس کے آنسو صاف کیے۔

''میں واقعی آیا ہوں، عروہ... مگر کسی کو نہیں بتانا کہ میں آیا ہوں۔میں صرف تمہارے لیے آیا ہوں''۔

اُس نے عروہ کا ہاتھ تھام کر اُسے اپنے قریب کیا۔

''تمہاری بہت یاد آئی۔اِن چار مہینوں میں ایک ایک لمحہ میں نے تمہیں یاد کیا ہے۔میری ہر سانس کے ساتھ تمہارا نام تھا۔مگر میں تمہارے پاس آ نہیں سکا۔میں نے تمہیں کبھی خوشی نہیں دی، بس دکھ اور تکلیف دی ہے۔پہلے اپنی نفرت سے، پھر اپنی محبت سے... میں تمہارے قابل نہیں ہوں''۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

''نہیں...عالیان، مت جاؤ...''

عروہ کی آواز رُک رُک کر نکل رہی تھی۔

''تم خاموش کیوں ہو

''میں سب بعد میں بتاؤں گا۔ ابھی بس اتنا سمجھ لو کہ کسی کو کچھ نہیں بتانا''۔

عروہ نے آنسوؤں کے درمیان تلخی سے کہا،

''تم بہت بُرے ہو، عالیان''...

عالیان نے اُسے ایک بار پھر گلے لگایا۔

''میں واپس آؤں گا، عروہ۔ دوبارہ ملنے آؤں گا۔ تم اپنا خیال رکھنا''۔

یہ کہہ کر عالیان نے خود کو اُس سے الگ کیا...

اور اگلے ہی لمحے نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

عروہ وہیں کھڑی رہ گئی، دل تھامے، سانسیں بکھری ہوئیں...

جیسے ابھی ابھی اُس کی دنیا نے ایک بار پھر اُس سے کچھ چھین لیا ہو

☆☆☆

''عالیان کہاں ہو

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یار بس پہنچنے والا ہوں... یہ لو، پہنچ گیا"۔

عالیان گاڑی سے اترا تو سامنے احمد کھڑا تھا۔

"یار اتنی دیر کیوں ہو گئی؟ وقت پر نکلا تھا نا

"ہاں، بس ٹریفک بہت تھی۔"

عالیان نے جان چھڑانے والے انداز میں جواب دیا۔

"یہ تمہارا گھر ہے

"ہاں"۔

"ہمم...اچھا ہے"۔

"میرا گھر ہو گا اور اچھا نہ ہو، ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟"

احمد نے فخر سے کہا۔

"چل آ، اندر آجا۔ باقی سب لوگ اندر ہی ہیں"۔

"خرم آ گیا"؟

"ہاں، وہ بھی اندر ہے۔ کیوں، خرم سے ابھی تک ناراض ہو"؟

"نہیں، بس ایسے ہی پوچھ رہا تھا"۔

وہ دونوں اندر چلے گئے۔

''واہ واہ! ہمارے سر آ گئے۔کافی دیر کر دی آپ نے، مسٹر گروم! بہت بہت مبارک ہو!''

حارث نے گلے ملتے ہوئے کہا۔

''بھابی کیسی ہیں''؟

احمد، عالیان کا جگری دوست تھا۔یہ دونوں حارث اور خرم سے یونیورسٹی میں ملے تھے۔

ایک ہی ڈورم میں رہے، یونیورسٹی کے چار سال اکٹھے گزارے اور اب نوکری بھی ساتھ ہی

کر رہے تھے۔

عالیان نے احمد کو گھور کر دیکھا۔

''تو کیا کرتا یار؟ انہیں خود ہی پتا چل گیا۔اگلوا لیا مجھ سے، میں کیا کرتا؟''

احمد نے صفائی دی۔

''کیوں بھائی، ہم نے کیا بگاڑا تھا تیرا جو ہم سے چھپا رہا تھا؟''

حارث ہنستے ہوئے بولا۔

''ہم نے کیا ہی کرنا تھا، بس تیری شادی پر پہنچ جانا تھا۔بس احمد نے بتانے میں دیر کر دی''۔

خرم ایک طرف خاموش اور کچھ اُداس سا بیٹھا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

''خرم، پورے دو ماہ بعد آیا ہوں، اب تو بات کر لو۔''

عالیان نے اُس کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔

''نہیں، بس اپنے کیس کے بارے میں سوچ رہا تھا''۔

''ہمم... سفر کیسا رہا

''ٹھیک تھا''۔

جب حارث اور احمد اپنی باتوں میں لگے رہے تو عالیان اُٹھ کر خرم کے پاس آ گیا۔

''کیس میں کیا دیکھ رہے ہو

''یہ بندہ کوئی عام آدمی نہیں ہے۔اس کے بہت سارے تعلقات ہیں۔بہت پہنچا ہوا ہے۔ اس سے نمٹنا آسان نہیں ہو گا۔ ہمیں مضبوط کیس بنانا ہو گا۔پرانے ثبوت شاید زیادہ کام نہ آئیں''۔

''ہمم...دکھاؤ۔جو بھی ہو، میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔یہ میری ضد ہے۔''

عالیان نے سخت لہجے میں کہا۔

''یاد ہے نا ہم نے احمد سے کیا وعدہ کیا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے سب یاد ہے، اور میں اپنے وعدے پورے کرتا ہوں۔ اگر اس کمینے کو پھانسی تک نہ پہنچایا تو میرا نام عالیان سکندر نہیں۔"

اُس کی آنکھوں میں غصہ دہک رہا تھا۔

"میں اسے سزا پاتے دیکھنا چاہتا ہوں، اُن سب کے لیے جن کے ساتھ اس نے ظلم کیا ہے"۔

"میں بھی وعدہ یاد رکھتا ہوں۔ چاہے اس راستے میں جان چلی جائے، میں پیچھے نہیں ہٹوں گا۔"

خرم نے پختہ لہجے میں کہا۔

"اور میں تیرے ساتھ ہوں۔"

خرم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"جہاں تو ہو گا، مجھے اپنے پیچھے پائے گا۔ ہم اتنی محنت کر کے یہاں تک آئے ہیں، اب سب کچھ چھوڑنے کا سوال ہی نہیں۔ جان لیں گے بھی اور جان دیں گے بھی... مگر قانون کے دائرے میں رہ کر"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عالیان نے خرم کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُسے ہلکی سی تھپکی دی، جیسے اُس کے حوصلے کو سراہ رہا ہو۔

"عالیان، تمہارا شکریہ... تم میرے لیے اتنا کچھ کر رہے ہو"۔

"ارے یار، یہ کیسی باتیں کر رہے ہو؟ دوستی میں شکریہ نہیں ہوتا"۔

"لیکن یہاں بنتا ہے۔"

احمد کی آواز بھرا گئی۔

"تم سب کی وجہ سے آج مجھے یہ امید ملی ہے کہ میں اپنے باپ اور اپنی بہن کا بدلہ لے سکوں گا"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اُس نے ایک لمحے کو سانس روکی، جیسے الفاظ اس کا ساتھ چھوڑ رہے ہوں۔

"اس نے... اس نے میری بہن کو میری آنکھوں کے سامنے مارا تھا۔"

اُس کی آواز کانپ گئی۔

"اُس کے ساتھ زیادتی کی... اور میرے باپ کو بھی قتل کر دیا۔ میں اُسے کبھی معاف نہیں کر سکتا"۔

وہ لمحہ جیسے پھر سے اُس کی آنکھوں کے سامنے زندہ ہو گیا۔

”آج بھی وہ منظر میری آنکھوں کے سامنے ویسے ہی آجاتا ہے۔آج بھی میں وہی درد، وہی تکلیف اور وہی غصہ محسوس کرتا ہوں۔“

اُس کی آنکھیں نم ہو چکی تھیں۔

”جس طرح میری بہن بھاگ رہی تھی...اور جس طرح گولی اس کے سر کے آر پار ہو گئی... اور وہ وہیں گر کر مر گئی“۔

احمد کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔اس بار اُس نے انہیں پونچھنے کی کوشش نہیں کی۔

آج وہ اپنے ضبط کو تھام نہیں پایا تھا۔

آج وہ ان آنسوؤں کو بہا لینا چاہتا تھا——

کیونکہ یہ آنسو صرف کمزوری نہیں تھے،

یہ برسوں سے جمع کیے گئے درد کا بوجھ تھے۔

”میرا اس دنیا میں تم سب کے علاوہ کوئی بھی نہیں ہے۔“

احمد کی آواز بھرا گئی۔

میں نے بہت مشکل وقت گزارا ہے، مگر تم لوگ ہر مشکل میں میرے ساتھ کھڑے رہے“۔

وہ ایک لمحے کو رکا، پھر دھیمی آواز میں بولا

"تمہارے بڑے بھائی کا جتنا شکریہ کروں، اتنا کم ہے۔ اگر وہ نہ ہوتے تو آج میں یہاں نہ بیٹھا ہوتا۔ میری کالج کی فیس ہو یا یونیورسٹی کی——سب کچھ انہی کی وجہ سے ممکن ہوا"۔

عالیان فوراً بول اٹھا

"میں نے ابھی کہا تھا نا، مجھے شکریہ مت بولو"۔

پھر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا

"میں تیرا دوست ہوں، اور دوست ہی مشکل وقت میں کام آتے ہیں"۔

احمد نے آنسو صاف کیے اور ایک پھیکی سی مسکراہٹ اس کے چہرے پر آگئی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

ان دو مہینوں میں یہ چاروں، اپنے دوسرے چھوٹے موٹے کیسز کے ساتھ ساتھ چوہدری اعظم خان کے خلاف بھی مسلسل ثبوت اکٹھے کرتے رہے۔

ان سب کا ایک ہی مقصد تھا

اُسے اس کے جرائم کی مکمل سزا دلوانا۔

عالیان عروہ کو فون بھی صرف اس کی خیریت معلوم کرنے کے لیے کرتا تھا۔

جب بھی وہ عروہ سے بات کرتا، وہ اُسے کچھ ناراض ناراض سی محسوس ہوتی۔

وہ اسے منانا چاہتا تھا،

مگر حالات اُسے اجازت نہیں دیتے تھے۔

عروہ سے اس کی بات کبھی زیادہ دیر تک نہ ہو پاتی۔ وہ جو سوال کرتا، عروہ بس اُسی کا مختصر سا جواب دے دیتی۔

اس کا دل چاہتا تھا کہ عروہ بھی اس کے بارے میں پوچھے، اس کی خیریت دریافت کرے، یہ جتائے کہ وہ بھی اسے یاد کرتی ہے۔

اور جب کبھی وہ فارغ ہوتا اور عروہ کو فون کرتا، تو وہ آگے سے زیادہ بات نہ کرتی، اکھڑی اکھڑی سی رہتی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس کا دل چاہتا تھا کہ ارویٰ اسے اپنے پورے دن کا حال سنائے، اس سے بہت سی باتیں کرے، مگر وہ خاموش رہتی۔

دراصل حقیقت یہ تھی کہ وہ اروٰی کو بے حد یاد کرتا تھا۔

اسی لیے جب بھی اسے ذرا سا وقت ملتا، سب سے پہلے عروہ کو ہی فون کرتا۔

بس اس کی خیریت پوچھنے کے بہانے اس کی آواز سن لیتا،

اور پھر سارا دن کچھ حد تک سکون سے کام کر پاتا۔

ایسی کوئی نماز نہ ہوتی جس میں وہ اللہ سے عروہ کی خیریت کی دعا نہ کرتا ہو،

اس کی حفاظت کے لیے ہاتھ نہ اٹھاتا ہو۔

ان دو مہینوں میں ان کے ہاتھ بہت زیادہ ثبوت تو نہیں لگے،

مگر یہ بات ضرور سامنے آگئی کہ چوہدری کی ساری دھوکا دہی، چوری اور خرد برد کا مکمل

ریکارڈ ایک فائل کی صورت میں موجود تھا،

جو وہ اپنے لیپ ٹاپ میں محفوظ رکھتا تھا۔

وہ اپنے سارے کالے کارنامے خود ہی لکھ کر اپنے پاس سنبھال کر رکھتا تھا۔

اس کے پاس ان سب لڑکیوں کی ویڈیوز بھی موجود تھیں،

جن میں اس نے ان سب کے ساتھ زیادتی کی تھی،

ان کا ریپ کروایا تھا۔

ان ثبوتوں کو حاصل کرنا بے حد ضروری تھا۔

اسی کام کے لیے عالیان نے خود حامی بھر لی۔

عالیان کے ساتھ حارث بھی تھا۔

اسی مقصد کے تحت وہ دوبارہ اپنے گھر واپس آیا،

جبکہ حارث ہوٹل میں ٹھہرا ہوا تھا۔

"عالیان، بہت سوچ سمجھ کر کام کرنا اور اپنا خاص خیال رکھنا۔

میں نے اس کے بارے میں مکمل انفارمیشن نکالی ہے۔

اس کے گھر کے ارد گرد تقریباً پچیس سے زیادہ گارڈز ہوتے ہیں،

اور اس کے آفس کے باہر بھی دو گارڈز تعینات رہتے ہیں۔

ہر طرف کیمرے لگے ہوئے ہیں،

اس لیے ذرا سی بھی لاپرواہی خطرناک ہو سکتی ہے"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

احمد نے فکرمندی سے سمجھایا۔

"ہمم، ہم سنبھال لیں گے۔

تم لوگ ٹینشن مت لو"۔

حارث نے پورے اعتماد سے جواب دیا۔

"پھر بھی دھیان رکھنا۔

اگر میرا اپنا کام نہ ہوتا تو میں خود تمہارے ساتھ آ جاتا"۔

احمد نے افسردگی سے کہا۔

"میں یہ موقع کسی صورت ضائع نہیں کر سکتا"۔

عالیان نے پُرعزم لہجے میں جواب دیا۔

"چل، اگلی بار چلے جانا"۔

"ہمم، اگلی بار میں ہی جاؤں گا"۔

احمد نے مضبوط ارادے کے ساتھ کہا

عالیان جیسے ہی گھر آیا، امی ابو سے مل کر سیدھا عروہ کے گھر چلا گیا۔ وہاں پھپھو سے ملاقات کی، عروہ کا پوچھا اور پھر اوپر اس کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے دروازہ کھٹکھٹایا، مگر اندر سے کوئی آواز نہ آئی۔

اس نے دوبارہ دستک دی، لیکن پھر بھی عروہ نے دروازہ نہ کھولا۔

تیسری بار دستک پر قدموں کی آہٹ سنائی دی اور دروازہ کھل گیا۔

سامنے عروہ کھڑی تھی۔

پہلے تو وہ بس ساکت سی کھڑی رہی، پھر یکدم چونک گئی۔ حیرت اور الجھن اس کے چہرے سے صاف جھلک رہی تھی، وہ وہیں دروازے پر کھڑی کھڑی بات کرنے لگی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عالیان بہت خوش تھا۔ تقریباً تین ماہ بعد وہ اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا۔

وہ عروہ اسلم سے محبت کرتا تھا، مگر اس محبت کا اقرار کرنے کی ہمت اب تک اس میں نہیں آئی تھی۔

عالیان نے بے حد نرمی سے پہلی بار عروہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

عروہ کا ہاتھ اس کے ہاتھ کے مقابلے میں بہت چھوٹا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ اس کے ہاتھ کو سہلاتا رہا اور ساتھ ہی عروہ کے بدلتے ہوئے رنگ کو غور سے دیکھتا رہا۔

وہ واقعی بہت خوبصورت لگ رہی تھی، شرماتی ہوئی۔

عروہ کے ہاتھ تو اسے شروع سے ہی پسند تھے، مگر اب وہ اس کی آنکھوں میں بھی کھونے لگا تھا۔

"اُس کے دل نے بے اختیار کہا۔"

"یہ معیار آنکھوں کا تھا، یا کسی تعویذ کا اثر؟

ہم سے کوئی دیکھا نہ گیا، تمہیں دیکھنے کے بعد

یہ احساس عجیب تھا — جیسے وقت کے ساتھ بڑھتا ہی جا رہا ہو، کم ہونے کا نام ہی نہ لے۔

عروہ شاید حیران بھی تھی میرے بدلتے رویے پر اور سوال بھی کر رہی تھی۔

کیا کہتا، میں کہ میں کیا کر رہا ہوں؟ یہ خطرناک کام تھا، جس میں میں اپنی فیملی کو ہرگز نہیں انوالو کر سکتا تھا۔

لیکن عروہ کے سوال بڑھتے جارہے تھے، تو اسے چپ بھی کروانا تھا۔عالیان عروہ کو دیکھنے لگا۔

دونوں کی آنکھوں کا تبادلہ ہوا اور وہ شرما گئی۔

مشن کمپلیٹیڈ ــــ عروہ کا دھیان اب شاید ان سوالوں سے ہٹ چکا تھا۔

وہ اب عالیان کی طرف دیکھنے سے منع کر رہی تھی، اور جو آگے اس نے بولا، اس چیز نے عالیان کو حیران کر دیا۔وہ سچ میں سٹریٹ فارورڈ تھی۔

"تمہاری بھوری آنکھوں میں نہیں دیکھا جاتا"۔

عالیان نے اپنے آپ کو سنبھالا اور بولا،

"میرا تو دل کرتا ہے تمہاری آنکھوں میں دیکھنے کو"۔

جس پر عروہ شرما گئی۔

عالیان محفوظ تھا، اسے یہ سب بہت اچھا لگ رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb
Clubb of Quality Content

اک دم سے حارث کی کال آئی۔

"ہاں، کیا ہوا

چوہدری کو پتا چل گیا کہ ہم اس کے کیس کی انویسٹیگیشن کر رہا ہے۔

"کیا!" عالیان نے آہستہ آواز میں بولا اور عروہ کی طرف دیکھتے ہوئے باہر کی طرف چل گیا۔

"کیسے پتا چلا؟ میں نے کہا تھا خاموشی سے کام کرنا ہے۔ ثبوت ملیں گے تب ہی کچھ کریں گے۔"

"وہ پتا کروا رہا ہے کہ کون اس کے خلاف انویسٹیگیشن کر رہا ہے"۔

"چلو ٹھیک ہے، پتا کرنے دو۔ ہمیں وہ فائل جلدی چرانا ہو گی تا کہ اس کے جاننے سے پہلے ہمارے ہاتھ ثبوت لگ جائیں"۔

"میں شام کو تمہارے پاس آؤں گا، پھر ڈسکس کریں گے"۔

"ہمم، چلو صحیح ہے"۔

شام کو عالیان حارث کے پاس گیا۔ وہ دونوں پلان بنا رہے تھے کہ کیسے فائل چرانا ہے۔

"میرے پاس ایک آئیڈیا ہے۔" عالیان نے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیا؟" حارث نے پوچھا۔

"ہم پہلے چوہدری پر رپورٹ کریں گے۔ کوئی بھی عام سی رپورٹ ہو گی، مگر اس میں ایک بات ضروری ہے"...

"کیا؟" حارث نے پوچھا۔

"چوہدری کو لازمی تھانے جانا ہو گا تا کہ ہمارا کام آسان ہو جائے۔ مطلب یہ کہ وہ رات کو تھانے جائے گا اور صبح واپس آئے گا، اور تب تک ہم اپنا کام کر چکے ہوں گے"۔

"جب وہ اپنے گھر سے نکلے گا تو ہم اس کے گارڈز کی شکل اپنا کر اس کے آفس کے گارڈز کی جگہ خود وہاں کھڑے ہوں گے"۔

"اور رہی بات کیمروں کی، تو اس کا بھی حل ہے۔ میرے پاس نہیں، لیکن تم یہ کام اچھی طرح کر سکتے ہو، رائٹ

"ہاں!" حارث نے کچھ یاد کرتے ہوئے کہا، "میرا کزن ہے، بہت اچھا ہیکر ہے۔ میں اس سے بات کر لوں گا"۔

"ہمم، میں یہی چاہتا تھا۔" عالیان نے اس کے کندھے کو تھپتھپایا۔

"کیمرے والا مسئلہ حل، باقی کام ہمارا۔ بس ہمیں اندر جانا ہے اور فائل چورانی ہے"۔

"ہاں ہاں، صحیح ہے۔" حارث نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"پھر کل نہیں، پرسوں یہ کام کریں گے۔ میں کل تھوڑا بزی ہوں"۔

"ہاں ہاں، مجھے پتا ہے..." حارث نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا،

"بھابی کو بھی تو ٹائم دینا ہے"۔

حارث نے مذاقاً کہا۔

عالیان عروہ کی یونیورسٹی کے باہر اس کا ویٹ کر رہا تھا کہ اتنے میں اسے اویس نظر آیا۔

اویس نے عالیان کو دیکھا اور اس کے پاس آ گیا۔ عالیان کا اسے دیکھتے ہی خون کھولنے لگا۔ یہ وہی خبیث تھا جس نے اس کی بیوی کو اغوا کیا تھا، اور یہیں نہیں، یہ ایک قاتل کا بیٹا بھی ہے۔

یہ خود بھی قاتل ہے، اپنے باپ کے ساتھ ساتھ سب گناہوں میں شریک۔

یہ اویس، چوہدری... چوہدری اعاظم خان کا بیٹا، اکلوتا بیٹا۔

وہ عالیان کے پاس آیا۔

"کیسے ہو، عالیان؟ سنا ہے تمہاری شادی ہو گئی ہے عروہ سے۔"

"مجھے تو پہلے ہی تمہاری نیت پر شک تھا، جب تم اپنی بیوی کے بدلے کے لیے میرے پیچھے

آئے تھے۔وہ دن میں نہیں بھولوں گا۔اس وقت تو تم یہ کہہ رہے تھے کہ وہ تمہاری کزن ہے،اوراب شادی کرلی۔سچ میں بڑے تیز ہو"۔

"اچھا،میں تیز ہوں تواچھا ہے نا،تم جیسے بیوقوف تو نہیں"۔

" اور دوسری بات،میں تمہیں کیوں بتاؤں کہ عروہ میری"——

"کیا لگتی ہے؟میری مرضی ہے،میں جس سے بھی شادی کروں۔تم ہوتے کون ہو مجھے بتانے والے؟جاؤ،اور آئندہ سے اپنے کام سے کام رکھنا،تو زیادہ اچھا ہوگا"۔

وہ عالیان کو براسا دیکھ کر چلا گیا۔

اتنے میں عروہ یونیورسٹی سے باہر نکلی۔اس نے اپنا دوپٹہ سر پر اوڑھ رکھا تھا۔عالیان حیران ہوا،اور پھر خوش بھی۔

"چلو،آہستہ آہستہ ہی سہی،وہ کوشش تو کر رہی تھی"۔

نے عالیان کو دیکھا تو بہت خوش ہوگئی۔آمنہ نے سلام کیا اور پھر چلی گئی۔عروہ

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گئے۔اچانک عروہ نے کل کی کال کے بارے میں پوچھ لیا۔عالیان کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ اس بات کے پیچھے کیوں تھی۔

"نہیں،کچھ نہیں،ایسے ہی کوئی کیس کا مسئلہ تھا۔تم چھوڑو ان باتوں کو"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کسی نہ کسی طریقے سے عالیان نے اس کا دھیان وہاں سے ہٹا دیا۔ پھر بات بدلنے کے لیے اس نے آج کے دن میں اس نے کیا کیا، اس کے بارے میں پوچھا۔

ان سب کے دوران عالیان نے یہ بھی نوٹ کیا کہ عروہ مسلسل بات کرتے ہوئے اس کے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔

وہ پورے راستے اپنے پچھلے سارے قصے سناتی رہی——

اور عالیان خاموشی سے اسے سن رہا تھا۔ اب اسے یہ سب اچھا لگ رہا تھا۔ اب عروہ اسے ناراض نہیں لگ رہی تھی، اور وہ اسے ناراض کرنے کی متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔

اس کے دل میں روز بروز بڑھتا ہوا احساس اسے عروہ کے اور قریب لے آ رہا تھا، اتنا قریب کہ شاید اب اسے چھوڑ کر جانا مشکل ہو جائے۔

وہ یہ تین دن حسین بنانا چاہتا تھا۔ شاید اسے اپنی زندگی پر اب زیادہ بھروسا نہیں رہا تھا۔

کل وہ ایک ایسا خطرناک کام کرنے والا تھا کہ انجام کا تصور ہی دل کو دہلا دینے کے لیے کافی تھا۔

کیا ہو گا؟

یا تو وہ پکڑا جائے گا... یا بچ نکلے گا۔

"حارث، کام ہو گیا۔ تمہارا کزن راضی ہو گیا ہے"۔

"ہاں، ہو گیا"۔

وہ دونوں حارث کے ہوٹل کے باہر پارک میں بیٹھے تھے۔

"کل ہر صورت ہمیں یہ کام کرنا ہو گا"۔

"ہاں،" عالیان نے مختصر سا جواب دیا۔

"اور اگر ہم دونوں میں سے کوئی پکڑا گیا تو دوسرا اپنی جان خطرے میں نہیں ڈالے گا، اور آرام سے وہاں سے نکل جائے گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عالیان نے حارث کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں،" حارث نے فوراً انکار کیا،

"جب ہم ایک ساتھ جا رہے ہیں تو پکڑے بھی ایک ساتھ ہی جائیں گے"۔

"نہیں، ہمیں وہ فائل ہر حال میں چاہیے۔ اگر فائل ہمارے ہاتھ لگ گئی اور ہم میں سے کوئی ایک پکڑا گیا، تو بھی فائل لے کر جانا ضروری ہے۔"

عالیان نے اس بار قدرے غصے میں کہا۔

"نہیں! ایسا نہیں ہو گا"۔

"تم سمجھ کیوں نہیں رہے؟" عالیان نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں سمجھ رہا ہوں، تم نہیں سمجھ رہے۔ ایسا نہیں ہو گا، بس اب اور کچھ نہیں"۔

"اچھا، ٹھیک ہے۔ میں جا رہا ہوں، ویسے ہی کافی لیٹ ہو گیا ہوں"۔

"ہاں، جاؤ"۔

عالیان پورے راستے اسی بات کے بارے میں سوچتا رہا۔

جب وہ پھپھو کے گھر پہنچا تو سب جمع تھے اور اسی کا انتظار ہو رہا تھا۔ عروہ نے کئی بار کال کی تھی، مگر عالیان نے جان بوجھ کر فون نہیں اٹھایا۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ عروہ پھر سے ناراض ہو گئی ہے، مگر اسے منانا وہ اچھی طرح جانتا تھا۔

وہ اندر آیا تو عروہ کہیں نظر نہیں آئی۔ وہ سامنے چارپائی پر بیٹھ گیا۔

اتنے میں پھپھو نے عروہ کو آواز دی۔

عروہ سامنے آئی، ہاتھ میں سلاد کی پلیٹ تھی۔

اس کی نظریں بس عالیان پر ٹھہری ہوئی تھیں۔

وہ واقعی بہت پیاری لگ رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

عالیان کی آنکھوں میں روشنی پڑ رہی تھی، جس کی وجہ سے وہ عروہ کو ٹھیک طرح دیکھ نہیں پا رہا تھا، مگر اس کے باوجود وہ اسے بے حد پیاری لگ رہی تھی۔

اس نے عروہ کی طرف مسکرا کر دیکھا، مگر عروہ بغیر کچھ کہے پلٹی اور کچن کی طرف چلی گئی۔

اب عالیان کو اندازہ ہو گیا تھا کہ اسے عروہ کو منانا بھی ہے۔

وہ اس کے پیچھے کچن میں گیا۔ وہاں کوئی اور موجود نہیں تھا، صرف عروہ کھڑی تھی۔

عالیان کچن میں آیا تو دیکھا کہ عروہ کے بال کھلے ہوئے تھے اور وہ بار بار انہیں پیچھے کرتے ہوئے برتن دھو رہی تھی۔

اس کے کھلے، گیلے بالوں سے ابھی تک پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ عروہ کے بال لمبے اور بے حد خوبصورت تھے۔

عالیان کچھ لمحے پیچھے کھڑا اسے دیکھتا رہا، پھر آہستہ سے اس کے قریب آیا۔

"میں مدد کر دوں"

عروہ چونکی اور مڑ کر عالیان کی طرف دیکھا۔

"عالیان؟ تم یہاں"

"ہاں، میں ہی ہوں"۔

عالیان ذرا اور قریب ہوا۔اس نے نرمی سے اس کے بال اس کی گردن سے اوپر اٹھائے اور ہاتھ میں تھام کر کھڑا ہو گیا۔

ان لمحوں میں اس کی نظر عروہ کی گردن پر جا ٹھہری۔اس کی گردن بہت خوبصورت تھی، جس میں سونے کی باریک چین جگمگا رہی تھی۔

عالیان نے نظریں ہٹانے کی کوشش کی، مگر ناکام رہا۔

آخر کار اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا،

"ادھر آؤ، میں برتن دھو دیتا ہوں

یہ کہتے ہوئے اس نے فوراً اس کے بال چھوڑے، ہلکے سے بازو سے پکڑ کر عروہ کو پیچھے کیا اور خود برتن دھونے لگا۔

اس کی گھبراہٹ عروہ کی نظروں سے اوجھل رہی۔

اگلی رات وہ دونوں چوہدری کے گھر میں داخل ہو چکے تھے۔پلان کے مطابق چوہدری اس وقت تھانے میں تھا، اور یہ دونوں آفس کے دروازے کے باہر پہرا دے رہے تھے۔

عالیان اندر گیا جبکہ حارث باہر کھڑا رہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عالیان نے کمپیوٹر کو اپنے فون سے کنیکٹ کیا اور ساتھ ہی حارث کے کزن کو ہیکنگ شروع کرنے کا کہا۔

کمپیوٹر کھولتے ہی اس نے فائلز تلاش کرنا شروع کر دیں۔ کچھ ویڈیوز بھی سامنے آئیں—— وہ ساری ویڈیوز ان لڑکیوں کی تھیں جن پر اس درندے نے ظلم کروایا تھا۔

"عالیان، جلدی کرو، وہ واپس آ رہا ہے۔ ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے، اور دوسرے گارڈز بھی آ سکتے ہیں،" حارث نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

عالیان نے دل پر پتھر رکھ کر وہ ویڈیوز چھوڑ دیں۔ وقت اجازت نہیں دے رہا تھا۔

وہ اصل فائل لے کر دونوں وہاں سے نکل گئے۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

اگلی صبح ان دونوں کو واپس جانا تھا۔۔

"مجھے وہ ویڈیوز بھی ملی تھیں،" عالیان نے کہا۔

"اچھا؟ پھر کیا ہوا؟"

"وقت نہیں تھا، ورنہ میں وہ بھی محفوظ کر لیتا۔"

"ہمم... ہم اگلی بار ضرور کر لیں گے۔ اللہ ہماری مدد کرے گا۔"

"ہمم، ان شاء اللہ"۔

اگلی صبح عالیان سب سے ملنے کے بعد عروہ سے ملا۔

اس لمحے اسے شدت سے احساس ہوا کہ محبت میں دوری کیا ہوتی ہے۔

وہ جانا نہیں چاہتا تھا، وہ عروہ کے ساتھ رہنا چاہتا تھا——

مگر وہ رہ نہیں سکتا تھا۔

چوہدری غصے سے گاڑی سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا گھر کے اندر آ گیا۔

"ابا جان! ہمیں ایسے ہی بلا لیا گیا؟ یہ کس نے ہم پر رپورٹ کی ہے؟ اگر مجھے پتا چلا تو میں——
"

"بس کرو!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چوہدری نے رعب دار آواز میں کہا۔

"مجھے اچھی طرح معلوم ہے تم کیا کر سکتے ہو۔ پہلے اپنے آپ کو سنبھالو"۔

"ابا جان! وہ میں... میں سچ بول رہ"——

"میں نے کہا چپ ہو جاؤ"!

وہ چند لمحے گہری سوچ میں ڈوب گیا۔

"ہمیں کسی نے پھنسایا ہے"...

یہ کہتے ہی چوہدری تیزی سے اپنے آفس کی طرف بڑھا۔دروازہ کھولا اور سیدھا اپنے کمپیوٹر کے پاس جاکر بیٹھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کے چہرے کا رنگ بدل چکا تھا۔

اس نے غصے سے آواز دی:

"اویس...اویس"!

"جی ابا جان....جی جی..."

اویس گھبراہٹ میں بولا۔

"میں نے گارڈز کی ساری ذمہ داری تم پر چھوڑی تھی،"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

چوہدری دھاڑا۔

"میرے کمپیوٹر سے کسی نے وہ فائل کاپی کرلی ہے"!

وہ غصے میں پاگلوں کی طرح اپنے بیٹے کی طرف لپکا، پاس پڑا ڈنڈا اٹھایا اور اویس پر برس پڑا، بغیر یہ سوچے کہ سامنے اس کا اپنا بیٹا کھڑا ہے۔

"ابا جان! ابا جان، مجھے معاف کردیں، میں پھر ایسا نہیں کروں گا۔

ابا جان، پلیز"!

''چپ ہو جاؤ!''

چوہدری نے زبردست رعب بھری آواز میں کہا اور گارڈز کو بلایا، جن کی رات کی ڈیوٹی تھی۔

اس کا بیٹا اٹھا اور سائڈ پر کھڑا ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور دو گارڈز اندر آئے۔

''کل یہاں تم لوگ ڈیوٹی دے رہے تھے؟'' چوہدری نے غصے سے پوچھا۔

''نہیں صاحب، کل... کل تو ہمیں بتایا گیا تھا کہ ہماری چھٹی ہے۔ اس لیے ہم اپنے گھر تھے۔ صاحب، ہمیں کچھ نہیں پتا''۔

''بکواس بند کرو! تمہیں کیا لگتا ہے، میں تمہاری بات پر یقین کروں گا

''صاحب، ہم سچ بول رہے ہیں۔ واقعی ہمیں میسج آیا تھا چھوٹے صاحب کے نمبر سے کہ کل ہماری چھٹی ہے''۔

چوہدری نے اویس کی طرف غصے سے دیکھا۔

''ابا جان، سچ... مم... میں نے میسج نہیں کیا''۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

چوہدری کا غصہ اور بڑھ گیا۔ طیش میں آکر اس نے دونوں گارڈز کو مار دیا۔ وہاں موجود سب لوگ کانپ اٹھے۔

"دفعہ ہو جاؤ"

"سارے کے سارے یہاں سے دفعہ ہو جاؤ!"

اس نے رعب دار آواز میں حکم دیا۔

سب لوگ جلدی جلدی وہاں سے نکلنے لگے۔ چند گارڈز نے ان دونوں گارڈز کی لاشیں اٹھائیں اور آفس سے باہر لے گئے۔

اویس بھی موقع غنیمت جان کر جانے لگا کہ پیچھے سے ایک گرج دار آواز سنائی دی——

"اویس کے علاوہ سب دفعہ ہو جاؤ"!

اویس ایک دم رک گیا۔

"ابا جان، وہ... مجھے یونیورسٹی کا کچھ کام ہے۔"

وہ ڈرے ہوئے انداز میں بولا۔

"میں نے کہا ہے تمہارے علاوہ سب چلے جائیں۔ سمجھ نہیں آرہی"؟

"ج... جی ابا جان"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

چوہدری اس کے قریب آیا، آنکھوں میں خطرناک چمک تھی۔

"میں تمہیں ایک آخری موقع دے رہا ہوں۔ خود کو میرا بازو ثابت کرو، اور یہ دکھاؤ کہ تم میرے بعد اس جگہ کھڑے ہونے کے قابل ہو۔ ورنہ مجھے وارثوں کی کوئی کمی نہیں ہے"۔

"سمجھ رہے ہو نا"؟

"ج...جی ابا جان۔" اویس کی آواز کانپ رہی تھی۔

"مجھے ان لوگوں کا پتا کر کے دو جنہوں نے میرے گھر میں گھس کر، میری ناک کے نیچے گیم کھیلا اور میری چیزیں چوری کیں"۔

اس نے دانت بھینچتے ہوئے کہا:

"مجھے کل تک ان کا پتا چاہیے"۔

"جی جی، میں آپ کو ناامید نہیں کروں گا ابا جان۔ میں سچ میں آپ کو ثابت ک"——

"اچھا، اچھا، بس بس۔"

چوہدری نے بات کاٹ دی۔

"جاؤ، کام پر دھیان دو، باتوں پر نہیں"۔

"جی ابا جان"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اویس کے جانے کے بعد چوہدری کافی دیر تک وہیں بیٹھا اسی معاملے کے بارے میں سوچتا رہا۔اس کی آنکھوں میں غصہ اور انتقام صاف جھلک رہا تھا۔

"میرے ہاتھ لگے تو زندہ نہیں چھوڑوں گا"۔

"ابا جان! ابا جان! میں نے پتا لگوا لیا ہے"!

وہ خوشی سے بھرا ہوا اپنے باپ کے پاس آیا۔

چوہدری نے اسی رعب دار آواز میں اسے ڈانٹا،

"اتنے سے کام پر خوش مت ہوا کرو۔ تم جیسا بے صبر انسان میں نے نہیں دیکھا"۔

"جی ابو—"

اویس کی آواز دھیمی پڑ گئی،اور اس کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

"ابا جان، میں نے کیمرے چیک کیے تھے، مگر اس وقت کی فوٹیج موجود نہیں تھی۔ کسی نے جان بوجھ کر ڈیلیٹ کی ہے۔ میں نے بہت کوشش کی، لیکن وہاں سے کچھ ہاتھ نہیں آیا"۔

وہ لمحہ بھر رکا، پھر جیسے اسے کچھ یاد آیا۔

پھر مجھے یاد آیا کہ آپ کے کیس کو کسی نئے پراسیکیوٹر نے دوبارہ کھولنے کی کوشش کی تھی۔

میں نے اسے پیسے دے کر پھر سے بند کروادیا تھا، لیکن ان لوگوں نے اس کے باوجود دوبارہ کوشش کی۔ مجھے تو یہی لگتا ہے کہ یہ سب انہی لوگوں کا کام ہے۔ جب ان کے پاس ثبوت نہیں تھے تو شاید یہ حرکت بھی اسی مجبوری میں کی گئی ہو۔ اسی لیے میں نے ان کے بارے میں کھوج لگوائی ہے۔

وہ ذرا رکا، پھر قدرے فخر سے بولا۔

"یہ سب ابھی ابھی پراسیکیوٹر بنے ہیں۔ چار دوست ہیں، ایک ساتھ ہی کام کرتے ہیں۔ اور ان میں سے ایک کو میں جانتا ہوں"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کے ہونٹوں پر ایک شیطانی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"صرف جانتا نہیں.... بہت اچھی طرح جانتا ہوں"۔

چوہدری نے گہری نظروں سے اپنے بیٹے کو دیکھا۔

"کیسے جانتے ہو اسے"؟

"بس... دوست تھا میرا۔ بعد میں بتاؤں گا، ابا جان"۔

پھر جیسے اسے کچھ اور یاد آیا۔

"اور ہاں، ایک اور بات...ان میں احمد بھی شامل ہے۔ ہمارا باورچی فاروق کا بیٹا"۔

چوہدری کے چہرے پر یکدم معنی خیز مسکراہٹ آگئی۔

"اچھا...تو یہ بات ہے۔

بدلہ لینا چاہ رہا ہے بہن کا"۔

وہ ہلکا سا ہنسا۔

"بیچارا"...

پھر اویس کی طرف دیکھ کر بولا،

"ہمیں اسے موقع دینا چاہیے، ہے نا اویس

"جی ابو"۔

اویس بھی ہنسنے لگا۔

"چلو پھر، کل ذرا ملاقات کر کے آتے ہیں ہمارے باورچی کے بیٹے سے۔

ہم بھی دیکھیں کہ وہ اب کتنا بڑا ہو گیا ہے"...

قہقہہ گونجا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"عالیان"۔

خرم آ کر عالیان کے پاس کھڑا ہو گیا۔

"ہمم

"چوہدری کو پتا چل گیا ہے کہ اُس رات ہم اس کے گھر گھسے تھے"۔

"واہ، چوہدری نے تو کچھ زیادہ ہی جلدی کام کر لیا۔" احمد نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"ہاں، یہ ہماری توقع سے بھی بہت پہلے ہو گیا"۔

"اب کیا کرے گا وہ؟" خرم نے پوچھا۔

"کچھ نہیں،" عالیان نے پورے اطمینان سے جواب دیا۔

"بس احمد سے ملنے آئے گا۔ لیکن ملاقات میں خود کروں گا اس سے"۔

"ہمم"...

"مطلب تم اس سے مل کر اسے یہ احساس دلاؤ گے کہ نہ تو تمہیں اس کی دھمکیوں سے کوئی

فرق پڑتا ہے، نہ ہی اس کے یوں سامنے آنے سے۔ بلکہ تم اس پر الٹا دباؤ ڈالو گے"۔

"ہے نا؟" حارث بھی بات میں شامل ہوا۔

عالیان نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"لیکن ایک بات ہے..." خرم ذرا سنجیدہ ہو گیا۔

اویس مجھے جانتا ہے۔ اگر وہ مجھے کچھ نہیں کہ پایا تو وہ عروہ کو نقصان پہنچا سکتا ہے، اور یہ میں نہیں چاہتا۔ تو ہمیں کوئی پلان کرنا ہو گا۔

"ہمم، یہ بات صحیح ہے"۔

اچانک احمد نے ہاتھ اوپر کیا اور پھر سے نیچے کیا۔

"میرے پاس آئیڈیا ہے۔ ادھر آؤ سارے"۔۔۔

عالیان اپنے آفس میں بیٹھا تھا۔ وہ پینٹ کوٹ میں ملبوس، بالوں کو اسٹائل سے پیچھے کیے، منہ پر سنجیدگی لیے ہوئے اپنے کچھ کام میں مصروف تھا، لیکن پھر بھی بہت پر کشش لگ رہا تھا۔

اتنے میں حارث آیا۔

"عالیان، چوہدری آگیا"۔

عالیان نے اوپر دیکھا اور سر ہلا دیا۔

حارث سائیڈ کی چیئر پر بیٹھ گیا۔

"سر، آپ سے ملنے آیا ہے کوئی"۔

"ہمم، اندر بھیج دو"۔

چوہدری اندر آیا، اویس اس کے ساتھ تھا۔ عالیان نے اوپر دیکھا، پہلے چوہدری کو، پھر اویس کو۔

"السلام علیکم، عالیان صاحب۔" چوہدری نے چہرے پر مسکراہٹ لیے ہوئے کہا۔

عالیان نے سلام کا جواب دیا، لیکن دل نہیں کر رہا تھا۔

چوہدری آکر سامنے پڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیسے ہیں آپ؟ سنا ہے کہ نئے پراسیکیوٹر ہیں، رینک بھی بڑا ہے، بڑے ہی قابل انسان ہیں۔ اتنی عمر نہیں ہے آپ کی"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ کو مجھ سے کوئی کام تھا، چوہدری صاحب"؟

چوہدری خاموش ہو گیا۔

"لگتا ہے آپ جانتے ہیں مجھے"۔

"جی، بہت اچھے سے۔" عالیان نے دو ٹوک انداز میں بولا۔

"پھر تو آپ یہ بھی جانتے ہوں گے کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں"۔

اس نے شیطانی مسکراہٹ منہ پر لیے عالیان کو کہا، اور اس سب میں اویس چپ تھا۔

عالیان خاموشی سے چوہدری کو دیکھ رہا تھا۔اس بار اویس کے بھی چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

عالیان پہلی بار تھوڑا ڈرا تھا،شاید یہ اسے عروہ کو دھمکی دینے آئے ہوں۔

عالیان ویسے ہی سنجیدہ چہرہ لیے چوہدری کو دیکھ رہا تھا۔

چوہدری ہنسا اور پھر بولا،

"ارے،میں تو اپنے دوست کے بیٹے سے ملنے آیا ہوں۔اویس،کیا نام تھا"؟

"ہاں احمد،وہ کہاں ہے؟میں نے سنا ہے تمہارے ساتھ کام کرتا ہے"۔

عالیان کا خون کھول اٹھا،مگر چہرے پر سنجیدگی برقرار رہی۔

"وہ یہاں نہیں ہے،کسی کام سے گیا ہوا ہے"۔

"اچھا،لگتا ہے کسی اہم کام میں مصروف ہے"۔

"جی بالکل،میں بھی"۔

عالیان کا لہجہ ویسا ہی سرد اور دوٹوک تھا۔

"ہمم...اچھا،تو پھر میں چلتا ہوں۔لگتا ہے تم واقعی بہت مصروف ہو"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہاں، ایک ایسا کیس ہے جسے ہر حال میں ڈیل کرنا ہے۔ یہاں تک کہ اس کیس میں جان دینے کے لیے بھی تیار ہوں۔"

عالیان نے سیدھا اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

چوہدری خاموش رہا، کچھ لمحے عالیان کو اوپر سے نیچے تک بغور دیکھتا رہا۔

"بس کیا کریں، چوہدری صاحب، آج کل کے کرمنلز آسانی سے ہاتھ نہیں آتے۔ اور ویسے بھی..."

عالیان نے ہلکا سا توقف کیا،

"ایک بہت بڑے غنڈے کا بہت بڑا راز میرے ہاتھ لگ چکا ہے"۔

وہ آگے جھکا۔

"اب میرا کام بس ایک ہے — وارنٹ لیٹر بجھوانا، اور اسے پھانسی تک پہنچانا"۔

پھر قدرے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا،

"کیوں، کیا خیال ہے آپ کا؟ ایسے ہی ہونا چاہیے تھا اس کے ساتھ، ہے نا

وہ چند لمحے خاموش رہا، پھر بولا،

"ہاں، کیوں نہیں... ایسا ہی ہونا چاہیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جب اسے پکڑ لو تو مجھے ضرور بتانا، میں بھی دیکھنا چاہتا ہوں کہ اسے کیسی سزا ملتی ہے۔

چلو، اب میں چلتا ہوں"۔

وہ اٹھا اور باہر کی طرف بڑھ گیا۔

اویس دروازے تک اسے مسکراتا ہوا دیکھتا رہا۔ باہر نکلتے ہی اس نے مڑ کر کہا،

"بہت عرصے بعد ملاقات ہوئی ہے، عالیان۔

عروہ کیسی ہے؟

میرا اسلام کہنا"۔

وہ مسکراتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

یہ محض بات نہیں تھی... یہ صاف صاف دھمکی تھی، اور وہ بھی عالیان کے لیے۔

"ابا جان، اگر آپ کہیں تو میں کام کر دوں؟"

اویس نے محتاط لہجے میں پوچھا۔

"نہیں، چھوڑ دو۔"

چوہدری نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہ لڑکا بہت پر جوش ہے، اپنے دوست کے بدلے کے لیے۔

کرنے دو جو کر رہا ہے، میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

فی الحال کچھ مت کرنا، اور ہاں... یہ کیس آگے نہیں بڑھنا چاہیے"۔

"جی ابا جان، ٹھیک ہے"۔

چوہدری نے ذرا رک کر پوچھا،

"تم اس لڑکے کو کیسے جانتے ہو"؟

اویس کے چہرے پر ایک مکروہ سی مسکراہٹ آئی۔

"اس کی بیوی کو بھی جانتا ہوں میں۔

مجھے پسند تھی وہ... میں نے اسے اغوا بھی کیا تھا،

لیکن عین اسی وقت عالیان آگیا تھا—

اور اس نے مجھے اور میرے دوستوں کو بری طرح مارا تھا"۔

میرے کئی دوست اس کی دھمکیوں کی وجہ سے میرا ساتھ چھوڑ چکے ہیں۔

میری اس سے بہت پرانی دشمنی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آپ کہیں تو میں اس کی بیوی کو مار دوں...

یا یوں کرتے ہیں، میں اس کی بیوی کو اپنے پاس رکھ لیتا ہوں۔

"نہیں،"

چوہدری نے سرد لہجے میں کہا،

"مجھے فی الحال اس کی بیوی سے کوئی کام نہیں۔

میرا مقصد ابھی صرف وہ لڑکا ہے۔

اس کی بیوی کو بعد میں دیکھیں گے۔

اگر یہ معاملہ نمٹ گیا تو اسے چھوڑ دیا جائے گا،

ورنہ... اس کی بیوی کو مرنا پڑے گا"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"عالیان، پھر کیا ہوا؟"

احمد نے تشویش سے پوچھا۔

"جو بات میں اسے سمجھانا چاہتا تھا، وہ سمجھ گیا ہے۔"

عالیان نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"اب وہ کیا کرے گا؟"

احمد نے دوبارہ سوال کیا۔

"فی الحال وہ مجھے کچھ نہیں کہے گا،

لیکن یہ کیس زیادہ دیر تک نہیں چلے گا۔

ہمیں اسے مزید مضبوط کرنا ہوگا،

اور ہر کام جلدی میں کرنا ہوگا"۔

وہ لمحہ بھر رکا، پھر بولا،

"اگر ہم یہ ثبوت عدالت میں جمع کرا دیں

اور کیس کو تیزی سے آگے بڑھائیں،

تو ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔

ہمارے ہاتھ بہت بڑا ثبوت لگ چکا ہے"۔

اس کی آنکھوں میں عزم جھلک رہا تھا۔

"اس بار... میں اسے نہیں چھوڑوں گا"۔

"میں اپنے باپ اور بہن کا بدلہ لے کر رہوں گا،

اور جب تک تم لوگ میرے ساتھ ہو، مجھے کسی چیز کا ڈر نہیں۔

مجھے تم سب پر پورا بھروسہ ہے"۔

احمد نے اپنی بات مکمل کی۔

"ہم تمہارے ساتھ ہیں۔"

حارث نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

یوں دو ہفتے گزر گئے۔

کل عدالت میں پیشی تھی، اور وہ یہ موقع کسی صورت ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جج صاحب تشریف لا رہے ہیں، سب کھڑے ہو جائیں"!

عدالت میں موجود سب لوگ احتراماً کھڑے ہو گئے،

سوائے چوہدری کے، جو بدستور اپنی کرسی پر بیٹھا رہا۔

احمد کے دل میں عجیب سی خوشی تھی۔

وہ دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کر رہا تھا کہ آخر وہ دن آ ہی گیا

جب اس کی بہن کے قاتل کو اس کے انجام تک پہنچایا جائے گا۔

عالیان نہایت سنجیدگی سے سامنے والی کرسی پر بیٹھا تھا۔

اس کے ہاتھ میں موجود فائل کے کاغذات آہستہ آہستہ الٹ پلٹ ہو رہے تھے،

مگر اس کی نظریں پوری طرح مقدمے پر مرکوز تھیں۔

"کیس شروع کیا جائے"۔

عالیان اچانک اپنی کرسی سے اٹھا اور مضبوط آواز میں بولا،

"مائے لارڈ"!

وہ جج کے سامنے آکر کھڑا ہوا۔

"مائے لارڈ!

آج جس شخص کا مقدمہ اس عدالت کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے،

وہ کوئی عام مجرم کا نہیں بلکہ انسانیت کے دشمن **چوہدری اعظم خان** کا ہے"۔

یہ شخص اس سے پہلے بھی متعدد سنگین جرائم میں ملوث رہا ہے۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

مائے لارڈ!

اس مقدمے سے جڑے میرے ذاتی جذبات آج میں عدالت کے دروازے پر ہی چھوڑ آیا ہوں،

اور اس وقت میں یہاں صرف اور صرف

ریاست کے پراسیکیوٹر کی حیثیت سے کھڑا ہوں۔

چوہدری اعظم خان اس سے پہلے بھی

جیسے سنگین جرائم میں ملوث رہا ہے **Embezzlement**،

اور اگر اسے نہ روکا گیا تو آئندہ بھی رہے گا،

کیونکہ یہ شخص یہ سمجھتا ہے

کہ اسے روکنے والا کوئی نہیں۔

لیکن مائے لارڈ!

میں عدالت کو یقین دلاتا ہوں

کہ میں ہر ممکن قانونی راستہ اختیار کروں گا

Clubb of Quality Content

تاکہ یہ مجرم قانون کے کٹہرے میں کھڑا ہو

اور اپنے کیے کی مکمل سزا پائے۔

میں وہ ہر دلیل،

ہر شواہد،

اور ہر قانونی حربہ استعمال کروں گا

جس کے ذریعے یہ ثابت ہو

کہ قانون سب کے لیے برابر ہے

اور کوئی بھی اس سے بالاتر نہیں"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عالیان نے اپنی بات مکمل کی

اور خاموشی سے واپس آکر اپنی نشست پر بیٹھ گیا۔

اس نے سامنے رکھے کاغذات سنبھالے

اور ایک گہری سانس لی۔

احمد، جو کب سے چوہدری پر نظریں جمائے بیٹھا تھا،

اچانک چونک اٹھا۔

چوہدری بالکل پُر سکون بیٹھا تھا۔

اس کے چہرے پر

نہ خوف تھا،

نہ پریشانی،

اور نہ ہی انجام کا کوئی سایہ۔

یہ دیکھ کر احمد کا دل بیٹھ سا گیا۔

وہ سمجھ گیا تھا——

کچھ نہ کچھ ضرور گڑبڑ ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عالیان نے فائل اٹھائی

اور اعتماد کے ساتھ آگے بڑھا۔

اس نے کاغذات جج کے سامنے رکھتے ہوئے کہا

"مائے لارڈ!

یہ وہ ناقابلِ تردید اور ٹھوس ثبوت ہیں

جو چوہدری اعظم خان کے

Embezzlement کو مکمل طور پر بے نقاب کرتے ہیں۔

ان دستاویزات میں

بینک ٹرانزیکشنز،

جعلی کمپنیوں کے نام،

اور آف شور اکاؤنٹس کی مکمل تفصیل موجود ہے

جو براہِ راست ملزم سے منسلک ہیں

"میں لکھا گیا ہر ایک لفظ

اس کے جرم کی تصدیق کرتا ہے"۔

یہ کہتے ہوئے عالیان ایک قدم پیچھے ہٹا

جج نے فائل کھولی،

چند لمحے خاموشی سے کاغذات پلٹے،

اور پھر ایک سرد اور سخت نظر عالیان پر ڈالی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صاحب پراسیکیوٹر عالیان

جج کی آواز میں واضح ناگواری تھی

"ان دستاویزات میں

وہ ثبوت موجود نہیں

جن کا آپ نے دعویٰ کیا ہے۔

یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے...

بلکہ یہ فائلیں تو"——

جج کا لہجہ اچانک بلند ہو گیا

"کیا آپ عدالت کی توہین کرنے آئے ہیں؟

کیا آپ نے عدالت کو مذاق سمجھ رکھا ہے"

"مائی لارڈ!"

دفاعی وکیل فوراً کھڑا ہوا،

زور دے کر بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پراسیکیوٹر صاحب نے

بلا جواز میرے مؤکل پر

سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔

میں عدالت سے درخواست کرتا ہوں

کہ یہ اپیل فوری طور پر مسترد کی جائے"۔

عالیان کو یوں محسوس ہوا

جیسے زمین اس کے قدموں تلے سے نکل گئی ہو۔

وہ تیزی سے فائل کھول کر دیکھنے لگا۔

ایک صفحہ پلٹا...

پھر دوسرا...

پھر تیسرا...

کہیں بھی **Embezzlement** کا ذکر موجود نہیں تھا۔

نولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ فائلیں—

جو انہوں نے عدالت میں جمع کروائی تھیں—

بدل چکی تھیں۔

یہ اس کی زندگی کی

سب سے بڑی غفلت تھی۔

عالیان کا چہرہ بظاہر بے تاثر تھا،

لیکن اس کے اندر

ایک شدید طوفان برپا ہو چکا تھا۔

اس نے خود کو سنبھالا۔

اس لمحے ٹوٹ جانا

اس کے لیے سب سے بڑی شکست ہوتی۔

اس نے فیصلہ کیا

کہ حالات کو سنبھالنا ہی

اس وقت واحد راستہ ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پیچھے بیٹھا احمد غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسی لمحے اٹھ کر

چوہدری عاظم خان کا گلا دبا دے۔

اور سامنے...

چوہدری پورے سکون سے بیٹھا تھا،

ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ لیے،

ان کی شکست کا مزہ لے رہا تھا۔

”مائے لارڈ“!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عالیان نے ایک بار پھر خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

”کسی نے جان بوجھ کر

ثبوت تبدیل کیے ہیں۔

لیکن میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں

کہ میں آپ کو دوبارہ

مایوس نہیں کروں گا۔

مجھے ایک اور موقع دیجیے——

اگلی پیشی میں

میں یہ کیس انجام تک پہنچادوں گا۔"

یہ کہہ کر عالیان خاموشی سے

اپنی نشست پر واپس آگیا۔

اس کی نظریں بے اختیار

چوہدری سے جا ملیں۔

چوہدری بھی

اسی کو دیکھ رہا تھا۔

عالیان نے غصہ ضبط کیا،

چہرہ بالکل سپاٹ رکھا۔

"عدالت

پراسیکیوٹر کو

ایک اور موقع دیتی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اگلی پیشی

ایک ہفتے بعد ہو گی۔"

جج اٹھ کر چلے گئے۔

عدالت میں ہلکا سا شور پھیل گیا۔

سب لوگ اپنی اپنی جگہ سے اٹھنے لگے۔

عالیان نے خاموشی سے

اپنے کاغذات سمیٹے

اور کسی سے کچھ کہے بغیر

باہر کی طرف بڑھ گیا۔

احمد فوراً

اس کے پیچھے پیچھے آیا۔

ابھی وہ چند قدم ہی چلے تھے

کہ پیچھے سے

چوہدری کی آواز آئی——

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"احمد—

کیسے ہو؟"

احمد رک گیا۔

پیچھے مڑا،

لیکن کوئی جواب نہ دیا۔

چوہدری ہلکا سا ہنسا۔

"کیا ہوا؟

ہار...

بہت بری لگ رہی ہے نا۔"...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یہ ہنسی صرف ہنسی نہیں تھی—ایک چھپی طاقت کی خبر تھی،

جو لمحوں کے بہاؤ کو بدل سکتی تھی۔

☆☆☆

گزشتہ وقت

)اسلام آباد(

''تم نے ان فائلوں کی کاپی کیوں نہیں کروائی؟'' عالیان نے اُسے سرد نظروں سے دیکھا۔

''یار، مجھے نہیں پتا تھا، مجھے لگا تھا کہ ثبوت ہمارے پاس محفوظ ہیں

عالیان کھڑا ہوا۔

''احمد، یہ میری غلطی ہے۔ میں کیس صحیح طرح سے ہینڈل نہیں کر سکا۔''

''نہیں یار، تم کیا بول رہے ہو؟'' احمد فوراً بولا۔

''کسی کی کوئی غلطی نہیں ہے۔''

خرم آگے بڑھا اور عالیان کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔

''احمد ٹھیک کہہ رہا ہے۔ کسی کی غلطی نہیں۔ یہ ہمارا پہلا کیس تھا، اسی لیے ایسا ہو گیا۔

اگلی ہیئرنگ میں ہم اسے سزا دلوا کر ہی رہیں گے۔''

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کچن سے حارث کی آواز آئی، جو جوش میں کوکنگ کر رہا تھا۔

"ہاں! ہم بدلہ ضرور لیں گے۔ ہم اسے چھوڑنے والے نہیں ہیں"!

"ہم لڑیں گے"!

باقی سب نے ایک ساتھ کہا۔

"ہاں، لڑیں گے!" حارث بولا۔

"ہم آخری دم تک لڑیں گے"!

"ہاں، لڑیں گے"!

"تو کوئی ٹینشن مت لو،" حارث نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"ہم ضرور جیتیں گے۔

اور جب میرے ہاتھ کا کھانا کھاؤ گے نا، تو انگلیاں چاٹتے رہ جاؤ گے۔"

یہ سن کر احمد کو اچانک کچھ یاد آیا۔

"اوہ نہیں! اسے کس نے کھانا بنانے کی اجازت دی؟

آج پھر لگتا ہے میں رات کا کھانا نہیں کھاؤں گا۔"

Clubb of Quality Content

وہ کچن کی طرف دیکھ کر بولا،

"حارث! تم کس سے پوچھ کر کچن میں گھس آئے ہو؟"

"کیا مطلب؟ میرے سے اچھا کھانا کوئی نہیں بناتا!" حارث فوراً بولا۔

عالیان اور خرم نے ایک دوسرے کو دیکھا، بر اسا منہ بنایا اور جلدی سے کچن کی طرف لپک گئے۔

خرم نے حارث کے ہاتھ سے چمچ لیتے ہوئے کہا کہ ایسے نیک کام وہ نہ ہی کرے تو بہتر ہے۔

پھر طنزیہ انداز میں بولا کہ کھانا عالیان بنائے گا، کیونکہ وہ حارث کے ہاتھ کا لذیذ کھانا نہیں کھانا چاہتے،

بے شک عالیان کے ہاتھ کا بدمزہ کھانا ہی کیوں نہ ہو۔ یہ کہہ کر خرم حارث کو کچن سے باہر لے گیا

اور جاتے جاتے کہہ گیا کہ وہ بہت گندا کھانا بناتا ہے، اس لیے اسے کچن میں آنے ہی نہ دیا جائے۔

عالیان نے احمد کو گھورتے ہوئے کہا کہ کیا اس نے سب کے پیٹ پالنے کا ٹھیکا لے رکھا ہے،

تو احمد فوراً بولا کہ بالکل اسی طرح جیسے اس نے سب کو اپنے گھر رکھنے کا ٹھیکا لیا ہوا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عالیان نے گلا صاف کیا تو احمد ہنستے ہوئے اس کے ہاتھ میں پیاز تھما کر کچن سے باہر نکل گیا، جبکہ عالیان پیاز کو دیکھتا رہ گیا اور دل ہی دل میں سوچا کہ لگتا ہے اس کی زندگی اب انہی پیاز کو کاٹتے اور ہانڈی بناتے ہی گزر جائے گی۔

کاش عروہ ہوتی، مگر ایک لمحے بعد ہی اسے یاد آیا کہ اسے بھی تو کھانا بنانا نہیں آتا۔ سچ کہے تو ساری زندگی شاید اسے ہی کچن میں گزارنی تھی، اور اسی خیال پر اسے اپنی زندگی پر ترس آ گیا۔

اسی طرح پانچ دن گزر گئے، مگر ان کے ہاتھ کوئی ٹھوس ثبوت نہ لگا۔ ایک شام عالیان کچن میں میز کے ساتھ بیٹھا اپنے فون میں موجود فالتو فائلیں ڈیلیٹ کر رہا تھا کہ اتنے میں خرم اور احمد اندر آ گئے۔

خرم نے کہا کہ عشاء کی نماز کا وقت ہونے والا ہے اور نماز کے بعد کہیں باہر کھانا کھانے چلیں گے۔

عالیان نے حارث کے بارے میں پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ پہلے ہی مسجد جا چکا ہے۔ عالیان نے فون ایک طرف رکھا، آدھی فائلیں ڈیلیٹ کیں اور باقی چھوڑ دیں،

Clubb of Quality Content

پھر اپنا کوٹ اٹھا کر باہر نکل آیا، جبکہ احمد اور خرم اس کے پیچھے پیچھے تھے۔ مسجد پہنچے تو جماعت شروع ہونے والی تھی،

حارث پہلے سے وہاں بیٹھا ان کا انتظار کر رہا تھا۔ چاروں ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے، اور نماز کے بعد احمد

وہ کافی دیر وہیں بیٹھا رہا اور دعا مانگتا رہا۔

اس کا دل صبح سے ہی بے چین تھا، جیسے اندر کوئی بوجھ رکھا ہو جسے وہ صرف اللہ کے سامنے ہی اتار سکتا تھا۔ وہ آج بس اللہ سے باتیں کرنا چاہتا تھا۔ اس نے دل ہی دل میں دعا کی کہ یا اللہ، مجھے تجھ پر پورا یقین ہے، تو ضرور انصاف کرے گا، میرے باپ اور بہن کا بدلہ ضرور لے گا۔ اس شخص نے صرف میری بہن کے ساتھ نہیں، بلکہ اس جیسی بے شمار لڑکیوں کی زندگیاں برباد کی ہیں، اس نے انہیں قتل کیا ہے، وہ ایک قاتل ہے۔ یا اللہ، میں اسے کبھی معاف نہیں کر سکوں گا، اور وہ معافی کے قابل بھی نہیں، آخر وہ کس کس سے معافی مانگے گا؟ یا اللہ، میں اپنا بدلہ تجھ پر چھوڑتا ہوں۔ دعا کرتے کرتے احمد کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

عالیان اور خرم خاموشی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

Clubb of Quality Content

عالیان نے ہلکی آواز میں بس اتنا کہا، ''ہمم...''تو احمد نے اچانک پوچھ لیا، اگر میں کبھی مر گیا تو تم کیا کرو گے ؟

عالیان ایک دم اس کی طرف دیکھنے لگا اور سخت لہجے میں پوچھا، یہ کیسی باتیں کر رہا ہے ؟ احمد نے نظریں چرا کر کہا، نہیں، ایسے ہی پوچھ رہا تھا، جبکہ خرم نے خاموشی سے سر جھکا لیا۔

ایک جھٹکا سا لگا۔ خرم نے گہری سانس لے کر کہا کہ اگر کبھی میں یا ہم سب نہ رہے تو تم نے احمد سے کیا ہوا وعدہ ضرور پورا کرنا ہے۔

اس نے احمد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ دیکھو، وہ کیسے رو رہا ہے، میں تم میں سے کسی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔ تم سب میرے لیے بھائیوں کی طرح ہو، بلکہ اس سے بھی زیادہ عزیز ہو، مجھ سے وعدہ کرو۔

عالیان یونہی خرم کو دیکھتا رہا، پھر ناگواری سے بولا کہ یہ کیسی باتیں کر رہا ہے، ابھی کی ہیں، آئندہ ایسی باتیں مت کرنا۔

اتنے میں احمد اٹھ کر ان کی طرف آ گیا۔ عالیان نے اس سے پوچھا کہ دل ہلکا ہوا؟ احمد نے سر ہلاتے ہوئے کہا کہ نہیں ہوا، چل یار، تھوڑا گلے لگ جا بھائی، آج بس اچھا محسوس نہیں کر رہا۔

حارث آگے بڑھا اور ہنستے ہوئے بولا کہ چل، مجھے گلے لگا لے، اور دونوں نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔

عالیان نے احمد کو پیچھے کیا اور جھنجھلا کر کہا، اوئے ہٹ! کیا کر رہا ہے؟

مگر احمد اب اس کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا اور عالیان آگے بھاگ رہا تھا۔ عالیان تنگ ہو رہا تھا، اور احمد جان بوجھ کر اسے اور زیادہ تنگ کر رہا تھا۔

وہ چاروں باہر آ گئے۔ احمد نے چلتے ہوئے کہا، ''چلو آؤ عالیان، چلیں، نہ کہا جا رہا ہے۔''

عالیان نے تھکے ہوئے لہجے میں جواب دیا، ''نہیں احمد، تم لوگ جاؤ، آج میرا دل نہیں ہے۔ ایک کام کرو، مجھے اسٹور تک چھوڑ دو، پھر تم لوگ چلے جانا۔

''احمد نے سر ہلاتے ہوئے کہا، ''اچھا، ٹھیک ہے۔'' گاڑی احمد چلا رہا تھا۔ کچھ دیر بعد اس نے سوال کیا، ''پیر کو کیا کریں گے ہم؟ کوئی ثبوت تو ملا ہی نہیں۔

''عالیان نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا، ''میں ابھی یہی کام کرنے لگا ہوں، گھر جا کر۔''

احمد نے ہلکا سا مسکرا کر کہا، ''ہمم، چلو، تم کام کرو اور ہم آرام کرتے ہیں۔

''اچانک احمد نے پوچھا، ''اوئے، تم لوگ اپنا شناختی کارڈ لائے ہو؟'' خرم نے پیچھے مڑ کر عالیان سے کہا، ''عالیان، میں نے اپنا والا صبح تمہیں پکڑایا تھا، ہے تمہارے پاس؟

"عالیان نے جیب میں ہاتھ ڈالا، کارڈ نکالا اور خرم کو دیتے ہوئے کہا، "ہاں، ہے۔" خرم نے تصدیق کی، "میرا ہی ہے نا؟

"عالیان نے جواب دیا، "ہاں، تمہارا ہی ہے، میرا گھر پر ہے۔

"حارث اپنی جیبیں ٹٹولنے لگا مگر اسے کچھ نہ ملا۔

احمد نے غصے سے کہا، "حارث، کبھی تو لے آیا کرو کچھ!

"عالیان نے بات کاٹتے ہوئے کہا، "اچھا بھائیو، تم لوگ لڑتے رہو اور مجھے یہاں اتار دو۔"

گاڑی رکی اور عالیان اتر گیا۔

عالیان نے اسٹور سے کچھ سامان لیا اور پیدل ہی گھر آگیا، کیونکہ اسٹور ان کے گھر سے زیادہ دور نہیں تھا۔ گھر پہنچتے ہی اس نے سامان کچن میں رکھا اور وہیں بیٹھ کر دوبارہ اپنے فون میں موجود فالتو فائلیں ڈیلیٹ کرنے لگا۔ اچانک اس کی نظر ایک ویڈیو پر پڑی۔ عالیان نے وہ ویڈیو کھولی تو اس کے چلتے ہی اس کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا، اور ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کی رنگت مزید زرد ہوتی چلی گئی۔ ایک دم اس نے ویڈیو بند کر دی۔ وہ کچھ کہہ نہیں پا رہا تھا—کہتا بھی کیا؟ اس کی آنکھوں میں اب بے انتہا غصہ تھا، ایسا غصہ جو ضبط سے باہر تھا۔ چند لمحے سوچنے کے بعد اچانک اسے احساس ہوا... ثبوت۔ انہیں ثبوت مل گیا تھا۔ چوہدری

کے خلاف وہ ثبوت جو سب کچھ بدل سکتا تھا۔ وہ ویڈیو احمد کی بہن کی تھی، جو انجانے میں عالیان کے موبائل میں فائل کاپی کرتے وقت شامل ہو گئی تھی، اور یہی ویڈیو چوہدری کو اس کے انجام تک پہنچانے کے لیے کافی تھی۔

عالیان نے بغیر ایک لمحہ ضائع کیے فوراً فون اٹھایا اور احمد کو کال ملائی

"چھوٹے صاحب، چاروں گاڑی میں بیٹھے ہیں۔ ان سب کو ایک ساتھ اڑا دلیں۔"

دوسری طرف چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سرد آواز سنائی دی، "عالیان بھی ہے؟"

"جی صاحب۔"

"تو پھر اور بھی اچھا ہے۔ سب کو مار دو۔ کوئی بھی زندہ نہیں بچنا چاہیے۔"

"جی، جیسا آپ کہیں۔"

فون بند ہوتے ہی اس نے فوراً ایک اور نمبر ملایا۔ "ٹرک لے کر آؤ۔ سفید رنگ کی گاڑی ہے، نمبر تمہیں بھیج رہا ہوں۔ اندر موجود کوئی بھی بندہ زندہ نہیں بچنا چاہیے۔"

"جی صاحب، کام ہو جائے گا۔"

کال ختم ہوئی تو اس کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ پھیل گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یار، پٹرول بھی ابھی ختم ہونا تھا اور ہم موٹر وے پر ہیں!" احمد نے اسٹیئرنگ پر سر ٹکاتے ہوئے جھنجھلا کر کہا۔

"اور سگنل بھی نہیں آرہے،" حارث نے بے چینی سے موبائل دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

وہ گاڑی سے نیچے اترا اور کچھ فاصلے پر جا کر کھڑا ہو گیا، جہاں ہلکے سے سگنل آرہے تھے۔

عالیان خاموش بیٹھا سامنے سڑک کو دیکھ رہا تھا، مگر اس کے دل میں ایک انجانا سا خطرہ مسلسل سر اٹھا رہا تھا—ایسا احساس جو بلاوجہ نہیں ہوتا۔

حارث عالیان کو فون کرنے ہی والا تھا کہ ایک دم پیچھے سے زوردار آواز گونجی۔

حارث نے مڑ کر دیکھا تو ایک بہت بڑے ٹرک نے ان کی گاڑی کو ٹکر ماردی۔

ٹکر اتنی شدید تھی کہ گاڑی الٹتی ہوئی دوسرے روڈ پر جا گری۔

حارث سناٹے میں چیخا۔ اس کے کانوں میں سیٹیاں بجنے لگیں اور وہ روڈ پر گر پڑا۔

گاڑی سے دھواں اٹھ رہا تھا۔ احمد کو ہوش آیا۔

اس کے بازو اور سر پر سخت چوٹیں آئی تھیں۔ اس نے خرم کی طرف دیکھا—گاڑی الٹی پڑی ہوئی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے خرم کو اٹھانے کی کوشش کی، اسے آواز دی، مگر خرم نہ اٹھا۔ وہ اسی وقت دم توڑ چکا تھا۔

احمد کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد اسے اپنے پیٹ میں شدید درد محسوس ہوا۔

اس نے دیکھا کہ کوئی لوہے کا ٹکڑا اس کے پیٹ میں گھسا ہوا تھا۔ وہ تکلیف سے کراہ اٹھا۔ ایک دم اس کے منہ سے خون نکل آیا۔

اسے سمجھ آگئی تھی کہ اب اس کا بھی آخری وقت قریب ہے۔

اس نے اللہ کو پکارا، اور آخری لفظ جو اس کے منہ سے نکلا، وہ یہ تھا:

''چھودری کو اس کے گناہوں کی سزا ملے''...

اچانک زوردار دھماکا ہوا اور گاڑی کو آگ لگ گئی۔

ہر طرف سناٹا چھا گیا...

"کیا مصیبت ہے! احمد کو اپنا فون بند نہیں کرنا چاہیے تھا، اور حارث تو فون ہی نہیں اٹھا رہا۔ یہ گھر آئیں، پھر بتاتا ہوں"...

چند لمحوں بعد ہی فون پھر بجا۔ عالیان نے جلدی سے اسے اٹھایا۔ کال حارث کی تھی۔

"ہاں، ہیلو!" عالیان نے بے صبری سے کہا، مگر دوسری طرف کی آواز کچھ اور تھی۔

"جی، آپ کون؟" عالیان نے محتاط لہجے میں پوچھا۔

"آپ عالیان بات کر رہے ہیں؟" غیر متوقع آواز نے عالیان کے خون کو جما دیا۔

"جی جی، میں ہی ہوں..." عالیان کے الفاظ لرز رہے تھے۔

"آپ کا دوست اس وقت ہسپتال میں ہے۔ آپ فوراً آ جائیں۔"

عالیان کے ہوش اُڑ گئے۔

"ج...جی؟ کون سے ہسپتال میں؟ کیسے؟" اس کی آواز میں خوف جھلک رہا تھا۔

"دراصل کار ایکسیڈنٹ ہوا ہے"...

عالیان ایک دم سناٹے میں کھڑا ہو گیا۔ دل دھڑک رہا تھا، ہاتھ کانپ رہے تھے

دوسری طرف سے بولنے والا کچھ اور کہنے کی کوشش کر رہا تھا، مگر عالیان کچھ سن ہی نہیں پا رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اب وہ ہسپتال کا نام بتا رہا تھا۔ عالیان نے بغیر کچھ سوچے اپنی جیکٹ اور گاڑی کی چابی اٹھائی اور ہسپتال کی طرف نکل گیا۔ دل میں بھروسہ کم اور خوف زیادہ تھا۔ وہ ڈرائیو کرتے ہوئے بس یہی دعا کر رہا تھا کہ باقی سب ٹھیک ہوں۔

اس کے فون پر ڈیٹیکٹیو کی کال آئی، جس میں صرف حارث کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ احمد اور خرم کی حالت کے بارے میں اسے کوئی علم نہیں تھا۔

جب عالیان ہسپتال پہنچا، تو اس کی دنیا ہی تاریک ہو گئی۔ احمد اور خرم اب اس دنیا میں نہیں تھے۔ ایک بڑا ٹرک ان کی گاڑی سے ٹکرایا تھا، اور دونوں کی لاشیں ایسی حالت میں تھیں کہ پہچاننا مشکل تھا۔ صرف بلڈ گروپ کے ذریعے ان کی شناخت ممکن ہوئی۔

ایک لمحے میں چھن گئے وہ سب، جو اپنے تھے

لاشوں کے بیچ ڈھونڈتا رہا، یاروں کے چہرے

عالیان ہسپتال کی بینچ پر بیٹھا، بچوں کی طرح روتا رہا۔ کوئی بھی نہیں تھا جو اسے سہارا دے۔ آتے جاتے لوگ اسے گھور کر دیکھتے، اور عالیان وہاں بینچ پر بیٹھ کر اپنی بھوری آنکھیں سرخ کیے رو رہا تھا۔

اچانک حارث کی آنکھ کھلی۔ آنکھ کھلتے ہی سب سے پہلے اس نے اپنے دوستوں کا نام لیا۔

Clubb of Quality Content

"احمد... خرم... کہاں ہیں... میرے دوست کہاں ہیں؟"

حارث بستر سے نیچے اترا، لیکن اچانک نیچے گر گیا۔

ڈاکٹر فوراً اس کے پاس آئے اور اسے سنبھالنے کی کوشش کی۔

"چھوڑو مجھے! کہاں ہیں میرے دوست؟" حارث نے چیخنے والے انداز میں کہا۔

اتنے میں عالیان وہاں آ پہنچا۔

حارث، عالیان کو دیکھتے ہی، اس کی طرف لپکا۔

"عالیان... عالیان!

اس چھودری نے ہمارے دوست ہم سے چھین لیے۔

عالیان... عالیان! تم سن رہے ہو نا؟"

اس نے عالیان کو ہلاتے ہوئے کہا، لیکن عالیان صرف وہاں کھڑا رہا۔ کہتا بھی کیا؟

اب کی بار حارث نیچے بیٹھ کر رو رہا تھا، اور عالیان کی آنکھوں سے بھی آنسو سیلاب کی مانند بہہ رہے تھے۔

وہ روکنے کی کوشش کرتا بھی تو آنسو تھمتے نہیں تھے۔

اتنے میں وہاں ڈیٹیکٹیو حیدر آیا۔

"جی، ہم کچھ سوالات کرنے آئے ہیں آپ سے۔

کیا آپ ہمیں اپنا تھوڑا سا وقت دیں گے؟"

حارث اٹھا اور سیدھا ڈیٹیکٹیو کی طرف بڑھا۔ غصے اور دکھ سے اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

"میں بتاتا ہوں کس نے انہیں مارا ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ وہ چھودری عازم خان تھا۔ اسی نے میرے دوستوں کو مارا ہے۔ وہ ایک قاتل ہے! جاؤ، پکڑو اسے"!

عالیان نے فوراً آگے بڑھ کر حارث کو تھاما اور پیچھے کیا، پھر ڈاکٹر کو اشارہ کیا کہ وہ اسے لے جائیں۔ حارث جانا نہیں چاہتا تھا، مگر ڈاکٹر اسے زبردستی ساتھ لے گئے۔

"حیدر صاحب، مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے،" عالیان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی، کہیے،" ڈیٹیکٹیو نے جواب دیا۔

"یہ جگہ مناسب نہیں ہے۔ ہم کہیں اور چلتے ہیں۔"

عالیان آگے بڑھا اور ڈیٹیکٹیو اس کے پیچھے چل دیا۔ وہ دونوں ایک الگ کمرے میں آ گئے۔

"جی، کیا بات کرنی ہے، پراسیکیوٹر عالیان صاحب؟" حیدر نے پوچھا۔

عالیان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، "یہ کیس آپ کو چاہیے۔"

ڈیٹیکٹیو نے ایک لمحے کو چونک کر اسے دیکھا۔

"نہیں...دراصل میں چاہتا ہوں کہ آپ خرم کی جگہ میرے مرنے کی خبر پھیلائیں۔"

ڈیٹیکٹیو نے حیرت سے عالیان کی طرف دیکھا۔

"کیوں؟"

"کیونکہ یہ سب چھودری نے کروایا ہے۔" عالیان کی آواز بھاری ہو گئی۔

"وہ مجھے بھی مارنا چاہتا ہے۔"

وہ اس کے ٹارگٹ میں تھا، اور احمد بھی۔ لیکن قسمت نے ایک خوفناک کھیل کھیلا تھا۔ وہ خود بچ گیا، اور اس کی جگہ خرم مر گیا۔ اگر حارث اُس وقت گاڑی سے باہر نہ نکلا ہوتا تو شاید وہ بھی...وہ کہتے کہتے رک گیا۔ ایک لمحے کے لیے کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ پھر اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا، "اسی لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ بلڈ رپورٹس چینج کر دیں۔ میری فیملی کو بھی بتا دیں کہ میں مر گیا ہوں۔ خرم کا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ لوگ مجھے ہی خرم سمجھ کر اس کا جنازہ بھی احمد کے ساتھ پڑھوا دیں گے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عالیان کی آنکھیں غصے کی شدت سے سرخ ہو چکی تھیں۔آنکھوں میں آنسو تھے، مگر ان بھوری آنکھوں میں اس وقت ایک خوفناک عزم جھلک رہا تھا۔چھودری نے اس کے اندر جو بدلے کی آگ لگادی تھی، اب وہ اس وقت تک نہیں بجھ سکتی تھی جب تک وہ اسے اس کے انجام تک نہ پہنچادیتا۔وہ اپنے غصے کو ضبط کیے ہوئے، بہت دھیمی مگر پُر عزم آواز میں بات کر رہا تھا۔

عالیان نے ایک گہرا سانس لیا، پھر بولا، "میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔اب یہ میرا اپنے آپ سے وعدہ ہے۔" اس نے سر نیچے کی طرف جھٹکا۔آنکھوں میں جمع پانی اب آنسوؤں کی صورت بہنے لگا۔آخر میں اس نے آہستہ مگر سخت لہجے میں کہا، "کسی کو بھی اس بات کی خبر نہیں ہونی چاہیے۔"

ڈیٹیکٹیو نے عالیان کو سر سے پاؤں تک بغور دیکھا، جیسے اس کے حوصلے کو پرکھ رہا ہو۔پھر آہستہ سے بولا،

"تمہارے بارے میں میں نے بہت سنا ہے۔تم واقعی بہادر ہو۔ٹھیک ہے، میں تمہاری مدد کروں گا۔میں بھی چاہتا ہوں کہ وہ اپنی سزا پائے۔تم فکر مت کرو، کسی کو کچھ پتا نہیں چلے گا۔ یہ بات صرف میرے اور تمہارے درمیان رہے گی۔اللہ تمہاری مدد کرے۔"

Clubb of Quality Content

یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا۔ حیدر ایک سنجیدہ، بہادر اور اصول پسند ڈیٹیکٹیو تھا۔ وہ بہت سے پیچیدہ کیسز حل کر چکا تھا اور انصاف پر پختہ یقین رکھتا تھا۔ اس نے پہلے بھی چھودری کے خلاف ثبوت اکٹھے کرنے کی کوشش کی تھی، مگر ہر بار ناکام رہا تھا۔

عالیان کافی دیر وہیں بیٹھا ایک ہی جگہ کو خالی نظروں سے گھورتا رہا۔ اس کے ذہن میں ایک کے بعد ایک منظر ابھر رہا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ حارث کے پاس گیا، جو تیار ہو کر اسی کا انتظار کر رہا تھا۔ عالیان کی آنکھوں میں نیند کا نام و نشان نہیں تھا؛ وہ پوری رات جاگتا رہا تھا۔

"عالیان، کہاں تھے؟" حارث نے فکر مندی سے پوچھا۔

عالیان نے اس کی طرف دیکھا اور دھیمی مگر ٹھوس آواز میں کہا، "حارث، میری بات غور سے سنو۔ خرم نہیں مرا... میں مرا ہوں۔ سمجھ گئے؟"

حارث بے یقینی سے اسے دیکھتا رہ گیا۔ "کیا بول رہے ہو، عالیان؟"

"ہاں، وہی جو تم نے سنا ہے،" عالیان نے سنجیدگی سے کہا۔ "میرے، تمہارے اور ڈیٹیکٹیو کے علاوہ کسی کو بھی پتا نہیں چلنا چاہیے کہ میں زندہ ہوں۔ میرے ہاتھ ایک بہت بڑا ثبوت لگا ہے، اور اس بار میں اسے پوری ہوشیاری سے استعمال کروں گا۔"

اس کی آنکھوں میں بدلے کی آگ صاف جھلک رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اس بار ہم وار کریں گے—"اس کے گال پر ایک آنسو پھسل گیا۔ "ایسا وار کہ اس کی نسلیں بھی یاد رکھیں گی۔ دو گے میرا ساتھ؟"

حارث نے ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر جذبے سے سر ہلا دیا۔ "اب کی بار گیم ہم کھیلیں گے۔"

اسی لمحے عالیان کے فون کی اسکرین جگمگا اٹھی۔ ڈیٹیکٹیو حیدر کی کال تھی۔

"کام ہو گیا ہے۔ رپورٹس بدل دی ہیں،" اس نے کہا۔

"آپ کا بہت شکریہ،" عالیان نے گہرے لہجے میں جواب دیا۔ "میں آپ کا احسان مند ہوں۔ کسی کو پتا تو نہیں چلا؟"

"میں بہت صفائی سے کام کرتا ہوں،" حیدر بولا۔ "کسی کو بھنک تک نہیں پڑی۔"

چلیں، آپ کا بہت شکریہ۔

میں واپس اپنے گھر جا رہا ہوں، ابھی میں ہسپتال ہی میں ہوں۔

آپ سے بعد میں بات کروں گا۔ شکریہ۔"

"ہاں، چلو، میں فون بند کرتا ہوں۔"

ڈیٹیکٹیو کچھ دیر وہیں بیٹھا ان کا غذات کو دیکھتا رہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاید وہ بھی اسی خیال سے خوش تھا کہ عالیان اس چھودری کو ضرور پکڑے گا،

جسے وہ خود بہت بار پکڑنے کی کوشش کر چکا تھا،

لیکن ہر بار وہ بچ نکلتا تھا۔

عالیان اور حارث ہسپتال سے سیدھا اپنے گھر کے لیے روانہ ہو گئے۔

اس کے گھر تک خبر بھی جا چکی تھی...اور میت بھی۔

اب عالیان کو عروہ کا خیال آیا۔

اس نے حارث سے کہا،

"اگر میں مر گیا تب ہی عروہ سکون سے رہے گی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ورنہ وہ اس کے ساتھ بھی کچھ برا کرے گا، جو میں ہرگز نہیں چاہتا۔

وہ میرے لیے بہت ضروری ہے، حارث۔

میں اسے کھونے کا درد برداشت نہیں کر پاؤں گا...

کبھی نہیں"...

اس کی آواز بھر آئی۔

"میں سوچ بھی نہیں سکتا۔

اس وقت میرے ذہن میں جو کچھ چل رہا ہے، وہ تم نہیں جانتے۔

میرا دماغ مجھے سونے نہیں دیتا"...

ساری رات عالیان صرف اسی بارے میں سوچتا رہا۔

جب سے چھودری نے اسے دھمکی دی تھی، وہ انہی سوچوں میں لگا رہا۔

"میرا سر درد سے پھٹ رہا ہے...

اس وقت جس کیفیت سے گزر رہا ہوں، تم نہیں سمجھ سکتے۔"

حارث نے عالیان کو گلے لگایا۔

"میں ساتھ ہوں تمہارے، میرے بھائی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عالیان اور حارث دور کھڑے اپنے دوستوں کو دفن ہوتے دیکھ رہے تھے۔

عالیان کے باپ منہ پر کپڑا رکھے، ایک شخص کے ساتھ گلے لگائے، رو رہا تھا۔

عالیان کو اپنے باپ پر ترس آیا اور سوچا،

"کاش مجھے یہ سب کرنے کا موقعہ ہی نہ ملتا،

لیکن میں مجبور ہوں۔"

وہ اپنے کمرے کی کھڑکی کی طرف گیا۔

عالیان کے کمرے کی کھڑکی سے باہر کا سارا منظر نظر آرہا تھا۔

وہ کھڑکی میں جا کر کھڑا ہوا، جہاں اس نے اپنی بہن کو دیکھا——عائشہ کو۔

وہ عروہ کو ڈھونڈ رہا تھا، تو اس کی نظر پلر کے پاس بیٹھی ہوئی لڑکی پر گئی۔

اس کی آنکھ میں ایک آنسو بھی نہیں تھا۔

وہ چپ چاپ ایک کونے میں بیٹھی، ایک ہی جگہ کو گھور رہی تھی۔

عالیان کا دل کر رہا تھا کہ وہ جائے اور اسے اپنے سینے سے لگا لے۔

وہ اسی طرح کافی دیر وہاں کھڑا رہا اور اسے دیکھتا رہا۔

پھر شام کو اس کا بھائی آیا۔

عالیان اپنے بھائی سے کچھ نہیں چھپاتا تھا۔

اس کے بھائی کو پتہ تھا کہ عالیان زندہ ہے۔

جب اس کا بھائی ایئرپورٹ سے گاڑی میں بیٹھ کر گھر آنے کے لیے روانہ ہوا،

تو عالیان نے اپنے بھائی کو فون کر کے بتا دیا کہ وہ زندہ ہے،

اور یہ لاش اس کے دوست کی ہے۔

اب اس کا باپ اس کے بھائی کو ایکسیڈنٹ کے بارے میں بتا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اک دم عروہ اٹھی اور عالیان کے کمرے کی طرف آئی۔

عالیان جلدی سے اپنے کمرے کی دوسری کھڑکی سے چھلانگ لگا کر باہر اتر گیا۔

وہ تھوڑی دیر نیچے بیٹھا رہا، پھر دوبارہ اوپر چڑھا۔

اب کمرے میں کوئی نہیں تھا، شاید عروہ واپس چلی گئی تھی...

وہ کیوں آئی تھی اس کے کمرے میں... کیا وہ اسے یاد کر رہی تھی؟

وہ اپنے کمرے سے نکل کر پیچھے الونج کی طرف گیا۔

وہاں سے سسکیوں کی آواز آ رہی تھی...

اس نے تھوڑا اوپر ہو کر دیکھا تو عروہ آ رہی تھی

الونج میں کھڑی زار و قطار رو رہی تھی۔

عالیان کو بہت تکلیف ہوئی... بہت زیادہ تکلیف۔

وہ اسے اور روتا ہوا نہیں دیکھ پا رہا تھا۔

وہ وہاں سے چلا گیا...

"ابا جان، دیکھیں، میں نے آج آپ کا سر بلند کر دیا"!

اویس نے اپنے باپ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"وہ عالیان بہت بڑا بنتا تھا... نفرت تھی مجھے اس سے۔

میں بہت خوش ہوں، "اویس نے کہا۔

"ہاں، کچھ تو اچھا کیا تم نے،"

چودھری نے روب والی آواز میں کہا۔

"ابا جان، میرے پاس ایک اور پلان بھی ہے۔

آپ بس بیٹھ کر دیکھیں۔

باقی کام سارا میں کروں گا۔

آپ دیکھیں گے، جیت ہماری ہو گی"...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

عالیان اور حارث ایک ہوٹل میں رہ رہے تھے۔

کچھ وقت بعد وہ دونوں احمد کے گھر چلے گئے۔

اب ان کی دوستی میں وہ مزہ نہیں رہا تھا۔

اس گھر میں انہیں احمد اور خرم کی بہت کمی محسوس ہوتی تھی۔

عالیان کے لیے احمد اس کے بھائی کی طرح تھا،

وہ اس کا بچپن کا دوست تھا۔

حارث اپنے ٹراما سے نکل نہیں پا رہا تھا۔

وہ بھی بدل گیا تھا، بہت سنجیدہ ہو گیا تھا۔

اس کی بات بات پر مذاق کرنے والی عادتیں، جو اس کے دوستوں کے ساتھ دفن ہو گئی تھیں، اب ختم ہو گئی تھیں۔

اب وہ دونوں صرف اور صرف بدلے کے بارے میں سوچتے تھے۔

"وقت کا پہیہ رکتا نہیں،

درد کے سمندر میں بھی روشنی کا ایک جزیرہ ہوتا ہے۔"

ان کے درمیان عام بات چیت بھی اکثر انہی کے بارے میں ہوتی،

اور اگر وہ موضوع بدلنے کی کوشش کرتے تو بات چھودری پر آ جاتی۔

حارث دن رات محنت سے کام میں لگا رہتا،

اور عالیان چار پانچ ماہ کے لیے انڈر گراؤنڈ ہو گیا تھا۔

وہ حارث کی مدد کرتا، اور پھر پورا دن کبھی اروی کے بارے میں،

یا احمد اور خرم کے بارے میں سوچتا۔

اسی طرح چار ماہ گزرتے گئے۔

عالیان واپس اپنے گھر کے قریب کسی ہوٹل میں ٹھہر گیا۔

اب اسے تین چار دن میں باہر نکلنا تھا۔

وہ چھودری کے بارے میں بہت سے ثبوت اکھٹے کر چکا تھا۔

وہ مکمل طور پر تیار تھا۔

عالیان عروہ کے گھر کے باہر کھڑا تھا،

وہ اسے دیکھنے آیا تھا، پورے چار ماہ کے بعد۔

اس نے دیکھا کہ عروہ کے کمرے کی کھڑکی کھلی تھی۔

اسلم ماموں کا گھر زیادہ تر بند رہتا تھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تو دیوار پر چڑھ کر عالیان عروہ کے کمرے میں چھپ کر جا سکتا تھا۔

عالیان کمرے کے اندر چھپ کر آیا۔

اندر کوئی نہیں تھا، نیچے سے آوازیں آرہی تھیں ــــــ

پھوپو عروہ کو کچھ کھانے کے بارے میں تلقین کر رہی تھیں۔

عالیان نے محسوس کیا کہ عروہ اب اوپر آرہی ہے،

تو وہ جلدی سے کھڑکی کے پاس گیا اور اتر کر سائیڈ والی دیوار پر کھڑا ہو گیا۔

عالیان نے عروہ کو کسی اور نمبر سے فون کیا۔

اب عروہ کا فون بج رہا تھا۔

اس نے اٹھایا، لیکن عالیان کچھ بول نہیں پایا اور فون کاٹ دیا۔

دیوار سے اتر کر واپس چلا گیا۔

وہ کہتا بھی کیا... شاید ابھی وہ اسے سچ بتانے کے لیے تیار نہیں تھا۔

عالیان عروہ کو بغیر دیکھے ہی واپس آ گیا۔

اک یا دو بار پھر وہ ہمت کر کے اس کے کمرے میں گیا۔

اگر وہ وہاں نہ ہوتی، تو وہ واپس آ جاتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شام کا وقت تھا۔

عالیان بلیک پینٹ اور شرٹ میں ملبوس تھا۔

اس نے دیکھا کہ دو لڑکیاں اسلم ماموں کے گھر سے نکل رہی تھیں۔

ان میں سے ایک تو آمنہ تھی، لیکن دوسری... وہ پوری طرح برقع میں تھی۔

اس کی صرف آنکھیں نظر آ رہی تھیں، اور عالیان اسے انہی آنکھوں سے پہچان گیا۔

کیسے نہ پہچانتا!

وہ اپنی عروہ کو بہت اچھے سے پہچانتا تھا۔

کیونکہ پوری زندگی جس لڑکی پر اس نے غور کیا تھا، وہ عروہ ہی تھی۔

وہ اسے بری نہیں لگتی تھی، نفرت نہیں کرتا تھا۔

بلکہ شروع سے ہی اسے پسند کرتا تھا۔

بس ابھی یہ بات قبول نہیں کرنا چاہتا تھا۔

بچپن سے ہی وہ ہمیشہ اس پر بہت نوٹس کرتا تھا۔

جب کبھی وہ عید پر یا کسی فیملی فکشن کے دوران آتی،

اس کی نظر ہمیشہ بھٹک کر اسی پر آپڑتی تھی۔

اس کی خوبصورتی کی وجہ سے نہیں،

بس کوئی چیز اسے اپنی طرف کھینچتی تھی۔

عروہ عالیان کا فرسٹ لو تھی۔

پہلا پیار...

آج اسے وہ بہت خوبصورت لگی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

عالیان نے اس کا پیچھا کیا۔

اک دم سے عروہ رکی، تو عالیان چھپ گیا۔

پھر سے اس نے عروہ کا پیچھا کیا۔

وہ رکی اور پیچھے دیکھا،

عالیان پھر سے سائیڈ پر ہو گیا۔

وہ دونوں کسی پارک میں جا کر بیٹھ گئیں،

اور عالیان دور بیٹھ کر عروہ کو دیکھ رہا تھا۔

اس کا دل نہیں بھر رہا تھا۔

بھرتا بھی کیسے؟ آخر چار ماہ بعد جو کچھ دیکھ رہا تھا اسے۔

آج کل عروہ زیادہ باہر آجاتی تھی۔

عالیان کسی محافظ کی طرح اس کے پیچھے آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر چلتا۔

جو پیر وہ پہلے اٹھاتی، وہ بھی وہی اٹھاتا۔

اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالے، وہ اسے گھر تک چھوڑتا،

جب تک وہ اپنے کمرے تک نہ جاتی، اور اس کے کمرے کی...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اگر کمرہ نہ کھلتا، وہ وہاں کھڑا رہتا۔

دو تین دن وہ اسی طرح کرتا رہا۔

پھر ایک دن **عروہ** اکیلی گھر جا رہی تھی، کسی خیالات میں گم، بس آگے کی طرف بڑھ رہی تھی۔

عالیان چھپ چھپ کر اس کے پیچھے چل رہا تھا۔

عروہ اپنے گھر کے دروازے کے پاس کھڑی ہوئی اور ایک دم سے پیچھے دیکھ لیا۔

اس نے عالیان کو دیکھ لیا، لیکن پہچانا نہیں۔

عالیان نے اپنی کیپ نیچے کی اور دوسری گلی میں مڑ گیا۔

وہ اس کے پیچھے آ رہی تھی، اور عالیان تیز قدم چلتا ہوا کسی باغ میں گھس گیا۔

اس نے نہیں دیکھا کہ وہ کہاں گیا۔

وہ کافی دیر اسے ڈھونڈتی رہی، پھر واپس چلی گئی۔

عالیان نے فیصلہ کیا کہ اب کی بار وہ **عروہ** کے سامنے آئے گا،

اس کا سامنا کرے گا،

اور سچ بتائے گا کہ وہ زندہ ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اگلے کچھ دن وہ اسی طرح پارک جاتی اور واپس گھر آتی،

لیکن عالیان اپنی گاڑی میں بیٹھ کر اس کا پیچھا کر رہا تھا،

جس کی وجہ سے عروہ کو پتہ نہیں چلتا تھا کہ وہ آیا ہے یا نہیں۔

شاید اسی کو ڈھونڈنے کے لیے وہ اب روز پارک جاتی تھی۔

اسی طرح وہ پھر سے ناکام واپس گھر لوٹ رہی تھی۔

عالیان اپنی گاڑی، جو اس نے دور کہیں کھڑی کی تھی، سے اترا اور اس کے پاس گیا۔

عروہ اپنے گھر کے دروازے کے سامنے کھڑی تھی،

جب عالیان نے پیچھے سے آواز لگائی اور بولا:

"آپ مجھے ڈھونڈ رہی ہیں، مس عروہ؟؟"

وہ پیچھے کو نہیں مڑی اور کچھ دیر کے لیے کھڑی رہی۔

شاید اس نے عالیان کو نہیں پہچانا۔

عروہ پیچھے کو مڑی اور ایک دم سے نیچے بیٹھ کر رونے لگی۔

عالیان دو قدم پیچھے ہٹا۔

اسے لگا کہ اس نے غلطی کر دی ـــــ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کے سامنے آ کر شاید عروہ اب اسے معاف نہ کرے،

اسے دیکھے بھی نہ، یا یقین نہ کرے اس پر۔

عالیان انہی خیالات میں تھا کہ ایک دم عروہ اٹھی اور اسے گلے لگا لیا۔

اک جھٹکا آیا، جس سے عالیان پیچھے ہٹ گیا،

لیکن پھر اس نے اپنے آپ کو بیلنس کر لیا۔

وہ عالیان کو گلے لگائے رو رہی تھی،

اور عالیان نے بھی اپنے بازو اس کے گرد محکم کر لیے۔

عالیان کی آنکھوں میں آنسو آئے، لیکن اس نے انہیں گرنے نہ دیا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

کیا وہ خوش تھی اسے دیکھ کر؟

عروہ عالیان سے پیچھے ہٹی۔

"عالیان، تم سچ میں آئے ہو؟"

اس نے سسکیاں لیتے ہوئے پوچھا۔

عالیان سے رہا نہیں گیا۔

اس نے اپنے ہاتھ عروہ کے چہرے کی طرف بڑھائے،

اس کے آنسو صاف کیے،

اور اسے تاکید کی کہ وہ اس کے بارے میں کسی کو نہ بتائے۔

عالیان نے اپنے دل کا حال عروہ کو سنانے کی کوشش کی،

بس ایک چیز وہ نہ کہہ سکا:

"I love you..."

پتہ نہیں اسے کیوں ہمت نہیں ہوئی۔

عروہ اس سے سوال کر رہی تھی کہ اس نے یہ سب کیوں کیا۔

کیا بولتا؟ اس کے سوالوں کا جواب دینا اس کے بس میں نہیں تھا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

عالیان کو اب وہاں سے جانا تھا۔

اس نے عروہ کو پھر گلے لگایا،

دوبارہ آنے کا وعدہ کیا اور چلا گیا۔

عالیان اپنی گاڑی میں بیٹھ کر بہت رویا۔

وہ عروہ کے سامنے نہیں رو سکتا تھا۔

پرانی باتیں اسے پھر یاد آئیں، اپنے دوست بھی یاد آئے۔

اس نے حارث کو فون کیا اور کیس کے بارے میں پوچھا۔

پھر گاڑی اسٹارٹ کر کے چل دیا...

عروہ اندر آئی۔

"بیٹا، کیا ہوا؟ کون تھا دروازے پر؟"

عروہ اک دم ٹھٹکی۔

"ججج....جی امی... کون؟"

"ہاں بیٹا، تم سے پوچھ رہی ہوں۔"

عروہ کو عالیان کی بات یاد آئی کہ عالیان نے اسے منع کیا تھا،

اس کے بارے میں کسی کو نہ بتائے۔

"نہیں... مطلب...پتا نہیں... نہیں"...

عروہ رکی اور اک گہرا سانس لیا۔

"امی، بس کوئی نہیں تھا، میں فون پر لگی ہوئی تھی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عروہ اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔

اس نے دروازہ بند کیا اور اپنے بیڈ پر جا کر ویسے ہی گاؤن میں بیٹھ گئی۔

"عالیان تھا... وہ آیا تھا... سچ میں... وہ میرے سامنے کھڑا تھا...

میں نے اسے گلے لگایا"...

"وہ کیا سوچ رہا ہو گا؟... نہیں...

اس نے بھی مجھے گلے لگایا تھا، لیکن پھر بھی پہلے میں نے کیا تھا...

ویسے وہ کتنا لمبا تھا... وہ بہت گرم بھی تھا"...

عروہ شرماتے ہوئے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لیکن... اس نے یاد کیا:

"میں نے تمہیں بہت یاد کیا، اک اک پل...

اور میری ہر سانس کے ساتھ تمہارا نام ہے، عروہ"...

اور پھر اس نے کہا:

"میں نے تمہیں تکلیف دی ہے، پہلے نفرت میں"...

عروہ رکی...اور پھر محبت میں...

یہ سوچتے ہی اس کے گال لال ہو گئے۔

"کیا اس کو محبت ہو گئی ہے مجھ سے... عروہ سے؟

سچ میں، اس نے یاد کیا ہو گا...مجھے مس بھی کیا ہو گا؟"

وہ اسی طرح بیڈ پر لیٹ گئی۔

وہ بول رہا تھا کہ وہ آئے گا مجھ سے ملنے...

کب آئے گا؟ شاید کل... نہیں، اتنی جلدی نہیں آئے گا...

شاید اگلے دن...پتہ نہیں...

عالیان کا تو کچھ پتا بھی نہیں چلتا۔

جو بھی ہے، وہ آئے گا، ضرور آئے گا...

صبح، عروہ کی آنکھ کھلی تو وہ اسی طرح گاؤن میں سوئی ہوئی تھی۔

عروہ نے گاؤن چینج کیا اور نیچے چلی گئی۔

اس کی امی اور آیان کچن میں مصروف تھے۔

آیان کافی وقت سے یہاں تھا۔

اس نے عروہ کو آتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے دیکھا۔

وہ عالیان کی طرح مسکراتا تھا۔

،کیسی ہو عروہ؟

"ہاں، میں ٹھیک ہوں۔"

"لگ رہی ہو بہت دنوں بعد... خوش"

عروہ ٹھٹکی۔

"ہمم

عروہ نے آیان کی طرف دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"عالیان سے مل لیا؟"

آیان نے برتن نکالتے ہوئے، بہت ہی آہستہ سے پوچھا۔

عروہ حیران و پریشان وہاں کھڑی اس کو دیکھ رہی تھی۔

اس نے دیکھ تو نہیں لیا عالیان کو کہاں

آیان نے مسکراتے ہوئے کہا:

"حیران مت ہو، مجھے پتا ہے کہ وہ زندہ ہے۔

وہ مجھے بتائے بغیر کوئی کام نہیں کرتا۔

چلو اچھا ہے،اس نے تمہیں بھی بتادیا۔"

عروہ ایسے ہی کھڑی رہی۔

آیان کو پتا تھا، لیکن عروہ کو نہیں۔

عروہ نے سوچا:"اس نے مجھ سے کیوں چھپایا؟"

عروہ کو عالیان پر کچھ غصہ بھی آیا۔

"عروہ...عروہ"...

"جججی...جی؟"

"میں تمہیں بعد میں سب کچھ بتاؤں گا۔

تم پریشان مت ہو۔

عالیان بلکل ٹھیک ہے،اور آگے بھی سب خیریت ہو گی۔"

"وہ دوبارہ کچھ ٹائم بعد تم سے ملنے آئے گا۔

اسے کوئی کیس ڈیل کرنا ہے۔

وہ ویکٹری لے کر تمہارے پاس آئے گا۔

جب چار ماہ ویٹ کیا ہے تو کچھ دن اور بھی کر لو۔"

عروہ نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"وہ کون سا کیس ڈیل کر رہا ہے؟ اتنا تو مجھے حق ہے جاننے کا۔"

"میں تمہیں سب کچھ بتاؤں گا، لیکن فلحال نہیں۔"

آیان یہ کہتے ہوئے چلا گیا۔

"چھودری صاحب...چھودری صاحب"...

"کیا ہوا؟؟؟"

"چھودری صاحب، باہر پولیس آئی ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو کیا ہوا؟ ان کو بٹھاؤ، چائے پانی کا پوچھو۔"

"نہیں صاحب...وہ...وہ آپ کے لیے آئے ہیں۔"

"کیا مطلب؟؟"

"صاحب، وہ آپ کا پوچھ رہے ہیں۔

کہہ رہے ہیں کہ آپ کی گرفتاری کا وارنٹ آیا ہے۔"

"کیا؟؟؟؟؟؟"

"کیا بول رہے ہو؟ کیسے؟ کیوں؟"

"پتا نہیں صاحب۔"

"جاؤ یہاں سے۔"

"جی صاحب۔"

"اویس...اویس"...

"جی ابا جان"...

اویس نے ابا جان پر زور دیتے ہوئے کہا،

"یہ کیا ہو رہا ہے؟"

"ابا جان، آپ کی سزا کا وقت آ گیا ہے۔اور کیا ہو سکتا ہے؟"

"کیا بول رہے ہو؟"

چھودری نے غصے میں اویس کو زوردار تھپڑ مارا۔

"ابا جان، بس کر دیں۔

میں تھک چکا ہوں...ان باتوں سے، روز روز مار کھانے سے۔

میں جو بھی کر لوں، آپ ہمیشہ مجھے برا ہی کہتے ہیں۔

تو میں نے سوچا، کیوں نہ واقعی کچھ برا کر ہی دوں۔"

اویس کے چہرے پر ایک سرد سی مسکراہٹ آگئی۔

"آپ نے میری زندگی برباد کر دی۔

میں نہیں بننا چاہتا آپ کی طرح۔

بس، میری جان بخش دیں۔"

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو؟

باہر پولیس کھڑی ہے،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ مجھے جیل میں ڈال رہے ہیں

اور تم کہہ رہے ہو کہ تم نے کوئی"...

"اب آپ کا ٹائم ختم ہو چکا ہے، ابا جان۔"

"کیا؟؟؟"

"تم دھوکے باز ہو! یہ تم نے کیا؟"

چھودری نے سائیڈ پر پڑا ڈنڈا اٹھایا اور اویس کو بے دردی سے مارنے لگا۔

اتنے میں پولیس اندر داخل ہوئی اور چھودری کو پکڑ لیا۔

اویس اٹھا اور بولا،

"ابا جان، آپ کا ٹائم ختم۔

آپ کے لیے ایک سرپرائز تیار کیا ہے میں نے۔"

اویس پاگلوں کی طرح ہنسنے لگا، اس کی آنکھوں میں آنسو بھی تھے۔

چھودری نے کبھی اپنے بیٹے سے محبت نہیں کی تھی۔

ہمیشہ اسے دھتکارا،

ہمیشہ اپنے مقصد کے لیے استعمال کیا۔

اسی وجہ سے آج وہ دو لوگوں کا قاتل بن چکا تھا۔

وہ خود کو معاف نہیں کر پا رہا تھا۔

یہی بات تھی جو اسے رات کو چین سے سونے نہیں دیتی تھی۔

وہ پاگل ہو رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس کے ہی ہاتھوں،

اس کے سگے باپ نے قتل کروایا...

اور اس نے خوشی خوشی وہ قتل کرنا قبول کیا۔

کیوں؟

صرف اس لیے کہ اپنے باپ کو خوش کر سکے۔

لیکن اللہ...

وہ اللہ... کو تو بھول ہی گیا تھا۔

اب اسے بھی اپنی سزا بھگتنی تھی، چاہے جو بھی ہو۔

چھودری کو ہرانا آسان نہیں تھا،

لیکن اویس کی مدد سے عالیان نے اسے پکڑ لیا۔

اویس نے عالیان کا ساتھ دیا کیونکہ وہ خود بھی بہت تھک چکا تھا۔

اس کی زندگی بے سکون ہو چکی تھی۔

وہ آخر کار کچھ کرنا چاہتا تھا، کچھ اچھا، کوئی نیکی۔

اویس وہاں کافی دیر روتا رہا، پھر اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

شاید ابھی تک عالیان نے اس کے خلاف کچھ نہیں کیا تھا۔

کورٹ روم میں چھودری بڑے ہی غصے میں

اپنے وکیل کے ساتھ بیٹھا تھا۔

اتنے میں دروازہ کھلا اور عالیان اندر آیا۔

چھودری عالیان کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔

"یہ... یہ تو... یہ تو مر گیا تھا! یہ کیسے؟ یہ کیسے؟؟"

عالیان چھودری کے سامنے جا کر کھڑا ہوا اور بولا

"چھودری، کوئی بھوت دیکھ لیا کیا؟ ہاں، ویسے کوئی...

انسان بھی بھوت دیکھ کر ڈر ہی جاتا ہے۔

میں ایک ایسا بھوت ہوں جو دوبارہ زندہ ہو گیا ہے۔

وہ کیا کہتے ہیں ہندو...؟ ہاں، دوسرا جنم۔"

عالیان نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔

"تم کیا بول رہے تھے، چھودری عازم خان؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کہ تمہیں کوئی نہیں ہرا سکتا۔

لیکن میری بات مرنے سے پہلے یاد رکھنا——

میں اگر کسی کو پکڑلوں تو قبر تک اس کا پیچھا کرتا ہوں۔

جب تمہاری قبر کنفرم ہو جائے گی،

تب میں تمہیں چھوڑوں گا۔

وہاں اللہ تمہارا احساب لے گا۔

جو جرم تم نے کیے ہیں، ان کی سزا اللہ بہتر دے گا——ان شاءاللہ۔"

عالیان نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔

"اب یہ صرف احمد کی بہن یا اس کے باپ کی بات نہیں رہی،

یہ میرے دوستوں کی بات بھی ہے۔

تمہیں اچھی طرح یاد ہو گا پچھلی بار"...

وہ یہ کہتے ہوئے کرسیوں کی طرف اشارہ کر کے بولا:

"وہ ادھر بیٹھا تھا... لیکن آج نہیں ہے۔

اب اپنی سزا کے لیے تیار ہو جاؤ۔"

عالیان واپس اپنی جگہ پر آ گیا۔

اتنے میں جج صاحب آ گئے۔

سب لوگ کھڑے ہوئے، پھر بیٹھ گئے۔

"عدالت کی کارروائی شروع کی جائے،" جج نے کہا۔

عالیان اپنی جگہ سے اٹھا اور آگے بڑھ گیا۔

"مائے لارڈ!

آج میں عدالت میں کچھ ایسے ثبوت پیش کرنے جا رہا ہوں جو چھودری کے جرائم کو بے نقاب کر دیں گے۔"

جج نے سنجیدگی سے پوچھا،

"کیا ثبوت ہیں آپ کے پاس؟"

عالیان نے سر جھکایا اور ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اپنی جگہ پر واپس آ گیا۔

چھودری بغور عالیان کو دیکھ رہا تھا۔

اس کے پاس آخر کیا ثبوت ہو سکتا ہے؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عالیان نے ایک یو ایس بی نکالی اور جج کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا:

"مائے لارڈ!

اس یو ایس بی میں آپ کے تمام سوالوں کے جواب موجود ہیں۔

یہ ہمیں مجرم کے گھر سے ملی ہے،

اور ان سب میں اس کے بیٹے اویس نے ہماری مدد کی ہے۔"

عدالت میں خاموشی چھا گئی۔

"مجرم نے اپنے بیٹے سے ایسے بے شمار کام کروائے

جو اس کی عمر کے حساب سے ہر گز درست نہیں تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک بیٹا صرف اپنے باپ کو خوش کرنے کے لیے،

یا اپنے باپ کے منہ سے یہ سننے کے لیے کہ 'تم میرا بازو ہو، تم کچھ بھی کر سکتے ہو——'

اپنی زندگی تباہ کر بیٹھا۔

یہی حال مجرم کے بیٹے اویس کا بھی تھا۔"

عالیان نے لمحہ بھر کو توقف کیا، پھر بولا:

"چار ماہ پہلے،

مجرم نے اپنے ہی بیٹے سے ایک کار ایکسیڈنٹ کروایا،

جس میں دو بے گناہ لوگ مارے گئے۔

مجرم کا مقصد یہ تھا کہ "——

" تھا کہ ان کار میں موجود تمام لوگوں کو مار دیا جائے،

مگر افسوس کہ اُس وقت کار میں صرف دو ہی لوگ تھے۔

میرے دوست احمد اور خرم نے اس پورے معاملے میں میرا بھرپور ساتھ دیا۔

مجرم کو بے نقاب کرنے کے لیے ہم نے دن رات محنت کی۔

جب مجرم کو اس بات کا علم ہوا تو اُس نے ہم سب کو قتل کرنے کا حکم جاری کر دیا۔"

"نہیں! یہ سب جھوٹ ہے، سراسر جھوٹ"!

چھودری چیخ پڑا۔

جج نے سخت لہجے میں کہا:

"پراسیکیوٹر عالیان صاحب کو بولنے کا پورا موقع دیا جائے۔

کسی قسم کی مداخلت برداشت نہیں کی جائے گی۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عالیان نے گہری سانس لی اور بولا:

"مائے لارڈ!

میں آپ کی اجازت چاہوں گا کہ یہ یو ایس بی ڈرائیو عدالت میں چلائی جائے۔"

"اجازت ہے۔"

کمرۂ عدالت میں یکدم سناٹا چھا گیا۔

ہر سانس، ہر حرکت رک سی گئی۔

اسکرین پر ویڈیو چلنے لگی۔

ایک کے بعد ایک ایسے ثبوت سامنے آنے لگے جنہوں نے پورا مقدمہ ہلا کر رکھ دیا۔

یہ وہ دن تھا جس کا عالیان بے صبری سے انتظار کر رہا تھا۔

آج واقعی چھودری اپنی سزا بھگتنے جا رہا تھا۔

اچانک ایک زوردار آواز گونجی:

"نہیں! یہ سب جھوٹ ہے، دھوکہ ہے!

میں نے کچھ نہیں کیا——سب جھوٹ ہے"!

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"جھوٹ ہے! یہ سب میرے خلاف سازش ہے"!

چھودری چیخ اٹھا۔

"تم عالیان...میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا!

مارڈالوں گا تمہیں! تم کیوں بچ گئے؟"!

"Order! Order!"

جج کی آواز گونجی۔

کمرۂ عدالت میں یکدم خاموشی چھا گئی۔

اسی لمحے پہلی بار چھودری کا وکیل اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔

"مائے لارڈ! یہ سب ایک ڈراما ہے۔

میرے کلائنٹ کو پھنسانے کی کوشش کی جارہی ہے،

جبکہ وہ بے قصور ہے۔"

جج نے سخت نگاہوں سے وکیل کو دیکھا اور بولے:

"وکیل صاحب، آپ یہ بات ثبوت دیکھنے کے بعد بھی کہہ رہے ہیں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرۂ عدالت میں سرگوشیاں پھیل گئیں۔

جج نے فیصلہ کن انداز میں کہا:

"پراسیکیوٹر عالیان صاحب،

عدالت آپ کو اجازت دیتی ہے کہ آپ اپنے دلائل کے ذریعے

ملزم کے لیے سزا کی سفارش پیش کریں۔"

عالیان اپنی جگہ سے اٹھا،

دو قدم آگے بڑھا اور چھودری کی طرف دیکھا۔

وہی چھودری جو کبھی طاقت کی علامت تھا،

آج خوف سے لرز رہا تھا۔

عالیان نے ایک گہرا سانس لیا اور بولا:

"مائے لارڈ!

جیسا کہ عدالت نے خود دیکھا،

یہ کوئی معمولی مجرم نہیں۔

یہ وہ شخص ہے جس نے اپنی طاقت کے زور پر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بے شمار لڑکیوں کی زندگیاں برباد کیں۔

یہ ایک قاتل ہے، جس نے نہ صرف انسانوں کا خون بہایا

بلکہ قانون کا بھی مذاق اڑایا۔

اس نے اپنے بیٹے کو جرم کا آلہ بنایا،

معصوم جانیں لی گئیں،

اور پھر طاقت کے نشے میں خود کو ناقابلِ شکست سمجھتا رہا۔

مائے لارڈ!

یہاں ہم صرف ایک فرد کے جرم کی بات نہیں کر رہے،

یہ ایک تھیوری ہے، کیس تھیوری، جو یہ ثابت کرتی ہے کہ:

طاقت اور خوف سے دبانے والا، جب قانون کے سامنے لایا جائے، تو طاقت بھی شکست کھاتی ہے۔

اور انصاف کی روشنی میں کوئی جرم چھپا نہیں رہ سکتا۔

اس لیے، مائے لارڈ!

اس جیسے شخص کے لیے سخت ترین سزا ہونی چاہیے،

تاکہ یہ سزا نہ صرف مجرم کے لیے بلکہ ہر اس شخص کے لیے عبرت بنے

جو طاقت کو قانون سے بڑا سمجھتا ہے۔"

"مائے لارڈ!

چھودری کو اس کے تمام جرموں کے لیے پھانسی کی سزا دی جائے۔"

عالیان نے بہت ہی خود اعتمادی سے کہا۔

چھودری پھر سے چیخنے لگا:

"نہیں... تم کون ہوتے ہو! میں بے گناہ ہوں"!

چھودری نے اپنے وکیل کو گیربان سے پکڑا:

"تم یہاں بیٹھے کیا سن رہے ہو؟ کس لیے پیسے دیے تھے تمہیں؟"

عدالت میں ہلچل مچ گئی۔

جج نے سنجیدگی سے کہا:

"عدالت میں خاموشی برقرار رکھی جائے۔

میں پراسیکیوٹر عالیان صاحب کی بات سے مکمل اتفاق کرتا ہوں۔

مجرم کو جلد از جلد پھانسی کی سزا دی جائے۔"

چھودری کا وقت ختم ہو گیا تھا۔

دور بیٹھے اویس کی آنکھوں سے آنسوں کا دریا بہہ رہا تھا،

لیکن جو بھی ہوا، اچھے کے لیے ہوا۔

وہ اٹھ کے جانے لگا، اتنے میں اس کو عروہ نظر آئی۔

وہ منہ چھپاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

عالیان کے چہرے پر اک پر سکون مسکراہٹ تھی۔

وہ بہت خوش تھا، آخر کار وہ جیت گیا۔

اس نے پیچھے دیکھا تو حارث پہلے رو میں بیٹھا مسکرا رہا تھا۔

عالیان کی نظر عروہ پر گئی۔ وہ سکتے میں چلا گیا۔

عروہ ...وہ یہاں کیا کر رہی تھی؟

اس کے ساتھ اس کا بھائی بھی تھا۔

اف آیان... آیان ہی یقیناً۔

عروہ نے عالیان کی طرف دیکھا، جو مسلسل اسی کو دیکھ رہا تھا۔

جج چلا گیا اور چھودری کو بھی پولیس اپنے ساتھ لے گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عالیان نے اپنی چیزیں اٹھائیں اور مڑا تو وہاں عروہ موجود نہیں تھی۔

حارث عالیان کے پاس آیا۔

"عالیان، ہم نے کر دکھایا۔ ہم نے بدلہ لے لیا۔"

عالیان نے حارث کو گلے لگا لیا۔

"ہاں میرے بھائی، ہم نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔"

وہ دونوں کورٹ روم سے باہر آئے۔

"کیا ہوا عالیان؟ کس کو ڈھونڈ رہے ہو؟"

"اپنی بیوی کو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا؟ بھابی؟ وہ یہاں کیسے؟"

"سارا کام میرے بڑے بھائی کا ہے۔"

"اچھا تو آیان لے آیا ہے اسے یہاں۔ اب کیا کرو گے؟ تم نے"——

"تو شروع سے اس سے ساری باتیں چھپائی ہیں۔"

"ہاں نا۔" عالیان نے عروہ کو ڈھونڈتے ہوئے بولا۔

"اچھا، تو بھابی کو ڈھونڈ میں چلتا ہوں۔ خیال رکھنا اپنا۔"

"ہاں چل، خدا حافظ۔"

عالیان باہر کی طرف آیا تو عروہ دور ایک بنچ پر بیٹھی تھی۔

عالیان اس کے پاس گیا۔

"عروہ...

عروہ اٹھی اور جانے لگی، لیکن عالیان نے پیچھے سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔

"میں تمہیں بتانے والا تھا... میں نے کہا تھا تم سب کچھ ساتھ بتاؤں گا۔ آئی ایم ریلی سوری۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عروہ اچانک ہنسی۔

عالیان حیران ہوا۔

"تم کورٹ روم میں بہت اچھے لگ رہے تھے، بالکل ایک ہیرو کی طرح، کسی مووی اسٹار کی طرح، عالیان، آئی ایم سوپراوڈ آف یو۔"

"آئی لو یو۔"

یہ دوسرا جھٹکا تھا جو عالیان کو لگا تھا۔

اس نے بیچ میدان میں اتنے لوگوں کے سامنے آئی لو یو بول دیا۔

بہت کانفیڈنس تھا اس میں۔

عالیان آگے کچھ بول نہ پایا۔

عروہ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے گاڑی کی طرف لے گئی۔

"آؤ، اب چلیں گھر۔ سب کو بتانا بھی تو ہے۔ تمہاری امی روز دروازے کو دیکھتی ہیں کہ کہیں ان کا بیٹا واپس آ جائے۔ عالیان، ہم سب تمہارا انتظار کر رہے تھے کہ کہیں یہ سب ایک خواب بن جائے اور تم واپس آ جاؤ۔ تم... تم سچ میں آ گئے ہو۔"

"اب میں تم سے ایک سوال پوچھوں گی، اور تم مجھے اس کا بالکل سچ جواب دو گے۔"

"کیا تم نے اُس دن جو ساری باتیں کی تھیں، وہ سچ تھیں؟"

عالیان پہلے حیران ہوا، پھر اپنے چہرے پر ایک نرم سی مسکراہٹ لاتے ہوئے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"ہاں، جو بھی کہا تھا، سب کچھ سچ تھا۔"

"عالیان، تم جو بھی کرتے رہے ہو، مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، جب تک تم ٹھیک ہو۔ بے شک تم سب بہت ہی خطرناک کام کر رہے تھے، میں کچھ نہیں کہوں گی، بلکہ ہمیشہ تمہیں سپورٹ کروں گی۔ تم نے جو بھی کیا"——

"بہت اچھا کیا، "عروہ نے بہت پیار سے کہا۔

"چلو آؤ، اب چلیں۔"

وہ دونوں گھر واپس آئے۔

عروہ اندر گئی تو عالیان کی امی چارپائی پر بیٹھیں تھیں۔

"مومانی۔

"آپ سے کوئی ملنے آیا ہے؟"

عالیان کی بہن بھی باہر صحن میں آگئی۔

عالیان اندر آیا۔

اس کی امی جلدی سے چارپائی سے اٹھیں اور اسے گلے لگا کر رونے لگیں۔

"میرا بیٹا زندہ ہے! دیکھو بیٹی، میں نے کہا تھا نا کہ میرا بیٹا زندہ ہے"!

عالیان اپنی فیملی سے ملا، اور وہ سب بہت خوش تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ وقت گزرا، اور عالیان اور عروہ کی شادی ہو گئی۔ وہ دونوں ہنی مون کے لیے ہنزہ گئے۔ وہاں بہت مزے کیے۔ بہت سی میموریز بنائیں۔ کچھ چھوٹا موٹا حادثہ بھی ہوا، لیکن ایک چیز نہیں ہوئی—عالیان نے ابھی تک یہ نہیں کہا کہ وہ عروہ سے پیار کرتا ہے۔

عروہ نے الماری کھولی اور عالیان کے کپڑوں پر نظر دوڑائی۔ چند لمحے سوچ کر اس نے سیاہ شلوار قمیص نکالی۔ مسکرا کر بڑبڑائی،

"جب میں سیاہ پہن رہی ہوں، تو تم بھی سیاہ ہی پہنو گے۔"

وہ پلٹی تو عالیان بستر پر لیٹا موبائل میں گم تھا۔

"عالیان، اُٹھ جاؤ۔ فون چھوڑو جان، تیار ہو جاؤ۔ مہمان بھی آ چکے ہیں"!

عالیان نے موبائل رکھا اور نیم وا آنکھوں سے عروہ کی طرف دیکھا۔

"میری گڑیا، اتنا غصہ؟ اتنا غصہ اچھا نہیں ہوتا۔"

عروہ نے آنکھیں نکالیں۔

بس پھر کیا تھا، عالیان فوراً اٹھ کر تیار ہونے چلا گیا۔

نیچے مریم آ چکی تھی، جو عالیان کی امی کے ساتھ کچن میں مدد کر رہی تھی۔ عائشہ بھی وہیں تھی۔ حارث، آیان اور باقی مرد صحن میں بیٹھے اپنی باتوں میں مصروف تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عروہ سیاہ لباس میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔ہلکا سا میک اپ، بال سیدھے کیے ہوئے اور پیچھے کی طرف سنوارے ہوئے۔وہ ہیلز اٹھا کر صوفے پر بیٹھ گئی، مگر ہیلز بند نہیں ہو پا رہی تھیں،اور بال بار بار چہرے پر آ رہے تھے۔

‘‘میں کر دوں

عروہ نے چونک کر سر اٹھایا۔عالیان اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔

‘‘ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟’’

‘‘لاؤ، میں کر دوں۔’’

‘‘نہیں، میں کر لوں گی۔’’

‘‘کیا ہو گیا؟ لاؤ اِدھر۔’’

عالیان نے نرمی سے اس کے پاؤں میں ہیلز پہنائیں، پھر اپنے ہاتھوں سے اس کے بال پیچھے کیے۔

‘‘بہت پیاری لگ رہی ہو، عروہ۔’’

عروہ کے گال سرخ ہو چکے تھے۔ وہ اٹھ کر آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ عالیان اس کے پیچھے آگیا، کچھ دیر بس اسے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اپنے بال سیٹ کیے اور میز پر رکھے جھمکے اٹھا کر خود اس کے کانوں میں پہنا دیے۔

عالیان اس کے اور قریب ہوا۔

عروہ کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

''کیا ہوا؟ تمہارا دل اتنا تیز کیوں دھڑک رہا ہے؟ ابھی تو میں نے کچھ کیا بھی نہیں۔''

اس نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

عروہ نے اس کے سینے پر ہلکا سا مکا مارا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

''بہت بُرے ہو تم، عالیان''

نیچے جاؤ۔''

''کیوں؟''

''سب انتظار کر رہے ہیں۔''

''میں تمہارے ساتھ ہی جاؤں گا۔''

عروہ نے اسے دروازے کی طرف دھکیلا، مگر عالیان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے قریب کر لیا۔

"میرے قریب آتے ہی تم لال کیوں ہو جاتی ہو؟"

"ایسا کچھ نہیں ہے، یہ تو بلش ہے"!

عالیان مسکرایا۔

"لگتا ہے بلش کے ٹب میں گر گئی تھی۔"

عروہ ابھی کچھ کہتی کہ عالیان نے جھک کر اس کی گردن پر ہلکا سا بوسہ دے دیا۔

عروہ کے جسم میں جیسے ایک لہر دوڑ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"عالیان! کیا کر رہے ہیں؟ نیچے سب انتظار کر رہے ہیں

"جب تک میں نے اپنی بیوی سے پیار نہ کر لیا، میں نیچے نہیں جاؤں گا۔"

وہ کچھ کہتی، اس سے پہلے ہی اس نے اس کے ہونٹوں پر ایک نرم سا بوسہ دیا۔

عروہ نے شرم سے اسے پیچھے دھکیلا اور جلدی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔

عالیان مسکراتا ہوا اس کے پیچھے گیا۔

نیچے صحن میں سب بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ عائشہ، مریم اور عروہ ایک ساتھ بیٹھی ہنس رہی تھیں۔ کچھ دیر بعد کھانے کا اعلان ہوا اور سب دستر خوان پر بیٹھ گئے۔

اسی دوران عائشہ کی امی بولیں،

''میں سب سے ایک بات کہنا چاہتی ہوں۔ آج سب اکٹھے ہیں تو سوچا بتادوں... میں نے عائشہ کا رشتہ پکا کر دیا ہے۔''

عالیان اور عروہ کی امی ایک ساتھ بولیں،

''یہ تو بہت خوشی کی بات ہے! بہت بہت مبارک ہو''!

عروہ نے عائشہ کو گلے لگا کر مبارک دی۔ سب کے چہروں پر خوشی تھی، ہنسی تھی، اور سکون تھا۔

صبح کا وقت تھا۔ دھوپ ابھی پوری طرح بیدار نہیں ہوئی تھی۔ عالیان ناشتہ کر رہا تھا کہ اس نے حارث کو کال کی۔

''میں بس پہنچ رہا ہوں، تم تیار ہو جانا۔''

یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔

عالیان نے جلدی سے ناشتہ ختم کیا، برتن اٹھا کر کچن میں رکھے اور باہر کی طرف بڑھنے لگا۔

"عالیان"!

عروہ نے پیچھے سے آواز دی۔

"کہاں جا رہے ہو؟"

وہ رُکا، مڑا۔

"بس ایک کام ہے، وہی کرنے جا رہا ہوں۔"

"کیسا کام؟"

عروہ نے نرمی سے پوچھا۔

عالیان مسکرایا۔

"واپس آکر بتاؤں گا، ابھی دیر ہو رہی ہے۔"

اس نے آگے بڑھ کر عروہ کے ماتھے پر ایک ہلکا سا بوسہ دیا اور باہر نکل گیا۔

عروہ مسکراتی ہوئی کچن کی طرف چلی گئی۔

کچھ ہی دیر میں عالیان حارث کے گھر کے قریب پہنچ گیا۔ حارث پہلے ہی باہر موجود تھا۔

دونوں بغیر کچھ کہے گاڑی میں بیٹھے اور چل پڑے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تھوڑی دیر بعد گاڑی ایک قبرستان کے پاس رُکی۔دونوں خاموشی سے اندر داخل ہوئے اور ایک طرف بیٹھ گئے۔کچھ لمحے خاموشی رہی، پھر عالیان کی بھری ہوئی آواز ابھری۔

''احمد...ہم نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔

ہم نے چوہدری اعظم کو اس کے گناہوں کی سزا دلوائی۔

ہمارا بدلہ پورا ہو گیا، دوست''...

یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

''تم دونوں ہمیں چھوڑ کر چلے گئے...ایک بار بھی ہمارے بارے میں نہیں سوچا؟

تم دونوں کے بغیر ہم ادھورے ہیں، احمد...ہم ادھورے ہیں''...

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

حارث کی آنکھوں سے بھی آنسو بارش کی طرح بہنے لگے۔

''میں وہ دن کبھی نہیں بھول سکتا،'' حارث نے ٹوٹتی آواز میں کہا،

''جب میری آنکھوں کے سامنے سب کچھ ہوا اور میں کچھ نہیں کر سکا۔

مجھے معاف کر دو...میں تمہیں بچانے نہیں آسکا''...

وہ دونوں دیر تک وہیں بیٹھے رہے، پرانی یادیں تازہ کرتے رہے۔ پھر قبروں پر پھول رکھے اور خاموشی سے واپس لوٹ آئے۔

دن کا وقت تھا جب عالیان گھر واپس آیا۔

"کہاں گئے تھے صبح صبح، بیٹا؟"

عالیان کی امی نے پوچھا۔

"امی، حارث کے پاس گیا تھا۔"

"اچھا... عروہ کہاں ہے؟"

"کمرے میں ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عالیان کمرے میں آیا۔ عروہ صوفے پر بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔

"کہاں گئے تھے؟"

"حارث کے پاس۔"

"کوئی نیا کیس؟"

"نہیں... فی الحال تو نہیں۔"

"پھر؟"

"قبرستان گئے تھے...اپنے دوستوں سے ملنے۔"

عروہ نے خاموشی سے اس کی طرف دیکھا۔

"دل ہلکا ہوا؟"

"ہاں"...

عالیان نے آہستہ سے کہا۔

"تم فریش ہو جاؤ، میں کھانا لگا دیتی ہوں۔"

"نہیں، ابھی کھانا نہیں...بس ایک کپ چائے بنا دو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اچھا۔"

عروہ کچن میں چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد چائے لے کر واپس آئی اور عالیان کے پاس بیٹھ گئی۔

"یہ لو، چائے۔"

عالیان نے گھونٹ لیا۔

"یہ تو پھیکی ہے۔"

"پھیکی؟ میں نے تو چینی ڈالی تھی"!

عروہ نے حیرت سے کہا اور خود ایک گھونٹ لیا۔

"یہ تو میٹھی ہے"!

عالیان مسکرایا۔

"ہاں...اب ہو گئی ہے۔"

عروہ شرما کر مسکرائی اور دوپٹہ ذرا سا چہرے پر لے آئی۔

عروہ کمرے میں منہ پھلائے بیٹھی یہی سوچ رہی تھی۔

"تم نے مجھ سے کبھی نہیں کہا کہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو...

نہ کبھی محبت کا ذکر کیا،

نہ کبھی یہ کہا کہ میں تمہارے لیے کیا ہوں۔"

اسی لمحے دروازہ کھلا اور عالیان اندر آیا۔

"عروہ"...

"ہمم...کیا ہے؟"

اس نے بے دلی سے جواب دیا۔

Clubb of Quality Content

"کیا ہوا؟ کیوں غصے میں ہو؟"

عروہ نے ذرا طنزیہ انداز میں اس کی طرف دیکھا۔

"یہ بات تو تمہیں خود سمجھ آنی چاہیے، مسٹر پراسیکیوٹر صاحب۔

آپ اپنی ذہانت تھوڑی مجھ پر بھی استعمال کر لیا کریں۔"

"عروہ...عروہ"...

عالیان نے مسکرا کر اسے اپنے قریب کیا۔

"میری ساری ذہانت میری بیوی کے سامنے آکر ختم ہو جاتی ہے۔

گھر میں آتے ہی میرا دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عروہ نے بھنویں اچکائیں۔

"کیوں؟ گھر میں کیا ہو جاتا ہے تمہارے دماغ کو؟"

"ہمم"...

عالیان نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا،

"گھر میں وہ صرف ایک کام کرتا ہے——

بس تمہیں میمورائز کرتا رہتا ہے۔

اس کا ایک ہی مشن ہوتا ہے... عروہ کو نوٹس کرنا۔"

عروہ بے اختیار شرما گئی، پھر نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

"اچھا... سچ میں؟"

"ہاں ہاں، بالکل۔"

مگر اچانک عروہ نے اسے ہلکے سے خود سے دور کیا اور کھڑی ہو گئی۔

"لیکن عالیان...

تم کبھی یہ نہیں کہتے کہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

عالیان چونک گیا۔

"ہاں محبت تو ہے،

مگر تم کبھی بولتے ہی نہیں۔

ہمیشہ میں ہی کہتی رہتی ہوں۔

تم نے کبھی پوچھا بھی نہیں۔

"واہ واہ! جاؤ، اب تو میں بات ہی نہیں کرتا"!

عروہ نے منہ پھیر لیا۔

"اچھا اچھا، سوری"...

عالیان فوراً بولا۔

"آئندہ روز بولا کروں گا۔"

"نہیں، اب میں بات نہیں کرنا چاہتی۔"

عروہ نے ضدی انداز میں رخ موڑ لیا۔

عالیان اٹھا، اس کے سامنے آیا اور نرمی سے اس کا رخ اپنی طرف موڑتے ہوئے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔

"عروہ... تمہیں کیا نظر آتا ہے میری آنکھوں میں؟"

وہ بہت قریب تھا۔

عروہ کا دل بے ترتیب دھڑکنے لگا۔

عروہ نے بھی اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عالیان آہستہ بولا

"میں لفظوں میں اچھا نہیں ہوں،

لیکن میری آنکھیں مجھ سے زیادہ بولتی ہیں۔

یہ صرف تمہارا تعاقب کرتی ہیں،

تمہیں ڈھونڈتی ہیں... شروع سے۔"

اس نے عروہ کا ہاتھ تھاما اور اپنے سینے پر رکھ دیا۔

"یہ دل... صرف تمہارے لیے دھڑکتا ہے، عروہ۔

اس میں تم ہو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پھر وہ ٹھہر کر، پوری سچائی کے ساتھ بولا:

"میں تم سے پیار کرتا تھا،

میں تم سے پیار کرتا ہوں،

اور میں تم سے ہمیشہ پیار کرتا رہوں گا۔"

عروہ نے نظریں جھکالیں۔

آنکھوں میں نمی تھی، مگر ہونٹ مسکرا رہے تھے۔

وہ کچھ بولنا چاہتی تھی، مگر آواز ساتھ نہیں دے رہی تھی۔

عالیان نے آگے بڑھ کر اسے آہستہ سے اپنے سینے سے لگالیا۔

کوئی جلدی نہیں تھی، کوئی بے صبری نہیں——

بس ایک تھکن تھی جو دونوں کے دلوں میں برسوں سے جمع تھی،

اور اب آہستہ آہستہ اتر رہی تھی۔

عروہ نے اس کی قمیض کو مٹھی میں پکڑلیا۔

''تم جانتے ہو''...

اس کی آواز بہت دھیمی تھی،

''میں بس یہ سننا چاہتی تھی۔

بس ایک بار۔''

عالیان نے اس کے سر پر ہلکا سا بوسہ دیا۔

''میں نے دیر کر دی، مانتا ہوں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لیکن کبھی شک نہ کرنا،

میں ہر جنگ تمہیں ذہن میں رکھ کر لڑتا رہا ہوں۔"

عروہ نے اس کے سینے سے سر ٹکا دیا۔

دل کی دھڑکن اب بھی تیز تھی،

مگر اس بار خوف نہیں تھا——

صرف اطمینان تھا۔

کچھ دیر وہ دونوں یوں ہی خاموش کھڑے رہے۔

کھڑکی سے آتی ٹھنڈی ہوا پردوں کو ہلا رہی تھی،

وہ مسکرا کر بولی،

"چاند دیکھا تم نے، عالیان؟"

عالیان نے نظریں اٹھا کر عروہ کی طرف دیکھا،

آنکھوں میں وہی ٹھہرا ہوا سکون تھا۔

"ہاں... دیکھ رہا ہوں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عروہ نے آسمان کی طرف دیکھا، جہاں ٹھنڈی ہوا کے ساتھ بادل آہستہ آہستہ سرک رہے تھے۔

"چاند تو آسمان پر ہوتا ہے،

بس دور سے دیکھا جاتا ہے۔"

عالیان ہلکا سا مسکرایا۔

"ہاں، میں نے بھی یہی سنا تھا۔

لیکن کچھ دنوں سے سنا ہے

کہ وہ آسمان چھوڑ کر زمین پر شفٹ ہو گیا ہے۔"

عروہ چونک گئی۔

شرماتے ہوئے اس نے آہستہ سے عالیان کی طرف دیکھا۔

وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا——

یوں، جیسے باقی سب کچھ غیر ضروری ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم"____

عروہ نے بولنا چاہا،

مگر اس سے پہلے ہی عالیان بول اٹھا۔

"اور بالکل میرے سامنے بیٹھا ہے۔"

عروہ کے گال سرخ ہو گئے۔

وہ فوراً نظریں چرا گئی

ستاروں سے بھری چاندراتیں پسند ہیں

اس کی خوشبو سے لپٹی میری سانسیں پسند ہیں۔

تعریف کے قابل اس کی زلفیں بھی ہیں،

مگر سب سے زیادہ مجھے اس کی آنکھیں پسند ہیں

ختم شد۔

☆☆☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

Clubb of Quality Content!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842